# عمران سیریز

# فائل ٹریپ

کلیم

عمران سیریز نمبر ۹

# فائل ٹریپ

حصہ اول

مصنف :- اسعد کلیم

ملنے کا پتہ :-

فیاض بک ڈپو امین پور بازار فیصل آباد

قیمت -/۱۰ روپے

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار
واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی
فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی
مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس
کے لیے پبلشر، مصنف و پرنٹرز
قطعی ذمہ دار نہ ہوں گے۔

قیمت ——— 3/50 ۴/- روپے
کتابت ——— محمد رفیق قادری
پریس ——— الرفیق افضالی پریس فیصل آباد

## بات چیت

# معزز قارئین

سلام مسنون:۔

ایک انتہائی سسپنس فل ناول "فائل ٹریپ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسکی کہانی کچھ اس طرح پھیل گئی کہ مجبوراً کہانی کو دو حصوں میں تقسیم کرنا پڑا۔ دوسرا حصہ "ڈبل کک" ہے۔

قارئین! آپ جس طرح عمران کے کردار کو پسند کرتے ہیں یہ پسند عمران کے کردار کو عمرِ جاودانی عطا کرتی ہے۔ اس کا سارا سہرا محترم ابنِ صفی کے سر ہے۔ جن کے بہترین تخلیقی ذہن نے عمران جیسا سدا بہار کردار تخلیق کیا۔ عمران کے کردار کے ساتھ ہی محترم ابنِ صفی کا نام بھی ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہے گا۔ "انقلابی تنظیم" کے بارے میں چند دوستوں کی معرفت آگاہی ہوئی کہ ناول قدرے ڈھیلا تھا۔ تو قارئین! آئندہ ناول آپ کی ٹیسٹنگ پر پورے اتریں گے۔ تاکہ "ڈھیلے پن" کی شکایات نہ ہوں۔ اس اعتراض سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ناول' ناول نہیں، پاجامہ ہے جو ڈھیلا رہ گیا۔

بہرحال! آئندہ ناولوں میں میرے قارئین کو اس ضمن میں شکایات پیدا نہیں ہوں گی۔ اب اجازت دیجیے تاکہ آئندہ ناولوں کو آپ کی ٹیسٹنگ کے مطابق تخلیق کر سکوں۔ وہ ڈھیلے نہ رہیں۔

آخر میں آپ سب کا شکریہ کہ آپ میری تحریر کو شرفِ قبولیت بخشتے ہیں اور میرا تھوڑا حوصلہ، حوصلے کے سمندر میں تبدیل کرتے جا رہے ہیں۔

خدا حافظ

آپ کا اسد کلیم

تنویر کے منہ سے اذیت بھری چیخ نکلی، اور دوسرے لمحے وہ اپنا
سر پکڑ کر جھکتا چلا گیا۔ اس نے دانت مضبوطی کے ساتھ بھینچ رکھے تھے شاید
اس طرح وہ اذیت اور درد کو پینے کی کوشش کر رہا تھا۔

اس کے چہرے پر اس وقت جو خدوخال تھے، ان سے ظاہر ہوتا تھا
کہ اس نے بے پناہ اذیت برداشت کی ہے۔ اس کے ہونٹ لرز رہے
تھے۔ آنکھوں میں خوف جھلک رہا تھا اور اس کا جسم ۔ ۔ ۔ ۔ ہولے ہولے
کپکپا رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم کی بوٹی بوٹی تھرک رہی ہے۔
رواں رواں ناچ رہا ہو۔

وہ اس عجیب سے کمرے میں بالکل تنہا تھا۔ کمرے کے تین اطراف لوہے
کی دیواریں تھیں، اور چوتھی سمت بڑا سا شفاف شیشہ لگا ہوا تھا۔ ان عجیب و
غریب دیواروں میں کہیں بھی کوئی دروازہ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ چھت
بھی شیشے کی تھی۔ اور اس میں چھوٹی چھوٹی کیمرہ نما بتن عجیب سی چیزیں لگی
ہوئی تھیں۔ جو نجانے کس کام آتی تھیں۔

تنویر نے اپنے آپ کو سنبھالا۔ اور پھر لڑکھڑاتا ہوا آہستہ آہستہ اٹھنے لگا۔ اسی لمحے تنویر کے نیچے سے فرش کا ایک چھوٹا ٹکڑا انتہائی تیزی سے اوپر اٹھا۔ تنویر کے دونوں پاؤں اسی ٹکڑے پر تھے۔ نتیجتاً تنویر کا جسم تیزی سے اوپر اچھلا اس کا سر چھت سے ٹکرایا۔ اور ایک مرتبہ پھر اس کی دلخراش چیخ عجیب سے کمرے کی فضا میں گونجتی چلی گئی۔ اس چیخ میں اذیت ...... درد...... دکھ...... خوف اور رحم کی ملی جلی کیفیات شامل تھیں۔ فرش کا ٹکڑا ایک دم اوپر اٹھتے ہی فوراً نیچے فرش پر دوبارہ فٹ ہو گیا تھا۔ اب تنویر کے جسم کے نیچے کوئی سہارا نہیں رہ گیا تھا۔ جیسے ہی وہ چھت سے ٹکرایا فوراً ہی وہ فرش پر گرتا چلا آیا۔ وہ دھم سے فرش پر گرا، اور بمشکل اس نے اپنا سر بچایا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اذیت ناک چیخ نکلی تھی۔ اس کا جسم اندر سے بُری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہا تھا۔ تنویر اب بُری طرح ہانپنے لگا۔ وہ فرش پر آڑھا ترچھا پڑا ہوا تھا۔ سانس کے اعتدال پر آنے کا انتظار کرنے لگا۔ جب اس کی حالت قدرے سنبھلی تو اس نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا۔ لیکن ہونٹ صرف پھڑپھڑا کر رہ گئے۔ اس کی آنکھوں میں جیسے رنگ کی جھلک نظر آنے لگی۔

چند لمحوں بعد اس نے اپنی قوت کو مجتمع کیا اور منہ کھولا۔ اس مرتبہ چند الفاظ اس کے منہ سے نکل ہی گئے۔

"بب...... باس...... باس، مو...... مجھے...... مم...... معاف...... معاف کر...... دو!" اس کی آواز کمرے میں چند لمحوں کے لیے گونجی اور پھر تھمی یہ گونج

ختم ہوئی۔ کمرہ ایک بھرّائی ہوئی اور انتہائی سخت آواز سے گونج اُٹھا۔

" نہیں! ابھی سزا باقی ہے تمہاری، اور تمہیں بھگتنی پڑے گی" آواز میں ہلکی سی بے رحمی جھلک رہی تھی۔ اس حالت میں بھی تنویر ایکس ٹو کی آواز سُن کر ایک مرتبہ پھر کانپ گیا۔ اُس نے اٹکتے ہوئے التجائیہ لہجے میں کہا۔

" یس باس ۔ ۔ ۔ ب ۔ ایک ۔ ۔ ایک مرتبہ ۔ ۔ ہو ۔ ۔ صرف ایک ۔ ۔ ۔ ایک مر ۔ ۔ ۔ تبہ !!"

" تم نے میری حکم عدولی کرتے وقت یہ کیوں نہیں سوچا کہ میری حکم عدولی کرنے والا موت ہی پا سکتا ہے۔ " ایکس ٹو کی مخصوص بھرّائی ہوئی آواز آئی۔ آواز نہ جانے کہاں سے، کس جگہ سے خارج ہو رہی تھی۔ بس یوں لگتا تھا جیسے کمرے کے ہر کونے سے یہی آواز پھیل رہی ہے۔

" آ ۔ ۔ ۔ آئندہ ۔ ۔ ۔ ا ۔ ۔ ۔ ایسا ۔ ۔ ۔ ایسا نہیں ۔ ۔ ۔ ہو ۔ ۔ ۔ ہوگا۔ یس ۔ ۔ ۔ باس " تنویر نے خشک ہوتے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

" اتنی جلدی ۔ ۔ ۔ !" ایکس ٹو کی طنزیہ غراہٹ گونجی، "ٹھیک ہے میں تمہیں سوچنے کا موقع دیتا ہوں۔ پانچ منٹ بعد مجھے فیصلے سے آگاہ کر دینا کہ آیا جو وعدہ تم کر رہے ہو، اُسے پورا بھی کرو گے یا ۔ ۔ ۔ اوکے ٹھیک پانچ منٹ بعد ۔ ۔ ۔ " ان الفاظ کے ساتھ ہی ایکس ٹو کی آواز بند ہوتی چلی گئی۔ اور تنویر آہستہ آہستہ سرکتا ہوا دیوار کے پاس آ گیا۔ حرکت کرتے وقت اُس کا جوڑ جوڑ دُکھنے لگا تھا اور اس کے منہ سے بے اختیار تیز تیز کراہیں نکل جاتی تھیں۔ اُس نے دیوار سے ٹیک لگائی۔ اور پھر اپنی سزا کے بارے میں سوچنے لگا۔

عمران نے اس سے بذاتِ خود مل کر ایکس ٹو کا یہ حکم دیا تھا کہ فوری طور پر وہ ایک آدمی کی نگرانی کے لیے تیار ہو جائے۔ یہ حکم اس کے لیے نیا نہیں تھا۔ اور نہ ہی اس نے حکم قبول کرنے میں کسی پس و پیش سے کام لیا تھا۔ مگر لیکن جب عمران نے اس کے ساتھ مذاق شروع کر دیا، تو تنویر آپے سے باہر ہو گیا۔ اور پھر عمران کی ایک بات سنتے تو اس کے تن بدن میں آگ سی لگا دی۔

"تمہیں دیکھ کر مجھے جولیا کی گندی سی سینڈل یاد آ جاتی ہے" عمران کو معلوم نہیں تھا کہ تنویر کو اس کا یہ فقرہ اس جرأت پر آمادہ کرے گا۔ کہ وہ ایکس ٹو کا کوئی حکم نہیں مانے گا۔ اس وقت تنویر انتہائی غصے میں آ چکا تھا۔ اور وہ صاف کہہ رہا تھا کہ اب وہ سیکرٹ سروس سے علیحدگی اختیار کرے گا۔ اور کسی پر تھوکے گا بھی نہیں۔

عمران اسے تیزی سے دیکھتا ہوا رخصت ہو گیا تھا۔ اور بعد میں تنویر سنجیدگی سے سیکرٹ سروس سے علیحدگی کے بارے میں سوچنے لگا تھا۔ حالانکہ یہ بات اُسے اچھی طرح معلوم تھی، کہ سیکرٹ سروس سے علیحدگی کا دوسرا نام موت ہے۔ نجانے وہ کیوں سوچ رہا تھا۔ کہ ایکس ٹو، جولیا اور عمران اُسے کچھ نہیں سمجھتے ہیں۔ جب دل چاہتا ہے۔ کٹھ پتلی کی طرح ڈور ہلا دیتے ہیں۔

یہ سب سوچتے ہوئے تنویر کے بدن میں آگ سی بھڑک رہی تھی۔ اور یہ آگ ..... نفرت تھی، وہ نفرت جو کسی سے کی جائے تو آگ سے بھی زیادہ شدید اور زود اثر ہو جاتی ہے۔ اور یہ نفرت ایکسٹو، عمران، جولیا

اور دیگر ممبران کے خلاف اس کے ذہن میں پرورش پا چکی تھی۔ اُسے احساس ہو رہا تھا کہ جب بھی اس کی عمران سے نوک جھونک ہوئی تو ہمیشہ عمران کا ہی پلڑا بھاری رہا۔ ایکس ٹو بھی عمران کی حمایت میں تنویر کے خلاف بولتا تھا۔ اور جھڑ لیا بھی،

جوں جوں وہ ذہن میں خیالات کی چکی میں پس رہا تھا۔ توں توں اس کی نفرت میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ اس کے باغیانہ خیالات میں ارادے کی مضبوطی ملتی چلی گئی اور آخر کار اُس نے فیصلہ کر لیا تھا۔ اُس نے پکا اور مضبوط ارادہ کر لیا تھا۔ کہ اب وہ سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہو جائے گا۔ اور ایکسٹو کے خلاف کام کرے گا۔ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے۔

وہ بہر حال ایک ذہین، باہمت ارادے کا پکا آدمی تھا۔ انہی صلاحیتوں کی بنا پر ہی تو وہ سیکرٹ سروس میں آیا تھا۔ لیکن اب۔۔۔۔ اب وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کرنا چاہتا تھا۔ جس کا موقع اُسے آج تک ملا ہی نہیں تھا۔ وہ سیکرٹ سروس پر ثابت کرنا چاہتا تھا۔ کہ وہ کتنی اہمیت کا حامل ہے۔

اُسی دن اُسے اپنے فلیٹ میں ایک عجیب سی گھٹن محسوس ہوئی تھی۔ اور پھر وہ سنبھلے بغیر بے ہوش ہو گیا تھا۔ دوبارہ آنکھ کھلنے پر اُس نے اپنے آپ کو اسی عجیب و غریب سے کمرے میں پایا تھا۔ اور تب۔۔۔ یہاں پہنچ کر تنویر چونک اُٹھا۔ وہ خیالات میں بہت دور تک نکل گیا تھا۔ یہاں سے آگے وہ دوبارہ سوچنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اس سے آگے کی سوچ کا تھوڑا سا

مفہوم یا احساس اُسے ضرور یاد آیا تھا۔ اور وہ بے اختیار جھرجھری سی لیکر رہ گیا تھا۔ یہاں ہوش میں آنے پر اُسے جس اذیت سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ اُسے محسوس کر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ ایکسٹو نے حکم عدولی کی خاصی سزادی تھی۔ اچانک کمرے میں ایکسٹو کی مخصوص آواز بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس تنویر! میں تمہارے فیصلے کا منتظر ہوں!"

تنویر نے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اُسے اب بھی محسوس ہو رہا تھا کہ بولنے کے لیے اُسے پوری قوت صرف کرنی پڑے گی۔ چنانچہ اُسنے بدقت تمام اپنے الفاظ کو آواز میں ڈھالا۔

"یاس!... میں معافی چاہتا ہوں۔ ... تم... میرا وعدہ ہے... ... آئندہ کسی قسم کی... کوتاہی نہیں ہوگی" یہ الفاظ ادا کرنے کے بعد تنویر یوں تیز تیز سانس لینے لگا۔ جیسے میلوں فاصلہ دوڑ کر طے کیا ہو۔

"ہوں"

ایکسٹو کی غراہٹ ابھری

"مجھے یقین تو نہیں کہ تم اتنی جلدی اپنی فطرت تبدیل کر سکو۔ بہر حال تمہارے سابقہ ریکارڈ کی وجہ سے تمہیں معاف کرتا ہوں۔ آئندہ کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔ اور میرا حکم چاہے بالواسطہ ہو یا بلاواسطہ تمہیں ہر حالت میں اس کی تعمیل کرنا ہوگی۔ جہاں تک عمران کا تعلق ہے۔ اس کی فطرت تمہیں سمجھ لینی چاہیے۔ وہ اگر کوئی احمقانہ حرکت کرے بھی تو

بیوقوفی سے کر یا تو نظر انداز کر دیا کرو اور یا پھر تم بھی ویسی ہی بیوقوفی کر لیا کرو۔ سمجھ رہے ہو نا۔۔۔؟" ایکس ٹو کی بھرائی ہوئی آواز میں رفتہ رفتہ نرمی آتی چلی گئی۔ اور تنویر نے اطمینان کا سانس لیا تھا۔

"یس۔۔۔ یس سر"

تنویر نے بمشکل یہ الفاظ ادا کیے۔ اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ دھڑام سے فرش پر آ گیا۔ اس کے ہوش و حواس اور برداشتگی نے اُس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور وہ اندھیروں میں دُور تک، بہت ہی دور نکلتا چلا گیا۔ اس حالت میں بھی اس کے ذہن میں عجیب سی سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ وہ جسم کی اذیت برداشت کرتے کرتے ہمت کھو بیٹھا تھا۔

---

عمران اپنے فلیٹ کے مخصوص کمرے میں تھا۔ اس نے ایکسٹو والا ٹیلی فون اپنی طرف سرکایا اور پھر بلیک زیرو کے نمبر ڈائیل کرنے لگا۔ خلاف معمول اس کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ اور سلیمان جو کسی خاص شرارت یا ارادے کے تحت اس کے کمرے میں داخل ہونے والا تھا۔ اس کی سنجیدگی دیکھ کر واپس ہو گیا تھا۔ اور اب باورچی خانے سے جھانکا تانکی کر کے اس بات کا انتظار کر رہا ہے کہ کب عمران کا موڈ آن ہو جائے تو وہ اس سے بات کر سکے۔

چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"یس! ایکس ٹو سپیکنگ"

"عمران"

"بلیک زیرو! ایک گھپلا ہو گیا ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف بلیک زیرو اس کی سنجیدگی محسوس کر کے چونک پڑا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ عمران انتہائی اہم مسئلے میں ہی سنجیدگی کا لبادہ اوڑھتا ہے۔ چنانچہ اس نے نہایت مؤدب لہجے میں پوچھا۔

"عمران صاحب! خیر تو ہے، گھپلا کیسا؟"

"تمہیں یاد ہے، ایک آدمی ہماری نظروں میں مشکوک ہوا تھا" عمران نے کہا۔

"جی ہاں! مجھے یاد ہے، اور یہ بھی کہ آپ نے اس آدمی کی نگرانی کے لیے تنویر کو متعین کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا"

بلیک زیرو نے قدرے حیرت سے عمران کی بات کا جواب دیا۔

"میں نے ایسے ہی تنویر کے ساتھ ذرا فقرے بازی کی۔ اور ساتھ ایکس ٹو کا حکم بھی سنا دیا۔ میرے مذاق کی وجہ سے وہ غصے میں آگیا۔ اور انتہائی غصے میں اس نے ایکس ٹو کے حکم سے انکار کر دیا"

"انکار کر دیا" بلیک زیرو کے لہجے میں بھی سختی آگئی "اس کی یہ جرأت"

"جرأت کر ڈالی ہے اس نے۔ اگر میں نے اس کے ساتھ مذاق کیا تھا تو وہ صرف مجھے کچھ بھی کہہ سکتا تھا۔ لیکن ایکسٹو کی حکم عدولی برداشت نہیں ہو سکتی

ہارڈ روم میں سیکنڈ ڈگری ایکشن استعمال کرو فی الحال یہی اس کی مناسب ترین سزا ہے " عمران نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

" او کے ! لیکن تنویر کو دانش منزل کیسے لایا جائے۔ کیا میں خود جاؤں ؟" بلیک زیرو نے سوال کیا۔

" صدیقی کو بھیجو۔ وہ روشندان کے ذریعے برین گیس اس کے فلیٹ میں پھیلائے گا۔ اور بے ہوشی کی حالت میں دانش منزل چھوڑ جائے گا۔ اس کے بعد تم جانو اور تمہارا کام۔ حکم عدولی کی سزا ذرا بہتر طریقے سے دینا۔ او کے "

" او کے عمران صاحب !"

" خدا حافظ " عمران نے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر ڈال کر ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبانے سے کوئی بھی شخص ٹیلی فون استعمال نہیں کر سکتا تھا۔ عمران مطمئن تھا کہ بلیک زیرو ہارڈ روم میں تنویر کو جو اذیت دے گا۔ وہ تنویر کا مزاج درست کر دے گی۔ عمران نے اچانک گلا پھاڑ کر سلیمان کو آواز دی۔

" اے او سلیمان، قدر دان، مہربان، پاندان، مرتبان، لعنت خان اے آجا۔۔۔"

سلیمان دوڑتا عمران کے پاس آگیا۔

" صاحب ! کیوں گلا پھاڑ رہے ہیں۔ اگر خراش پڑ گئی تو میں ذمہ دار نہ ہوں گا " سلیمان نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"میں نے کب گلا پھاڑا" عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا "میرا گلا تو صحیح سلامت ہے" عمران کا موڈ خوشگوار ہو گیا تھا۔

"میں تو امکانی بات کر رہا تھا" سلیمان نے جواب دیا۔

"اچھا! ٹھیک ہے۔ تمہیں جگت بازی آتی ہے"؟ عمران نے سلیمان کی طرف دیکھا۔

"جی ہاں! آتی کیوں نہیں" سلیمان نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تو اپنا منہ ہی جگت ہے" عمران نے جواب میں کہا اور سلیمان بغلیں جھانکنے لگا۔

"تم ایسا کرو، ساتھ والے فلیٹ میں جاؤ اور وہاں سے ہشر زاد کو لے آؤ۔ وہ ہیرو شپ کا ممبر ہے۔ ذرا اس کا تفصیلی معائنہ کریں گے" عمران نے کہا اور سلیمان پھرتی سے باہر بھاگ گیا۔

عمران ذہنی طور پر تنویر کی حرکت پر پریشان سا تھا۔ اور وہ اب اس پریشانی سے نجات حاصل کرنے کے لیے کوئی نہ کوئی حرکت کرنا چاہتا تھا۔ جس سے اس کا موڈ بحال ہو جائے۔ ساتھ والے فلیٹ میں ہشر زاد رہتا تھا۔ اور بہت بیہودہ قسم کی حرکتیں کرتا تھا۔ دیگر فلیٹ والے اس کی ان حرکتوں سے بیحد تنگ تھے۔ اور عمران ذرا اس کا معائنہ اسی لیے کرنا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے اسے لے آئے گا۔ اور ہوا بھی یہی۔

چند لمحوں بعد دروازے میں سے ہشر زاد اور سلیمان کی جھلک دکھائی دی

اور عمران سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"سلیمان نے بتایا ہے کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتے ہیں"۔ ہشر زاد نے قریب اگر ادائے دلبری سے اپنے ماتھے پڑے بالوں کو ہاتھ سے سیٹ کرتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت جین کی چست پینٹ اور ریشمی شرٹ میں ملبوس تھا۔ آنکھوں پر نیلے رنگ کی عینک لگائی ہوئی تھی۔ یہ نظر وغیرہ کی عینک نہیں تھی۔ ایسی عینکیں عام طور پر آج کل کے ہیرو (فلمی نہیں) آنکھوں پر لگائے رکھتے ہیں جس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ سامنے سے کوئی خاتون آ رہی ہو تو سر تو یہ ہیرو سیدھا رکھتے ہیں۔ البتہ آنکھوں ٹیڑھی کر کے خاتون کا بغور جائزہ لے سکتے ہیں۔ اور یہ حرکت عینک سے نظر نہیں آتی۔

"مسٹر ہشر زاد! آپ کو اس سے پہلے بھی کہیں دیکھا ہے"۔ عمران نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ہو سکتا ہے، مگر کہاں"؟ ہشر زاد نے حیرانگی سے پوچھا۔

"شاید گرائپ واٹر کی شیشی پر"۔ عمران نے سرسری انداز میں کہا۔

"جی۔۔۔۔"! ہشر زاد کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرا مطلب ہے۔ مجھے کچھ اچھی طرح یاد نہیں آ رہا"۔ عمران نے تیزی سے جواب دیا۔

سلیمان بمشکل اپنی ہنسی روک رہا تھا۔

"سلیمان ہیجاؤ صاحب کیلئے کافی لاؤ"۔ عمران نے سلیمان کی طرف دیکھتے ہوئے

"اوہ نہیں! اس کی کیا ضرورت ہے" شہزاد نے تیزی سے کہا۔

"جی؟" عمران نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"مجھے تو ضرورت ہے نا۔ اس کے صاحب آپ ہیں یا نہیں، میں نے اپنے لیے منگوائی ہے" عمران نے سمجھانے کے سے انداز میں کہا۔ اور شہزاد شرمندہ سا ہو گیا۔

"میں ایک ذاتی سا سوال پوچھنا چاہتا ہوں آپ سے" عمران نے سنجیدگی سے شہزاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی جی! پوچھیئے" شہزاد بولا۔

"آپ ناراض تو نہیں ہوں گے۔ مجھے اس کا اندیشہ ہے"

"آپ پوچھیں، ناراضگی کی کیا بات؟" شہزاد نے خوش دلی سے جواب دیا

"یہ منہ آپ کا اپنا ہی ہے" عمران نے اس کی ٹھوڑی پر ہاتھ رکھ کر چہرہ اُٹھاتے ہوئے پوچھا۔ اور شہزاد جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"یہ کیا حرکت ہے۔ کیا آپ کو شک ہے؟" شہزاد نے غصے سے کہا۔

"جی نہیں! بس یوں لگا تھا۔ جیسے عجائب گھر سے کسی کا چہرہ چرا کر لگایا گیا" عمران نے جواب دیا۔ اور شہزاد کا پارہ چڑھ گیا۔

"کیا اسی لیے آپ نے بلایا تھا؟" اس نے شدید غصے کے عالم میں کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"اس وقت آپ کا چہرہ دیکھ کر یوں لگ رہا ہے۔ جیسے غصے کا الاؤ دہک رہا ہو" عمران نے اطمینان سے جواب دیا اور سلیمان کا قہقہہ نکل گیا۔

دوسری طرف شہزاد پیر پٹختا ہوا۔ دروازے کی طرف بڑھا۔ عمران نے عقب سے ہانک لگائی۔

" دولتی کیوں جھاڑتے ہو، کیا بوجھ زیادہ لد گیا ہے یا۔ ۔ ۔"

اس اثناء میں شہزاد کمرے سے نکل چکا تھا۔

سلیمان تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔ اور گیلری میں جا لیا۔

" میں معافی چاہتا ہوں، دراصل۔ ۔ ۔" سلیمان نے ہمدردی سے کہا۔

" کوئی بات نہیں، اس میں تمہارا کیا قصور۔" شہزاد نے نرمی سے کہا۔

" آپ کی نرمی دیکھ کر مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے۔ جیسے حقہ ٹھنڈا پڑ گیا ہو۔" سلیمان نے ہمدردی سے کہا۔ اور واپس چل دیا۔ ادھر شہزاد گالی نکال کر فلیٹ سے نکل گیا اور سلیمان ہنستا ہوا عمران کے پاس آ گیا۔

" آپ نے تو کمال ہی کر دیا۔" سلیمان نے ہنسی کے دوران کہا۔

" ہے نا، اسے کہتے ہیں جگت بازی۔" عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

" پھر تو ایک گھنٹہ مجھے بھی جگت بازی سکھایا کریں۔" سلیمان نے عاجزی سے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک ایکسٹو والے مخصوص ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

بلیک زیرو کو کال کیے دو تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ عمران نے تیزی سے ریسور اٹھا لیا۔

" عمران۔" اس نے کہا

" عمران صاحب! میں نے تنویر کو آدھ گھنٹے بعد معاف کر دیا تھا۔

"اور اُس نے آئندہ کے لیے احتیاط برتنے کا وعدہ کیا ہے" بلیک زیرو نے کہا۔ اس کے لہجے میں عمران کو عجیب سا احساس ہوا۔

"صدیقی اسے بے ہوشی کی حالت میں فلیٹ تک چھوڑ آیا تھا۔

"کسی ممبر کی ڈیوٹی لگا دی تھی تنا اُس پر" عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"جی ہاں! نعمانی کی، لیکن۔۔۔" بلیک زیرو کچھ کہتے کہتے رُک گیا۔

"لیکن کیا۔ جلدی بتاؤ کیا بات ہوئی؟" عمران نے تیزی سے پوچھا۔

"نعمانی نے اطلاع دی ہے کہ تنویر اپنے فلیٹ سے نجانے کیسے غائب ہو گیا ہے۔ اور۔۔۔" بلیک زیرو کی بات عمران نے درمیان میں ہی کاٹ دی۔

"کیسے، کیا نعمانی اندھا ہو گیا تھا؟" عمران نے سخت غصے کے عالم میں کہا۔

"نعمانی کا کہنا ہے کہ وہ فلیٹ کے سامنے تھا۔ فلیٹ سے کوئی بھی آدمی باہر نہیں نکلا۔ اس کا فلیٹ چونکہ بلڈنگ کی دوسری منزل پر ہے۔ اس لیے نعمانی تھوڑی طور پر اندازہ نہیں کر سکا کہ تنویر فلیٹ سے نکل گیا ہے۔ جب وہ فلیٹ کے قریب گیا تو فلیٹ پر تالا پڑا تھا۔ اُس نے ہول سے دیکھا۔ لیکن کمرہ خالی تھا۔ بلیک زیرو نے تفصیل بیان کی۔

"اوہ! اگر تنویر سیکرٹ سروس سے وفادار ہے۔ تو اسے پُراسرار طور پر غائب ہونے کی کیا ضرورت تھی؟" عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! اسی سلسلے میں تو نے کال کیا ہے" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"بلیک زیرو، تمہیں معلوم ہی ہے تنویر کتنی ضدی طبیعت کا ہے۔ میرا خیال ہے۔ وہ سیکرٹ سروس سے علیحدہ ہونے کا ارادہ کر چکا ہے۔ میں نے اس کی باتوں سے یہ اندازہ لگایا ہے اور یہ بات سیکرٹ سروس کے نقصان میں ہو گی" عمران سخت لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"لیکن جب تک وہ اس کا اظہار نہیں کرتا، ایسے کچھ بھی تو نہیں کہا جا سکتا" بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک کہتے ہو، نعمانی اب کہاں ہے" عمران نے پوچھا۔

"وہیں، اس نے مجھ سے اس بات کی اجازت طلب کی تھی کہ تنویر کے فلیٹ کا اندرونی جائزہ لے لیا جائے، میں نے اجازت دے دی تھی"۔

"اچھا کیا تم نے، میں بھی دانش منزل آ رہا ہوں، نعمانی کی کال آئے تو اسے کہنا، فلیٹ کی نگرانی جاری رکھے۔ اوکے"

"اوکے عمران صاحب"

"خدا حافظ" عمران نے رسیور کریڈل پہ ڈال دیا۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں پڑ گئی تھیں۔ جو اس بات کا ثبوت تھیں کہ وہ ذہنی طور پر پریشان ہے۔ عمران کے ذہن میں ایک نامعلوم سے خطرے کی گھنٹی بج رہی تھی۔ اور یہ خطرہ تنویر کی وجہ سے تھا۔ عمران کو اندیشہ تھا کہ اگر تنویر سیکرٹ سروس کے خلاف ہوا تو کافی نقصان کا اندیشہ ہے۔ بہر حال! اس نے سر جھٹک کر ان خیالات سے چھٹکارا حاصل کیا اور پھر کپڑے تبدیل کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد اس کی ٹو سیٹر تیز رفتاری سے دانش منزل کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ عمران جب دانش منزل پہنچا تو اس وقت تک نعمانی کی کال دوبارہ آ چکی تھی۔ اور یہ کال بلیک زیرو کے لیے نہایت چونکا دینے والی ثابت ہوئی تھی۔

بلیک زیرو نے اس کی کال ٹیپ کر لی تھی۔ اس نے عمران کے آنے پر ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔ فوراً بلیک زیرو کی بحیثیت ایکس ٹو آواز گونجی۔

"یس! ایکسٹو سپیکنگ"

"نعمانی جناب" دوسری طرف سے نعمانی کی آواز سنائی دی۔

"رپورٹ" ایکس ٹو کی آواز گونجی۔

"جناب میں نے تنویر کے ہمسایوں سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ لیکن پڑوسیوں کا کہنا ہے کہ اسے آتے ہوئے تو دیکھا گیا ہے۔ لیکن جاتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تب میں نے تار کی مدد سے تنویر کے فلیٹ تک رسائی حاصل کی۔ اندر تمام چیزیں ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔ اور میز پر پیپر ویٹ تلے ایک کاغذ کا پرزہ دبا ہوا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر پڑھا۔ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں" نعمانی کی آواز چند لمحوں کے لیے غائب ہوئی اور پھر دوبارہ سنائی دینے لگی۔

"لکھا ہے سر! لکھا ہے۔ میں اب سے ایک گھنٹے بعد بذریعہ فلائیٹ بیرون ملک جا رہا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے لیے کام نہیں کر سکتا۔ چیف کا میں اب بھی احترام کرتا ہوں۔ اور مجھے یہ بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ اب

مجھے ہر لحہ محتاط رہ کر بھاگتا ہوگا۔ آپ سب میری موت کے خواہش مند ہوں گے۔ میں جس محرومی اور ذلت کا شکار ہوا ہوں۔ اب اُسے میں دھونے کی کوشش کروں گا۔ اس لیے چاہیے مجھے ملک کے خلاف ہی کیوں نہ کام کرنا پڑے۔ میں اپنی صلاحیتیں آزمانا چاہتا ہوں کہ کب تک میں سیکرٹ سروس کے ہاتھوں سے بھاگ سکوں گا۔ میں بھاگ رہا ہوں میرا پیچھا شروع کیجئے۔

خدا حافظ

فقط بدنصیب (تنویر)

"یہ پڑھ کر عمران کی آواز خاموش ہو گئی۔ اس کے بعد ایکس ٹو کی ہدایت ابھری تھی کہ نگرانی جاری رکھو۔

بلیک زیرو نے ٹیپ ریکارڈ آف کر دیا۔

"آخر وہی ہوا جس کا مجھے اندیشہ تھا" عمران نے پُرتشویش لہجے میں کہا۔

"اب کیا کریں" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"سیکرٹ سروس سے پیچھا چھڑانے کا دوسرا نام موت ہے، تنویر کی موت کا اب ہمارا مشن ہے۔ سب ممبروں کو کال کرو۔ کہ جونہی تنویر دکھائی دے اُسے گولی سے اڑا دیا جائے۔ ہری اپ" عمران سخت لہجے میں کہتا چلا گیا۔ اس کا لہجہ محسوس کر کے بلیک زیرو جھرجھری لے کر رہ گیا۔ اُس نے تیزی سے جولیا سے رابطہ قائم کیا۔ اور سب ممبروں کو یہ ہدایت کرنے کی ہدایت دی۔ کہ تنویر کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ اور اگر کسی نے اس ضمن میں غفلت

برتی تو ایکس ٹو کے سامنے جواب دہ ہو گا۔

تھوڑی دیر بعد جولیا نے کال کر کے اطلاع دی کہ سوائے صفدر کے سب کو یہ اطلاع کر دی گئی ہے۔ جولیا نے بتایا صفدر کہیں گیا ہوا ہے۔

بلیک زیرو نے طویل سانس لیا اور عمران کی طرف دیکھا۔

"تنویر کی فلائیٹ تو روانہ ہو چکی ہو گی"۔ بلیک زیرو نے خیال ظاہر کیا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے کال کا اشارہ موصول ہوا۔ اور وہ چونک اٹھے۔

---

صفدر اپنے فلیٹ میں پڑے پڑے بور ہونے لگا۔ آج کل بالکل فراغت تھی۔ فی الحال کوئی نیا کیس بھی شروع نہیں ہوا تھا۔ تنگ آکر اس نے اپنے ایک دوست سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے دوست کو ستانے کے لیے فوری طور پر ہلکا سا میک اپ کیا تاکہ دوست سے ذرا ڈرامائی ملاقات کی جائے۔

چند لمحوں بعد اس نے آئینہ میں اپنا جائزہ لیا۔ اس کی شکل یکسر بدل کر رہ گئی تھی۔ اس نے پینٹ اور بش شرٹ پہن کر اوپر سے نیلے رنگ کی جیکٹ پہنی۔ اب وہ بے حد اسمارٹ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اپنا مخصوص پستول بھی بغلی ہولسٹر میں رکھ لیا تھا۔ بغلی ہولسٹر سیکرٹ سروس کے ہر ممبر کے پاس ہر وقت موجود رہتا ہے۔

اس نے آخری بار اپنا جائزہ لیا اور پھر مطمئن انداز میں سر ہلا کر فلیٹ سے نکل آیا۔

سامنے اُس کی موٹر سائیکل موجود تھی۔ وہ موٹر سائیکل پر بیٹھا اور اسٹارٹ کر کے مین روڈ پر آیا۔ مین روڈ پر خاصی ٹریفک تھی۔ وہ درمیانی رفتار سے چل رہا تھا۔ اس کے دوست کا گھر بنک اسکوائر پر تھا۔ اور یہ راستہ تقریباً آدھ گھنٹے کا تھا۔ اسی راستے میں جولیا، تنویر، خاور کا فلیٹ بھی پڑتا تھا۔ یہ سڑک تنویر کے فلیٹ کے عقب سے گزرتی تھی۔ جونہی صفدر، تنویر کے فلیٹ کے عقب میں پہنچا، اس کی نظر غیر ارادی طور پر اس کی فلیٹ کی طرف اُٹھ گئی، ... دوسرے ہی لمحے صفدر کو چونک جانا پڑا۔ فلیٹ کے عقبی دروازے میں سے ایک غیر ملکی نکل رہا تھا۔ تنویر کے فلیٹ میں سے اس غیر ملکی کا نکلنا ایک حیرت انگیز بات تھی۔ تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر صفدر نے کارنر پر موٹر سائیکل روک دی۔ اور غور سے اس غیر ملکی کو دیکھنے لگا۔ جو اب اطمینان سے عقبی دروازے کو تالا لگانے میں مصروف تھا۔ تالا لگانے کے بعد غیر ملکی نے سڑک پر آ کر ٹیکسی روکی۔ اور ٹیکسی میں بیٹھ کر ایک طرف روانہ ہو گیا۔

صفدر نے موٹر سائیکل سٹارٹ کر کے تعاقب میں لگا دی۔ ٹیکسی کی رفتار عام ٹیکسیوں سے نسبتاً زیادہ تھی۔ اس بات نے بھی صفدر کے ذہن میں شکوک پیدا کر دیئے تھے۔ غیر ملکی کسی خاص وجہ سے اتنی تیزی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ یقیناً کوئی خاص بات ہے۔ جب غیر ملکی تنویر کے فلیٹ میں سے نکلا تھا۔ تو ایک لمحے کے لیے صفدر کے ذہن میں آیا۔ کہ کہیں یہ تنویر نہ ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوتا کہ کوئی نیا کیس شروع ہو چکا ہے۔ اور تنویر نے کسی خاص مقصد کے لیے میک اپ کیا ہے۔ لیکن جب صفدر نے غیر ملکی کو غور

سے دیکھا تو اُسے اپنا خیال تبدیل کرنا پڑا۔ غیر ملکی کے چلنے کا انداز تنویر سے یکسر مختلف تھا۔ البتہ غیر ملکی کا قد و قامت تنویر جیسا تھا۔ لیکن صفدر کی تیز نظروں نے محسوس کر لیا تھا۔ کہ غیر ملکی کسی قسم کے میک اپ میں نہیں ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے۔ کہ یہ آدمی آخر تنویر کے فلیٹ سے کیوں نکلا ہے۔ صفدر کو اچھی طرح علم تھا کہ تنویر کا کوئی بھی غیر ملکی دوست نہیں ہے۔ اس غیر ملکی کا تنویر سے کیا تعلق تھا؟ تھا بھی یا نہیں، یہ ایک اہم سوال تھا اور اسی سوال کو حل کرنے کے لیے صفدر ٹیکسی کے تعاقب میں تھا۔ ایک اور اہم بات جو صفدر نے محسوس کی۔ وہ یہ تھی۔ کہ غیر ملکی جس اطمینان سے فلیٹ سے نکلا تھا اور پھر اسی اطمینان سے اس نے دروازے کو تالا لگایا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ فلیٹ اور غیر ملکی میں کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہے۔

تعاقب جاری رہا اور بالآخر ہوٹل کمبا نندڈ پر اس کا اختتام ہوا، غیر ملکی نے جب تک ٹیکسی کو فارغ کیا اس وقت تک صفدر بھی موٹر سائیکل پارک کر چکا تھا۔ غیر ملکی کو اندرونی دروازے کی طرف بڑھتے دیکھ کر صفدر بھی پیچھے چل دیا۔ وہ ہال میں سے گزر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ سیڑھیوں کے ذریعے وہ دونوں آگے پیچھے چلتے فرسٹ فلور پر پہنچ گئے۔ غیر ملکی راہداری میں بائیں طرف کے ایک دروازے پر رک گیا۔ صفدر اس کے قریب سے ہو کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرے پر پہنچ کر صفدر موڑ مڑنے کے ساتھ ہی اُسی دروازے کی طرف متوجہ ہوا۔ دروازہ بند ہو رہا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ وہ غیر ملکی اندر داخل ہو چکا ہے۔ صفدر موڑ مڑنے کے ساتھ ہی دوبارہ

راہداری میں مڑا اور اُسی دروازے کی طرف بڑھتا چلا آیا ۔ راہداری میں لوگ آجا رہے تھے ۔ اس لیے صفدر کمرے میں نہیں جھانک سکتا تھا ۔ وہ سرے پر کھڑا ہو کر ٹہلنے لگا ۔ ٹہلنے کے دوران وہ بار بار کنکھیوں سے اُسی دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا ۔ جس میں غیر ملکی غائب ہوا تھا ۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ آہستگی سے کھلتا دکھائی دیا ۔ صفدر نے نظر دروازے پر جما دیں ۔ اور دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں حیرت کے شدید تاثرات جھلکنے لگے ۔ دروازے میں سے نمودار ہونے والا غیر ملکی نہیں تھا ۔ وہ ۔ ۔ ۔ ۔ تنویر تھا ۔ صفدر کی آنکھوں میں الجھن نظر آنے لگی ۔ تنویر کے جسم پر وہی لباس تھا ۔ جو اس غیر ملکی نے پہن رکھا تھا ۔ صفدر سوچ رہا تھا کہ آخر تنویر کو اس قسم کا بہروپ بھرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔

بہرحال مزید سوچنے کا وقت نہیں تھا ۔ تنویر دروازے سے نکل کر صفدر کے قریب سے گزرتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ صفدر بھی اُس کے پیچھے پیچھے تھا ۔ تنویر سیڑھیاں طے کر کے ہال میں آیا ۔ اب صفدر کی نگاہ تنویر کے ہاتھ میں پکڑے سیاہ رنگ کی بریف کیس پر پڑی ۔ تنویر کو دیکھ کر اُسے جو حیرانی ہوئی تھی ۔ اُس نے اُسے بریف کیس پر نگاہ ڈالنے کا موقع نہیں دیا تھا ۔ تنویر ہال سے باہر آ کر ایک خالی ٹیکسی کی طرف بڑھنے لگا ۔ یہ دیکھ کر صفدر تیزی سے اپنی موٹر سائیکل کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس نے موٹر سائیکل سٹارٹ کر کے ٹیکسی کی طرف بڑھا دی جو

اس اثنا میں سیدھی بڑھتی چلی گئی تھی۔

ایک مرتبہ پھر تعاقب شروع ہوگیا۔ تب صفدر نے اپنی جیب میں سے چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور موٹر سائیکل کی رفتار قدرے کم کر کے اس نے بائیں ہاتھ میں موٹر سائیکل سنبھالا۔ اور اُسی ہاتھ کی انگلیوں میں ٹرانسمیٹر پکڑ کر دائیں ہاتھ سے ایکس ٹو کی براہ راست فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔ صفدر نے اب ٹرانسمیٹر دائیں ہاتھ میں پکڑ کر کان کے قریب کر لیا۔ ٹیکسی مناسب رفتار سے اس کے آگے آگے بھاگی جا رہی تھی۔

"صفدر سپیکنگ سر اوور۔" رابطہ ملنے پر صفدر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ صفدر، ایکس ٹو سپیکنگ۔" دوسری طرف سے ایکس ٹو کی مخصوص بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سر! میں ایک اہم بات کی وضاحت چاہتا ہوں اوور۔" صفدر نے ٹیکسی پر نظریں رکھتے ہوئے مودب لہجے میں کہا۔

"وہ کیا صفدر! پوچھو اوور۔"

"جناب اس وقت میں تنویر کے تعاقب میں ہوں اوور۔" صفدر نے مختصر سی بات کی۔

"تنویر کا تعاقب۔" ایکس ٹو کی قدرے پرجوش آواز سنائی دی۔

"تنویر تمہیں کیسے نظر آیا؟ اوور۔"

"میں اپنے ایک دوست سے ملنے جا رہا تھا کہ۔۔۔۔۔۔"

صفدر نے ساری تفصیل بیان کر دی ۔

" دیکھو صفدر، وہ سیکرٹ سروس کا مفرور ہے۔ اور مفرور کی سزا تمہیں معلوم ہی ہے۔ اوور۔ ایکس ٹو کی انتہائی سخت آواز آئی ۔

" موت سر۔ اوور " صفدر نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا ۔

" ہاں موت، اب تمہارا فرض ہے کہ تنویر کو موقع ملتے ہی ہلاک کر دو۔ ناکامی کا لفظ برداشت نہیں کروں گا۔ اوور " ایکس ٹو کی سرد سی آواز نے صفدر کے بدن میں تھرتھری دوڑا دی ۔

" اوکے سس... سر، میں آپ کی توقع پر پورا اتروں گا۔ اوور " صفدر نے مؤدب انداز میں کہا ۔

" تنویر براہ راست ملک کا غدار ہے۔ اس لیے کسی رعائیت کی ضرورت نہیں اوور اینڈ آل "

صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھا۔ اور پھر اس نے دانت بھینچ کر موٹر سائیکل کی رفتار بڑھا دی ۔

تنویر کے ساتھ کئی برسوں کی رفاقت تھی۔ لازمی بات تھی، کہ تنویر پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے اس کے دل میں سخت ندامت ہو گی۔ لیکن جب اُسے ایکس ٹو کے ان الفاظ کا خیال آتا کہ تنویر براہ راست ملک کا غدار ہے۔ تو وہ نرمی کے تمام احساسات کو دبا لیتا تھا۔ سیکرٹ سروس سے علیحدگی واقعی ملک و قوم سے غداری کے مترادف تھا۔

صفدر کی موٹر سائیکل لمحہ بہ لمحہ تنویر والی ٹیکسی سے نزدیک ہوتی چلی

گئی۔ اچانک ٹیکسی بائیں طرف ایک ذیلی سڑک پر مڑ گئی۔ یہ سڑک ائیرپورٹ تک جاتی تھی۔ اور یہ شارٹ کٹ کا کام دیتی تھی۔ لیکن اس وقت ساری سڑک سنسان پڑی تھی۔

صفدر نے یکدم موٹر سائیکل ٹیکسی سے آگے نکال لی۔ اور کچھ دور جاکر اس نے پھرتی سے موٹر سائیکل بند کی۔ اور ننگ سڑک کے درمیان ترچھی لٹا دی۔

دوسرے ہی لمحے اُس نے بغلی ہولسٹر میں سے ریوالور نکال کر ٹیکسی کی طرف رخ کر دیا۔

ٹیکسی موٹر سائیکل کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ صفدر نے اشارے سے تنویر اور ٹیکسی ڈرائیور کو باہر نکلنے کا اشارہ کیا۔

تنویر نے اپنی طرف کا دروازہ کھولا۔ ایک قدم نیچے سڑک پر رکھا اور دوسرے ہی لمحے اُس نے ریوالور نکال کر صفدر پر فائر کیا۔ فائر ہوتے ہی صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے جمپ لگائی اور دائیں طرف جھاڑیوں میں جا پڑا۔ گھنی جھاڑیوں میں پہنچتے ہی صفدر نے جُھک کر ٹیکسی کے اگلے پہیے پر فائر کیا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہ ٹائر برسٹ ہو گیا۔

تنویر ٹیکسی کی پشت پر تھا۔ اور صفدر اب اُس پر فائر کرنے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔

ٹیکسی ڈرائیور پہلا فائر ہوتے ہی جھاڑیوں میں بھاگ کر نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا۔

صفدر رینگتا ہوا، جھاڑیوں کی اوٹ میں ٹیکسی کے پہلو کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اُسی لمحے تنویر نے فائر کیا۔ اور گولی صفدر کے سر پر سے ہو کر گزرتی چلی گئی۔ اُسی لمحے صفدر نے رسک لینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے فوراً ہی فائر کیا۔ اور پھر تیزی سے ٹیکسی کی طرف دوڑا۔ ٹیکسی اس سے پانچ قدم دور رہ گئی تھی۔ کہ ٹیکسی کے نیچے سے فائر ہوا۔ صفدر چونکہ دوڑ رہا تھا۔ اس لیے گولی اس کے پیروں کو چھوئے بغیر نکلی چلی گئی۔

فائر ہوتے ہی صفدر نے دوڑتے دوڑتے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی۔ اونچی چھلانگ اور پھر وہ ٹیکسی کے اُوپر سے ہوتا ہوا۔ ٹیکسی کی اوٹ میں چھپے تنویر پر جا پڑا۔

تنویر کو صفدر سے اس قسم کی توقع نہیں تھی۔ چنانچہ اس کے جسم کو زوردار جھٹکا لگا۔ اور اس کے منہ سے بے اختیار ایک کراہ نکلی۔ ادھر صفدر کے ہاتھوں سے جھٹکے کی وجہ سے ریوالور نکل کر دور جھاڑیوں میں جا گرا۔ صفدر پھرتی سے سیدھا ہوا۔ اور پھر اس نے تنویر کے ریوالور والے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔ ریوالور تنویر کے ہاتھ سے نکل گیا۔

اُسی لمحے تنویر نے لات گھمائی۔ لات صفدر کی ٹانگوں پر پڑی اور صفدر لڑکھڑا کر سڑک پر گرتا چلا گیا۔ خوش قسمتی سے وہ عین تنویر والے ریوالور پر گرا تھا۔

دوسری طرف تنویر نے صفدر کو گرتے دیکھ کر فوراً ٹیکسی کے

اندر چھلانگ لگا دی۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر جا پڑا۔ انجن پہلے ہی اسٹارٹ تھا۔ چنانچہ اس نے جھٹکے سے ٹیکسی ریورس کی، اور اسی طرح پیچھے لیتا چلا گیا۔

صفدر تیزی سے سیدھا ہوا۔ وہ تنویر کا ارادہ جان گیا تھا۔ کہ اب وہ ٹیکسی اُس پر چڑھا دے گا۔ سیدھے ہوتے ہی صفدر نے ٹیکسی کی ونڈ اسکرین پر فائر کیا۔

دوسرے ہی لمحے ایک چھناکے سے ونڈ اسکرین چکنا چور ہو گئی۔

تنویر نے پھرتی سے سر نیچے جھکا لیا تھا۔ فائر کرتے ہی صفدر تیزی سے ٹیکسی کی طرف دوڑا۔ اُسی لمحے ٹیکسی آندھی و طوفان کی طرح اُس پر چڑھ دوڑی جیسے ہی ٹیکسی قریب پہنچی۔ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے فائر کیا۔ اور فوراً ہی دائیں طرف جھاڑیوں میں چھلانگ لگا دی۔ صفدر کی گولی ٹوٹی ہی ونڈ اسکرین میں سے تنویر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ لیکن تنویر نے حاضر دماغی سے کام لیتے ہوئے سر نیچے جھکا لیا۔ اور یہی حرکت اُس کے حق میں بُری ثابت ہوئی۔

سر جھکانے کی وجہ سے ٹیکسی آؤٹ آف کنٹرول ہو گئی۔ پہلے ٹیکسی موٹر سائیکل سے ٹکرائی اور اس کا توازن مزید خراب ہو گیا۔ اور پھر دوسرے لمحے ٹیکسی دائیں طرف جھاڑیوں میں گھستی چلی گئی۔ تنویر بُری طرح حواس باختہ ہو گیا۔ اور پھر جب تک وہ سنبھلتا ٹیکسی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی سامنے موجود ایک بڑی سی چٹان سے ٹکرائی، فضا میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔

صفدر نے تیزی سے آوٹ آف کنٹرول ٹیکسی کی طرف دیکھا۔ اور پھر اُس نے بے اختیار اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ ٹیکسی انتہائی زور سے چٹان سے ٹکرائی تھی۔ فضا میں ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور پھر ایک دلخراش انسانی چیخ سے ماحول تھرتھرا اُٹھا۔ اچانک گڑڑ گڑڑ کی آواز سن کر صفدر نے آنکھیں کھول کر ٹیکسی کی طرف دیکھا۔ ٹیکسی چرمُرہ کر رہ گئی تھی۔ اور اب اس میں آگ لگ چکی تھی۔

صفدر کے ذہن میں اچانک کوئی خیال آیا۔ اور پھر وہ انتہائی تیزی سے سڑک کراس کر کے ٹیکسی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دُور ہی سے تنویر کو بے ہوش پڑے دیکھ لیا۔ اس کا سر اسٹیرنگ پر ٹکا ہوا تھا۔

صفدر تیزی سے ٹیکسی کی طرف دوڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ صفدر ٹیکسی کے مزید قریب ہوتا۔ اچانک ایک کان پھاڑ دینے والا دھماکہ ہوا۔ اور پھر ٹیکسی کے پرخچے اڑ گئے۔ شاید آگ نے ٹینکی پہ قابو پا لیا تھا۔ ٹیکسی تباہ ہوتے ہی صفدر تیزی سے زمین پر لیٹ گیا۔ اُسے زمین بُری طرح ہلتی نظر آئی۔

چند لمحوں بعد اُس نے کھڑے ہو کر ٹیکسی کی طرف دیکھا۔ لیکن اب وہاں سوائے ٹیکسی کے چند ٹکڑوں کے اور کچھ بھی موجود نہیں تھا۔ جو بُری طرح آگ کا شکار ہو رہے تھے۔ صفدر، تنویر کے بھیانک انجام کو محسوس کر کے بے اختیار جھرجھری لیکر رہ گیا۔ وہ شکستہ قدموں سے واپس مڑا۔ اور پھر اپنی موٹر سائیکل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اُس نے موٹر سائیکل اٹھائی اور اُسے چیک کیا۔ موٹر سائیکل بالکل

ٹھیک ٹھاک تھی ۔ اب صفدر نے ٹرانسمیٹر نکال کر ایکسٹو سے رابطہ قائم کیا ۔

" صفدر سپیکنگ اوور " اس نے قدرے تھکے سے لہجے میں کہا ۔

" رپورٹ اوور " ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی ۔

" سر ! "

تنویر جس ٹیکسی میں سفر کر رہا تھا ، وہ آوٹ آف کنٹرول ہو کر چٹان سے ٹکرا گئی ۔ اور میرے سامنے اس کے پرخچے اڑ گئے ۔ تنویر کے ٹکڑوں کا میں یقین دلاتا ہوں اوور " صفدر نے بتایا ۔

" تمہیں مکمل یقین ہے ناکہ تنویر مر چکا ہے اوور " ایکسٹو کی غراہٹ بلند ہوئی ۔

" یس سر ! صفدر نے ایک مرتبہ پھر ساری تفصیل دہرا دی ۔

" اوکے ! اب تم فوری طور پر واپس آجاؤ ۔ اوور " ایکسٹو کی سپاٹ آواز سنائی دی ۔

" رائٹ سر ! اوور " صفدر نے بجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" کیا بات ہے صفدر تنویر کی موت کا تمہیں دکھ ہوا ہے ۔ اوور " ایکسٹو کی قدرے حیران آواز سنائی دی ۔

" یس سر ! صفدر نے سچ بول دیا ۔

" تمہارے سچ نے مجھے متاثر کیا ہے صفدر تنویر بہرحال ایک غدار تھا ۔ اوور " ایکسٹو کی نرم آواز آئی ۔ " اوکے سر ! " صفدر نے مختصر سا جواب دیا ۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس روانہ ہو گیا ۔

وہ آدمی درمیانے سے کمرے میں بالکل تنہا تھا۔ کمرے کی ترتیب و آرائش سے صاف محسوس ہوتا تھا کہ یہ کسی ہوٹل کا کمرہ ہے۔ اس آدمی کا چہرہ قدرے وجیہہ لیکن سپاٹ تھا۔ آنکھیں اس بات کی غمازی کر رہی تھیں کہ وہ ایک ذہین دماغ کا مالک ہے۔ جسم انتہائی متناسب اور سمارٹ تھا۔ اس وقت وہ پینٹ شرٹ میں بیحد نکھرا نکھرا لگ رہا تھا۔ وہ صوفے پر بیٹھا کسی گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں غور و فکر کی پرچھائیاں رقص کر رہی تھیں۔ کسی نامعلوم سے اضطراب کی وجہ سے وہ بار بار پہلو بدل رہا تھا۔

یکایک اس نے سر جھکا کر رسٹ واچ پر نگاہ ڈالی اور دوسرے ہی لمحے پھرتی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا، اس کے سپاٹ چہرے پر ایک عجیب سا تغیر نمودار ہوا تھا۔ جو ہلکے سے جوش کو ظاہر کر رہا تھا۔

وہ تیزی سے الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کھول کر اندر سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا، اور واپس اپنی

جگہ پر آکر مخصوص فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔ رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر پر لگا ایک بٹن دبایا۔ فوراً ہی زوں زوں کی آواز ابھرنے لگی ۔ اور سبز رنگ کا بلب سپارک کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد زوں زوں کی آواز ایک واضح انسانی آواز میں تبدیل ہو گئی۔

"ہارڈ اسٹون سپیکنگ اوور" اُس نے مدھم قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ، اٹ از پینتھر سپیکنگ اوور" دوسری طرف سے بھاری لیکن مودب آواز سنائی دی ۔

"رپورٹ ! اوور" ہارڈ اسٹون نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس کام ہوگیا ہے اوور" پینتھر کی آواز سنائی دی ۔

"تفصیل بتاؤ اوور" ہارڈ اسٹون نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس !

وہ بال رو ڈ ٹو ائیر پورٹ پر مارا گیا ہے۔ اُس کی ٹیکسی تباہ ہوگئی تھی۔ ایک پُراسرار سے آدمی نے اس کا راستہ روکا تھا۔ میرا خیال ہے وہ سیکرٹ سروس کا کوئی رکن تھا اوور" پینتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ! میں خود وہ پوائنٹ چیک کروں گا۔ تم میری کال کا انتظار کرنا ۔ اوور"

"اوکے باس ! اوور"

"اوور اینڈ آل" ہارڈ اسٹون نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کرکے

دوبارہ الماری میں رکھ دیا۔ اب وہ دروازے کی طرف بڑھا۔ باہر آکر اس نے دروازہ لاک کیا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے سرے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیڑھیوں کی مدد سے وہ گراؤنڈ فلور پہ پہنچا اور کمرے کی چابی کاؤنٹر مین کے حوالے کر کے ہال سے نکل آیا۔ اور پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہاں اُس کی نیلے رنگ کی اسپورٹس کار موجود تھی۔ اس نے اسٹیرنگ سنبھال کر کار اسٹارٹ کی اور ریورس کر کے مین روڈ پہ لے آیا۔

چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے بھاگی چلی جا رہی تھی۔ ائیر پورٹ کی شارٹ کٹ بائی روڈ پر اس نے کار موڑی اور پھر رفتار دوبارہ بڑھا دی۔

چند لمحوں بعد اُسے دور سڑک پر لوگوں کا ایک ہجوم نظر آیا۔ اُس کے چہرے پر پُراسرار سی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ ہجوم کے قریب پہنچ کر وہ کار سے اُترا اور پھر ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ اور تب اُس کی نظر اُس تباہ شدہ ٹیکسی اور چٹان پہ پڑی۔

ٹیکسی کے ٹکڑے ہو کر چٹان کے ارد گرد پڑے ہوئے تھے۔ اور کچھ فاصلے پر جلی ہوئی لاش بھی موجود تھی۔ لاش کا چہرہ اور جسم بُری طرح مسخ ہو گیا تھا۔

بلیک اسٹون ہجوم سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے واپس چلی جا رہی تھی۔ وہ ہوٹل پہنچ گیا۔ اپنے کمرے میں آکر بلیک اسٹون سیدھا الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے الماری کا

لاک کھول کر ٹرانسمیٹر نکالا اور صوفے پر آ بیٹھا۔ فریکوئینسی سیٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور پھر بولا۔

"اٹ از بلیک اسٹون سپیکنگ۔ اوور"

"پینتھر سپیکنگ آن دی لائن باس۔ اوور" دوسری طرف سے پینتھر کی آواز سنائی دی۔

"میں جائے وقوعہ دیکھ آیا ہوں، تمہاری رپورٹ صحیح تھی اوور" بلیک اسٹون نے کہا۔

"میں جھوٹ کیسے بول سکتا ہوں باس! اوور" پینتھر نے جواب دیا۔

"ہوں، یہ بتاؤ، کتنے آدمی ہیں اس وقت ہمارے پاس اوور" بلیک اسٹون نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"تقریباً دس باس اوور"

"تم فوری طور پر میرے پاس پہنچو، میں اب کام شروع کر دینا چاہتا ہوں۔ اوور"

"اوکے باس! میں پہنچ رہا ہوں اوور" پینتھر کی آواز آئی۔

"اوکے! میں منتظر ہوں اوور اینڈ آل" ان الفاظ کے ادا کرتے ہی بلیک سٹون نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک ہوئی، بلیک سٹون چونک کر سوچوں سے نکل آیا۔ اور پھر اُٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اُس نے آہستگی سے چٹخنی گرا کر دروازہ کھول دیا۔ ایک چھریرے بدن کا آدمی

تیزی سے اندر آگیا۔

"پینتھر حاضر ہے باس" اس نے ادب سے کہا۔

ہارڈ سٹون نے دروازہ اندر سے بند کیا اور پینتھر سامنے آکر بیٹھ گیا۔ "سب سے پہلے یہ بتاؤ کہ ہمارے پاس آدمیوں کی مجموعی تعداد کتنی ہو گئی ہے؟" ہارڈ سٹون نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔

"تقریباً بارہ جناب" پینتھر نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوں"

ہارڈ سٹون نے ہنکارہ بھرا "میں نے جو کام تمہارے سپرد کیا ہے اس کا کیا بنا؟"

"باس! میں شرمندہ ہوں، انتہائی کوشش کے باوجود میں اس آدمی پر ہاتھ نہیں ڈال سکا۔ کیونکہ وہ۔۔۔۔" پینتھر خفت زدہ لہجے میں کہہ رہا تھا کہ ہارڈ سٹون نے اس کی بات درمیان ہی میں کاٹ دی۔

"شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں" ہارڈ سٹون نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے سنجیدگی سے جواب دیا "اگر کوئی کام نہ ہو سکے تو مجھے برملا کہہ دیا کرو، تم میرے دوست بھی ہو اور ماتحت بھی، کڑے وقت میں تم نے میری جو مدد کی ہے۔ اسے کسی بھی لمحے فراموش نہیں کر سکتا"

"شکریہ باس" پینتھر نے سر جھکا کر جواب دیا۔ اور ہارڈ سٹون کے دلکش چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ پھر فوراً اپنی مسکراہٹ کی جگہ سنجیدگی نے لے لی۔

"اس کے بارے میں کوئی نئی بات بھی معلوم نہیں ہوئی؟" بلیک سٹون نے پوچھا۔ اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ ذہن میں کوئی سکیم سوچ رہا ہے

"جی نہیں، اس کی رہائش گاہ پر زبردست پہرا رہتا ہے۔ اور وہ اپنے باس سے انتہائی ہوشیاری سے ملاقات کرتا ہے جس فریکوئنسی پر وہ باس سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ میں اس فریکوئنسی کو بھی چیک نہیں کر سکا" پینتھر نے جواب دیا۔

"ہمیں فوری طور پر کوئی قدم اٹھانا چاہیئے، ورنہ وہ لوگ اپنے مشن کو مکمل کر لیں گے۔ اور ہم ہاتھ ہی ملتے رہ جائیں گے" بلیک سٹون نے جواب دیا۔

"پھر باس! اب کیا کریں؟"

"اب!" بلیک سٹون نے سوچتے ہوئے کہا۔ "اب فوری طور پر ہم دونوں اس کی رہائش گاہ پر جائیں گے"

"ٹھیک ہے باس! پینتھر اٹھتے ہوئے بولا۔ اور پھر بلیک سٹون بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے الماری میں چند ضروری چیزیں نکال کر اپنی جیکٹ میں رکھ لیں۔ اور پھر وہ دونوں کمروں سے نکل آئے۔ بلیک سٹون نے کمرہ کا دروازہ بند کیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے راہداری میں بڑھتے چلے گئے۔ ہوٹل سے باہر آ کر بلیک اسٹون اپنی کار کی طرف بڑھا۔ وہ دونوں کار میں بیٹھ گئے۔ بلیک اسٹون نے اسٹیرنگ سنبھال لیا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے ایک طرف دوڑتی چلی جا رہی تھی۔

باس! آپ نے جس تیزی سے تنظیم کو محدود انداز میں تشکیل دیا ہے۔ یہ بات آپ کی قابلیت ظاہر کرتی ہے۔ آپ جس تیزی سے کام کر رہے ہیں۔ اسے

میں حیرانگی سے دیکھ رہا ہوں۔" پینتھر نے قدرے نیازمندانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! جب ذہن میں کوئی خاص مقصد ہو تو اسی طرح تیزی سے کام تکمیل پاتے چلے جاتے ہیں۔" ہارڈ سٹون نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آج آپ نے جب اچانک اتنے دنوں بعد کال کیا تو۔۔۔۔" پینتھر کچھ کہہ رہا تھا کہ ہارڈ سٹون نے تیزی سے قدرے سخت لہجے میں اُسکی بات کاٹ دی۔

"سنو پینتھر۔" وہ غرایا "آئندہ ایسی فضول باتوں سے پرہیز برتنا۔" پینتھر حیرت سے ہارڈ سٹون کو دیکھتا رہ گیا۔

آدھ گھنٹے بعد اُن کی کار نیو ٹاؤن میں داخل ہو گئی۔ یہ علاقہ نیا نیا تعمیر ہوا تھا۔ اور اسی مناسبت سے اس کالونی کا نام نیو ٹاؤن رکھ دیا گیا تھا۔ پینتھر نے دُور سے اشارہ کر کے بتایا کہ اُن کے مطلوبہ آدمی کی کوٹھی کون سی ہے۔ یہ کوٹھی دیگر کوٹھیوں سے ہٹ کر واقع تھی۔ اور کوٹھی کے تین طرف باغ پھیلا ہوا تھا۔ جبکہ سامنے اس کا بڑا سا گیٹ دکھائی دے رہا تھا۔

ہارڈ سٹون نے کارنر پر کار کھڑی کر کے لاک کی۔ اور پھر وہ دونوں پیدل ہی اس کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ شام پڑنے والی تھی، لیکن سورج اب بھی افق پر آخری دموں پر دکھائی دے رہا تھا۔ گیٹ کے دائیں طرف "جبار احمد" کی نیم پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ ہارڈ سٹون اور پینتھر گیٹ کے پاس سے دائیں طرف سڑک پر مڑے اور پھر چکر کاٹ کر کوٹھی کے عقب میں پہنچ گئے۔ یہاں نکاسی کے پائپ اوپری منزل پر جاتے دکھائی دے رہے تھے۔ اور یہاں ان کے حق میں بہتر

ثابت ہوا تھا۔" شاید تم نے کوٹھی کے عقب جائزہ نہیں لیا تھا؟ ہارڈ سٹون نے پائپوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر پینتھر نے گردن ہلا دی۔

ہارڈ سٹون نے دائیں بائیں کسی کی موجودگی کا اطمینان کیا اور پھر وہ پھرتی سے ایک پائپ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

پینتھر بھی تیزی سے اس کے پیچھے لپکا۔

ہارڈ سٹون نے پائپ پر مضبوطی سے ہاتھ جماتے اور پھر بندر کی طرح اُچک کر پائپ پر پاؤں رکھتا ہوا ہاتھوں کے بل اوپر سرکتا چلا گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ چھت تک پہنچ گیا۔

اس کے کچھ لمحے بعد پینتھر بھی اُس کے پاس پہنچ گیا۔ دونوں احتیاط سے قدم اٹھاتے ہوئے کوٹھی کے دائیں پہلو کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ چھت کے اختتام پر ہارڈ سٹون نے نیچے دیکھا۔ اس طرف باغ دکھائی دے رہا تھا

سٹون نے اپنا جسم دیوار کے متوازی نیچے لٹکایا۔ اور پھر یک دم ہاتھ چھوڑ دیئے۔ اس کا جسم ہلکے سے دھماکے سے گھاس پر گرا۔ گرتے ہی وہ سنبھل کر اُٹھا۔ اس نے چھت پر کھڑے پینتھر کو ہاتھ سے اشارہ کیا کہ وہ یہیں رہے اور خود کوٹھی کے اگلے حصّے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کارنر پر پہنچ کر اس نے بائیں طرف دیکھا۔ اس طرف کوٹھی کا اگلا حِصّہ تھا۔ اور اس وقت خوش قسمتی سے صحن میں کوئی بھی آدمی نہیں تھا۔

ہارڈ سٹون انتہائی تیزی سے صحن کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ صحن میں پہنچ کر اُسے دائیں بائیں اور سامنے ایک ایک دروازہ دکھائی دیا۔ وہ بغیر جھجکے

سامنے والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر پھرتی سے راہداری میں داخل ہو گیا۔ راہداری آگے جا کر دائیں بائیں مڑ رہی تھی۔ وہ دائیں طرف مڑا اور سامنے ایک بڑا سا شاندار دروازہ دکھائی دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ اُس کے مطلوبہ آدمی کا یہی کمرہ ہو سکتا ہے۔ اُس نے جیب میں سے ریوالور نکال کر ہاتھوں میں پکڑ لیا اور پھر ریوالور کی نوک سے دروازے کو دھکیلا، جو نہی تھوڑا سا دروازہ کھلا، اندر سے ایک آدمی کی باتوں کی آواز سنائی دی۔ وہ شاید ٹیلی فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

بلیک سٹون نے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور پھرتی سے اندر داخل ہو گیا۔ وہ آدمی اس کی طرف پشت کیے ٹیلی فون میں مصروف تھا۔ بلیک سٹون نپے تلے قدم اُٹھاتا اس کے قریب پہنچ کر رُک گیا۔

اُسی لمحے اس آدمی نے ریسیور کریڈل پر رکھا اور مڑا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بُری طرح اُچھلا، اس کی آنکھوں میں حیرت و خوف کی پرچھائیاں لہرانے لگیں۔ اور عین اُسی لمحے بلیک سٹون کا ریوالور والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے اُٹھا اور پھر ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اُس آدمی کی کھوپڑی پر پڑا۔ اس کے منہ سے ایک تیز کراہ نکلی اور دوسرے ہی لمحے وہ لہرا کر نیچے گرنے لگا۔ لیکن بلیک سٹون نے پھرتی سے اس کا جسم اپنے بازوؤں پر سنبھالا اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا جسم کندھے پر ڈالا اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اُس نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر راہداری میں جھانکا۔ لیکن راہداری بالکل سنسان تھی۔ بلیک سٹون راہداری میں نکل کر بائیں طرف مڑا۔ اور پھر خارجی

دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریوالور بدستور اس کے بائیں ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا۔ اچانک دروازہ تیزی سے کھلا اور دو اسٹین گن بردار باتیں کرتے ہوئے دروازے میں نمودار ہوتے۔

اُسی لمحے بلیک سٹون کے سائلنسر لگے ریوالور میں سے بیک وقت دو شعلے نکلے اور دونوں آدمی چیخنے بغیر فرش پر ڈھیر ہو گئے۔ بلیک سٹون ان کی لاشیں پھلانگ کر صحن میں آیا، اور پھر تیزی سے کوٹھی کے پہلو کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ چھت پر پینتھر بے چینی سے اُس کا انتظار کر رہا تھا۔

بلیک سٹون نے بے ہوش آدمی کو بازوؤں پر اُٹھا کر چھت کی طرف بلند کیا۔ چھت پر پینتھر نے پشت کے بل لیٹ کر دونوں ہاتھ نیچے لٹکاتے اور بیہوش آدمی کے بازو پکڑ کر آہستہ آہستہ اُس کا جسم اُٹھانے لگا۔

چند ہی لمحوں بیہوش آدمی چھت پر پہنچ چکا تھا۔ اب ہارڈ سٹون چند قدم پیچھے ہٹا اور پھر دوڑتا ہوا۔ دیوار کے قریب آ کر اُچھلا۔ دوسرے ہی لمحے اس کا ہاتھ چھت پر ٹک گیا، اور پھر وہ ہاتھوں کے بل اپنا جسم اُوپر اُٹھا کر چھت پر پہنچ گیا۔

پینتھر نے بیہوش آدمی کو کندھے پر اُٹھا لیا۔ اور عقبی حصے کی طرف بڑھا۔ چند لمحوں میں پینتھر بھی نیچے پہنچ گیا۔

"تم کار یہیں لے آؤ" ہارڈ سٹون نے حکم دیا اور پینتھر سر ہلا کر بھاگتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پینتھر کار لے آیا۔ ہارڈ سٹون نے بے ہوش جسم عقبی نشست پر ڈالا۔ اور خود گھوم کر پینتھر کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اور

پینتھر نے کار جھٹکے سے آگے بڑھا دی ۔

پانچ منٹ بعد ان کی کار گرین ٹاؤن کی کوٹھی نمبر سکس کے گیٹ پر رک گئی ۔ پینتھر نے ہارن بجایا ۔ اور گیٹ کھلتا چلا گیا ۔ پینتھر کار اندر لے گیا ۔ اور پورچ میں روک کر نیچے اتر آیا ۔ اس نے بیہوش آدمی کو اٹھایا اور ہارڈ سٹون کے ساتھ ایک کمرے میں پہنچ گیا ۔ ہارڈ سٹون کے اشارے پر پینتھر بے ہوش آدمی کو ہوش میں لے آیا ۔

وہ چند لمحوں تک خالی خالی نظروں سے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں سے خوف جھلکنے لگا ۔

" کک ۔ ۔ ۔ کون ہو تم " ؟ اس نے ہکلاتے ہوتے پوچھا ۔ جواب میں ہارڈ سٹون نے ریوالور اس کے سینے پر تانتے ہوئے سرد لہجے میں کہا ۔

" جو کچھ پوچھوں ، اس کا صحیح صحیح جواب ملنا چاہیئے ۔ ورنہ ۔ ۔ ۔ "

ہارڈ سٹون نے ریوالور لہراتے ہوئے فقرہ نامکمل چھوڑ دیا ۔

" پپ ۔ ۔ ۔ پوچھو ۔ ۔ ۔ پوچھو " اس آدمی نے خوف زدہ انداز میں ہکلاتے ہوئے کہا ۔

" تم لوگ یعنی تمہاری تنظیم کا نام کیا ہے ؟ " ہارڈ سٹون نے اُسے گھورتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا ۔

" ہینڈرز " اس نے جواب دیا ۔

" تم لوگ پاکیشیا میں کیا مشن لیکر آئے ہو " ؟ ہارڈ سٹون نے دوبارہ پوچھا ۔

" اس ..... اس کا نام ... مجھے علم نہیں " وہ ہکلایا، صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔

" جھوٹ مت بولو، مجھے معلوم ہے تمہارا نام جبار احمد ایک آڑ ہے۔ تم اصل میں غیر ملکی ہو۔ اور یہاں کسی خاص مقصد کے لیے آئے ہو " ہارڈسٹون سخت لہجے میں کہتا چلا گیا۔ اور جبار کے چہرے پر کئی رنگ سے لہرا کر رہ گئے۔ اس کے ہونٹ کپکپانے لگے تھے۔

" اُسے گفتگو سناؤ جو تم نے ہوٹل میں سنی تھی " ہارڈسٹون نے پینتھر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ پینتھر نے سر ہلا کر کہنا شروع کیا۔

" ہوٹل الاسکا میں تم ایک آدمی کے ساتھ پاکیشیا کی کسی خاص چیز کے متعلق مشن کی جزئیات پر تبادلہ خیال کر رہے تھے، اور اُسے کہہ رہے تھے۔ "دو دن بعد مشن پر عمل کیا جائے گا" پینتھر کے الفاظ سن کر اس آدمی کی آنکھوں میں حیرت نمودار ہوئی اور پھر وہ بول اُٹھا۔

" ہیڈ کوارٹرز کا مشن پاکیشیا کی اُس اہم سیکرٹ فائل حاصل کرنا ہے۔ جس میں اٹیمک لیبارٹری کے متعلق باتیں محفوظ ہیں۔ اُسی فائل میں ایک ملک کا نام بھی درج ہے جو اٹیمی تجربات میں پاکیشیا کی امداد کر رہا ہے۔ ابھی تک یہ نہیں معلوم کہ وہ ملک کون سا ہے۔

پاکیشیا کی اٹیمی ریسرچ اور اس نامعلوم ملک کے متعلق تمام باتیں اس فائل میں موجود ہیں " جبار احمد موت کے خوف سے صحیح صحیح باتیں اگلتا چلا گیا۔ اور ہارڈسٹون کے چہرے پر عجیب سا تاثر اُبھرا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی

چمک لہرائی جس کا مفہوم نجانے کیا تھا۔

"صحیح کہہ رہے ہو؟" ہارڈسٹون نے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں!" جبار نے مختصر سا جواب دیا۔

ہارڈسٹون نے چند لمحوں تک کچھ سوچا اور پھر دوبارہ بولا۔

"اب تم روزمرہ کی تمام مصروفیات ، اپنے باس سے ملاقات کرنے کا طریقہ اور اپنی ایک ایک حرکت ، عادت کا تفصیلی ذکر کرو گے۔

چند لمحوں کے پس وپیش کے بعد جبار نے حکم کی تعمیل شروع کر دی۔

---

عمران اس وقت دانش منزل ہی میں تھا جب صفدر نے تنویر کا بہروپ بھرنے کی اطلاع دی۔ اور عمران نے ایکسٹو کی آواز میں اسے تعاقب جاری رکھنے اور اسے ہلاک کر دینے کی ہدایت کر کے ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔

"سیکرٹ سروس میں اتنی جرأت کا مظاہرہ پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا۔"

بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جذباتی دماغ بہت جلد گرم ہو جاتے ہیں۔ تنویر بھی گرم دماغ آدمی تھا۔ میں مانتا ہوں اس میں بہترین صلاحیتیں ہیں لیکن حکم عدولی کر کے اور پھر سیکرٹ سروس چھوڑنے کا فیصلہ کر کے اس نے خود ہی اپنی موت کو دعوت دی ہے۔"

عمران سنجیدگی سے بولا۔

"صفدر کے ہاتھوں اگر وہ بچ کر نکل گیا تو سیکرٹ سروس کے لیے ایک

بڑا خطرہ ثابت ہوگا" بلیک زیرو بولا۔

" بیشک، لیکن مجھے صفدر کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے" عمران نے جواب دیا۔

" اس کی جگہ اب کون حاصل کرے گا" بلیک زیرو نے پوچھا۔

" جو اپنے آپ کو اس آسامی کے اہل ثابت کرے گا" عمران نے کہا۔

" مثلاً"

" فی الحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ تنویر جس آدمی کی نگرانی کر رہا تھا اس کی جگہ تم نے کس کو متعین کیا ہے" عمران نے پوچھا۔

" کیپٹن شکیل کو"

شکیل کا کہنا ہے کہ ابھی تک کوئی غیر معمولی سرگرمی نظر نہیں آئی" بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

" مجھے یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ آدمی غیر ملکی ہو۔ لیکن اس نے اپنی اصل شکل کو چھپانے کے لیے مقامی نام اور میک اپ اختیار کیا ہے" عمران بولا۔

" شکیل کی طرف سے کوئی خاص رپورٹ ملنے پر ہی اصل بات معلوم ہوگی" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس! ایکسٹو سپیکنگ" اس نے بھرائی ہوئی باوقار آواز میں کہا۔

" ایکس ٹو بیٹے، کیسے ہو" دوسری طرف سے سر سلطان کی چہکتی ہوئی

خوشگوار سی آواز سنائی دی۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"مکھیوں کی تعداد پر ریسرچ کر رہا ہوں" عمران پلٹھری سے کھسکنے لگا۔

" یعنی فارغ ہو تو سنو" سر سلطان نے اُسی موڈ میں جواب دیا۔

" ایک اہم مسئلہ ہے۔ اگر قبول کرو تو فراغت دور ہو سکتی ہے"

" ارشاد قبلہ، بندہ نہایت خاکسار ہے عزت دار ہے۔ بیدار ہے، سرکار ہے، اور۔۔۔۔۔" عمران بولتا چلا گیا۔

"پلیز! یہ بند کرو اور غور سے میری بات سنو" سر سلطان کی جھلاتی ہوئی آواز نے عمران کو مسکرانے پر مجبور کر دیا۔

" جی فرمائیے، میں نے کان کھڑے کر لیے ہیں" عمران بولا۔

" سنو!"

سر سلطان کی آواز سنائی دی "تمہیں معلوم ہے اٹیمک لیبارٹری سے متعلق ایک اہم فائل اٹیمک لیبارٹری میں ہی رکھی ہوئی ہے۔ چند دنوں سے لیبارٹری کے گرد عجیب سی سرگرمی نظر آ رہی ہے۔ اور لیبارٹری والوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں اس فائل کو ہی نہ اڑا لیا جائے۔ اسی سلسلے میں یہ طے کیا گیا کہ وہ فائل ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ بھجوا دی جائے۔ اس طرح وہ زیادہ محفوظ ہو جائے گی۔ اور فائل چوری ہونے کا خطرہ بھی دور ہو جائے گا" سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" تو بھجوا دیجئے، میرا اس میں کیا کام" عمران نے قدرے حیرت سے پوچھا۔

" تم شاید سمجھے نہیں" سر سلطان کی آواز آئی۔

"جی نہیں" عمران سمجھ تو گیا تھا کہ سر سلطان اُس سے کیا کہنے والے ہیں۔ لیکن اُس نے جان بوجھ کر بھی سوال پوچھ ہی لیا۔

"یقین نہیں آتا۔

بہر حال سنو!

اٹیمک لیبارٹری اور ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ کے درمیان کافی فاصلہ ہے۔ اب مسئلہ ہے فائل کو لیبارٹری سے ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ تک بحفاظت پہنچانے کا کام آپ سیکرٹ سروس کے سپرد کرنا چاہتے ہیں"

"ہاں! یہی بات ہے" سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

"اوکے! کب تک یہ کام ہو جانا چاہیے" عمران نے پوچھا۔

"کل تک! یہ ضروری ہے" سر سلطان نے جواب دیا۔

"اوکے! میں سمجھ گیا ہوں۔

تنویر نے سیکرٹ سروس سے غداری کی ہے" عمران نے تنویر کے متعلق بتایا۔

"اوہ! یہ کیا کہہ رہے ہو تم" سر سلطان کی حیرت زدہ آواز سنائی دی۔ اور عمران نے ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری سیڈ،

بہر حال ایکسٹو کی حیثیت سے تم جو جا ہو کرو۔

خدا حافظ" سر سلطان نے کہا۔ اور عمران نے رلیسیور کریڈل پر ڈال کر بلیک زیرو کی طرف دیکھا۔

"نیا کیس شروع ہونے ہی والا ہے" عمران نے انکشاف کیا، اور بلیک زیرو چونک کر اُس کی طرف دیکھنے لگا۔

عین اُسی لمحے ٹرانسمیٹر کال کا اشارہ موصول ہوا۔ عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"یس! ایکسٹو سپیکنگ اوور"

عمران نے مخصوص بھرّائی ہوئی آواز میں کہا۔

دوسری طرف صفدر تھا۔ جس نے تنویر کی موت کی اطلاع دی، اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا واقعی اسے تنویر کی موت کا مکمل یقین ہے" بلیک زیرو نے اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"صفدر کوئی بچہ نہیں ہے۔ وہ سیکرٹ سروس کا ذہین ترین ممبر ہے۔ وہ غلط بیانی نہیں کر سکتا" عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا، اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

وہ آدمی اُس کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رُک گیا۔ اُس نے مخصوص انداز میں گیٹ پر دستک دی۔ دوسرے ہی لمحے گیٹ کھلتا چلا گیا اور وہ تیزی سے گیٹ کراس کر کے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ برآمدے میں ایک آدمی نے چونک کر اُس کی طرف دیکھا۔ اُس کے دائیں جیب کے اُبھار سے صاف پتہ چل رہا تھا کہ اُس کی جیب میں ریوالور موجود ہے۔

"باس موجود ہیں؟" اُس آدمی نے پوچھا۔

"ہاں! راک؟"

اُس آدمی نے سوالیہ انداز میں اس آدمی کا نام دریافت کیا۔ اور راک نے گردن ہلا دی۔

"راہداری میں دائیں طرف کمرہ نمبر سکس" اُس آدمی نے راستہ سمجھایا اور راک نے قدم دروازے کی طرف بڑھا دیا۔ راہداری میں دائیں طرف مڑتے ہی اُسے سامنے کمرہ نمبر سکس کا دروازہ دکھائی دینے لگا۔ وہ دروازے سے کچھ

سامنے پہنچ کر رکا اور پھر زیر لب بڑبڑایا۔

"راک! ایچ، بریڈ ٹو سر" ان الفاظ کے ساتھ ہی سلائیڈنگ ڈور دائیں طرف دیوار میں دھنستا چلا گیا۔ اور راک اندر داخل ہو گیا۔ اُس کے اندر داخل ہوتے ہی عقب میں دروازہ ہلکی سی سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ بند ہوتا چلا گیا۔

کمرے میں ایک بھاری قد و قامت کا آدمی میز کی دوسری طرف بیٹھا کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ جیسے ہی راک کمرے میں داخل ہوا۔ اُس نے چونک کر اپنا سپاٹ چہرہ اٹھایا۔ اُس کے چہرے پر گہری نظر سے دیکھا جاتا تو میک اپ شدہ چہرہ صاف ظاہر ہو جاتا۔ اُس نے راک کو سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر کرخت آواز میں بولا۔

"کچھ پتہ چلا" اُس کے لہجے میں ہلکا سا تجسس ظاہر ہو رہا تھا۔

"یس باس" راک نے مودب لہجے میں جواب دیا۔

"فاتی پروگرام کا پتہ چل گیا ہے"

"ہوں"

باس صرف ہنکارہ بھر کر رہ گیا۔ اُسی ہوں میں وضاحت کرنے کا حکم تھا۔

"فائل آج ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ میں منتقل کر دی جانے والی ہے" نے جواب دیا۔

"اوہ! فائل کیسے وہاں تک لے جائی جائے گی" باس نے تیز لہجے میں اس کے چہرے پر جوش کی کیفیت طاری ہوتی جا رہی تھی۔

"فائل کی حفاظت سیکرٹ سروس کے سپرد کی گئی ہے ۔ اور اس کی نگرانی میں فائل ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ پہنچائی جائے گی"

"تو ٹھیک ہے ہم راستے ہی میں ریڈ کر کے فائل چھین لیں گے" باس نے پُرجوش لہجے میں کہا ۔

"لیکن باس! وہ سیکرٹ سروس ۔ ۔ ۔ ۔" راک نے الجھن آمیز لہجے میں کہا ۔

"ہم منظم پلان کے تحت ریڈ کریں گے ۔ تم فکر نہ کرو ۔ ہینڈرز کے لیے یہ مشن کوئی زیادہ مشکل نہیں ہوگا ۔ تم فوری طور پر مائیکل کو مطلع کر دو کہ وہ یہاں پہنچ جائے ۔ ہمیں فوری طور پر روانہ ہو جانا چاہیے" باس تیز لہجے میں کہتا چلا گیا ۔ اور پھر باس نے میز کی دراز میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر راک کی طرف بڑھایا ۔ راک نے ٹرانسمیٹر لے کر فریکوئنسی سیٹ کی ۔ اور جلد ہی رابطہ قائم ہو گیا اُس نے بٹن آن کرتے ہی بھاری لہجے میں کہا ۔

"ہیلو! اٹ از راک سپیکنگ

اٹ از راک سپیکنگ اوور"

"یس باس مائیکل آن دی لائن"

"یاس نور،

آواز سنائی دی۔

"ہاں! اٹیمک لیبارٹری سے وہ فائل ریکارڈ ڈیپارٹمنٹ منتقل کی جا رہی ہے۔ اور ہم وہ فائل راستے میں ہی اڑا لیں گے۔ فائل کی حفاظت سیکرٹ سروس کے سپرد کی گئی ہے۔ اوور"

"اچھا۔۔۔ میں فوری طور پہ آ رہا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور" مائیکل نے پوچھا۔

"حسن آباد سے اوور" راک نے بتایا۔

"او کے! میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔ اوور"

"تمہیں اپنی نگرانی کا شبہ ہوا تھا اوور؟" راک نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔

"اب نہیں ہو رہی، نگرانی کرنے والے شاید جبار احمد کے نام سے دھوکہ کھا گئے ہیں۔ اوور" مائیکل نے جلدی سے بتایا۔

"او کے! اوور اینڈ آل" راک نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

"پندرہ آدمی ٹھیک رہیں گے۔ اس کے لیے سب کو الرٹ کر دو" باس نے راک سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور راک ٹرانسمیٹر اٹھا کر ہدایات جاری کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے باس کی طرف دیکھا۔

باس نے کچھ کہنے کی بجائے میز پر لگا ایک بٹن دبایا۔ سرر کی آواز کے ساتھ سلائیڈنگ ڈور کھلتا چلا گیا۔ اور مائیکل اندر داخل ہوا۔

[illegible] تیار ہو [illegible] مائیکل کی طرف دیکھتے ہوئے [illegible]

کہا اور مائیکل نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے ہمیں اب چل دینا چاہیے" باس نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں بھی گردن ہلا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ تینوں کمرے سے نکلے اور پھر بائیں طرف راہداری میں چلنے لگے۔ وہ احاطے میں کھڑی ہوئی دو جیپوں کے پاس پہنچ کر رک گئے۔ باس اور راک ایک جیپ میں بیٹھ گئے۔ جبکہ دوسری میں مائیکل۔ فوراً ہی چھ آدمی اندر سے نکلے اور پھر تین آدمی ایک بڑے سے تھیلے کو پکڑے باس اور مائیکل والی جیپ میں بیٹھ گئے۔ جبکہ باقی تین دوسری جیپ میں۔ گیٹ پر کھڑے آدمی نے تیزی سے گیٹ کھول دیا۔ اور پھر دونوں جیپیں یکدم اسٹارٹ ہو کر تیزی سے گیٹ سے نکلیں اور پھر دائیں طرف مڑ مڑ کر مین روڈ پر پہنچ گئیں۔

باس کی جیپ آگے تھی اور مائیکل کی پیچھے۔ جیپیں تیزی سے سڑک پر دوڑنے لگیں۔ اچانک باس چونک اٹھا۔ ڈیش بورڈ میں سے زوں زوں کی آواز نکل رہی تھی۔ اس نے چونک کر ڈیش بورڈ کھولا۔ اور اندر سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ اسی میں سے زوں زوں کی آواز نکل رہی تھی۔ باس نے ٹرانسمیٹر آن کیا۔ اور پھر بولا۔

"اٹ از ہیڈ ہینڈرز۔

اٹ از ہیڈ ہینڈرز اوور" اس نے وقفے وقفے سے یہ فقرے دوہرائے۔

"نمبر تھری سپیکنگ سر اوور" دوسری طرف سے باریک سی آواز سنائی دی۔

"یس! رپورٹ اوور" باس نے سخت لہجے میں کہا۔

"باس! سیکرٹ سروس کے افراد دو سفید اور نیلی کاروں پر سوار ہیں۔ فائل ایک چھوٹے سے ٹرک میں ہے جا رہی ہے۔ ٹرک مسلح محافظوں سے پُر ہے۔ اور دونوں کاریں ٹرک کے پیچھے چلی آ رہی ہیں۔ اوور" نمبر تھری نے تیز لہجے میں بتایا۔

"اوکے! ہم پہنچنے والے ہیں۔ اوور اینڈ آل" باس نے ان الفاظ کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے دوبارہ ڈیش بورڈ کے خانے میں رکھ دیا۔ اب دونوں جیپیں ایک چوڑی لیکن سنسان سڑک پر دوڑی جا رہی تھیں۔ یہی سڑک آگے جا کر دائیں طرف مڑ جاتی تھی۔ اور پھر ایک میل کے فاصلے پر اٹیمک لیبارٹری کی عمارت دکھائی دے رہی تھی۔

سڑک کے دائیں بائیں درختوں کے گھنے جھنڈ اور کھیتوں کے سلسلے پھیلے ہوئے تھے۔

اچانک باس نے جیپ روکنے کا حکم دیا۔ جونہی دونوں جیپیں رکیں فوراً ہی دائیں طرف کے کھیتوں سے پندرہ کے قریب مسلح افراد نکلے۔ اور جیپوں کے قریب پہنچ گئے۔

"تم لوگ کس کے ذریعے یہاں پہنچے ہو؟" باس نے ایک آدمی سے دریافت کیا

"ہم ٹرک پر آئے ہیں باس" اس آدمی نے ادب سے جواب دیا۔

"اوکے! میرا خیال ہے اس جگہ پر ریڈ کرنا چاہیئے۔ باس نے راک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور راک نے جواباً گردن ہلا دی۔

باس چھلانگ مار کر جیپ سے اترا، اور پھر اس نے مائیکل مخاطب کرتے ہوئے بلند آواز میں کہا۔

" مائیکل! تم پانچ آدمیوں کے ساتھ سڑک کی بائیں طرف درختوں کے عقب میں چلے جاؤ فوراً ہی پندرہ آدمیوں میں سے چند آدمی اس کی طرف بڑھتے چلے گئے اور کھیتوں میں دبک گئے۔

" راک جیپ اس طرف لے آؤ " باس نے راک کو سڑک کی دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور راک جیپ اسٹارٹ کر کے دائیں طرف درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تمام آدمی بھی اس جھنڈ میں چھپ گئے۔

اب باس کے اشارے پر راک سڑک کے پاس آیا۔ اور اپنی جیب میں سے ایک پلاسٹک کے لفافے کو نکال کر اس نے کوئی چیز نکالی اور سڑک پر پھینکتا چلا گیا۔ یہ کانٹے تھے۔ لوہے کے کانٹے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ !

اسی لمحے دور موڑ سے انہیں اپنا مطلوبہ ٹرک مڑتا دکھائی دیا۔ اور وہ سب تیار ہو گئے۔ ٹرک اور دونوں سیکرٹ سروس کی کاریں رفتہ رفتہ قریب آتے جا رہے تھے۔

بلیک زیرو نے فون کا رسیور اُٹھا کر جولیا کو کال کیا۔
"اٹ از جولیا نا سپیکنگ" جُولیا کی خمار آلود آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو" بلیک زیرو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"یس سر!" جُولیا کا لہجہ مؤدب انداز اختیار کر گیا۔
"ممبروں کو باری باری کنٹیکٹ کرو۔ اور میری طرف سے ہدایت کر دو کہ آج ٹھیک آدھ گھنٹے بعد عمران کے فلیٹ پہنچ جائیں۔ عمران انہیں ہینڈل کرے گا۔
"اوکے!" بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔
"اوکے سر! کیا میں بھی۔ ۔ ۔ ۔" جُولیا نے کچھ کہنا چاہا۔ لیکن ایکسٹو نے تیزی سے اُس کی بات کاٹ دی۔
"نہیں، فی الحال اس کام میں تم شریک نہیں ہو گی۔ بائی" بلیک زیرو نے جھٹکے سے رسیور کریڈل پر رکھا اور عمران کی طرف دیکھا جو صوفے

ما آؤ منہ سے مُنہ پڑا سو رہا تھا۔

"عمران صاحب" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے اُس کے شانے ہلائے۔

"کیا مصیبت ہے، یہ فرشتے بجانے کیوں چھلانگیں لگا رہے ہیں"
عمران نے شانوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اُٹھ کر بیٹھ گیا۔

"عمران صاحب! میں نے جولیا کو کال کر دیا ہے" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

"میری شادی کے لیے" عمران نے دیدے گھمائے۔ اور بلیک زیرو صرف مسکرا کر رہ گیا۔

"اوکے! میں اب چلتا ہوں" عمران نے صوفے سے چھلانگ لگاتے ہوئے کہا۔ اور پھر دانش منزل سے نکل آیا۔ اُس کی ٹوسیٹر تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

وہ فلیٹ پہنچا تو سارے ممبر کمرے میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

"ابے! تم لوگوں نے لنگر خانہ سمجھ رکھا ہے۔ میرا آشیانہ کیا" عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے ترنم سے یہ الفاظ ادا کیے۔

"یہی سمجھ لیجئے ہمیں تو چائے سے غرض ہے" صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بڑے ظالم ہو یار" عمران نے بے چارگی سے کہا۔

"تو پھر چلیں دوسرے لنگر خانے میں" عمران بولا۔
سب ممبر اس کی بات سُن کر مسکراتے اور اُٹھ کھڑے ہوئے۔

"تم کار لائے ہو یا نہیں" عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا اور شکیل نے سر ہلا دیا ۔ وہ سب باہر آئے ۔ عمران ، صفدر ، صدیقی عمران کی ٹو سیٹر میں بیٹھ گئے ۔ نعمانی ، شکیل ، چوہان اور خاور دوسری کار میں بیٹھ گئے ۔ اور دونوں کاریں روڈ پر دوڑتی چلی گئیں ۔

" آخر ہم کہاں جا رہے ہیں عمران صاحب " صفدر نے الجھے ہوئے لہجے میں دریافت کیا ۔

عمران نے انہیں بتا دیا کہ وہ فائل کے سلسلے میں اٹیمک لیبارٹری جا رہے ہیں ۔

" عمران صاحب ! سنا ہے تنویر سیکرٹ سروس سے بھاگ گیا ہے ۔ اور اُسے ہلاک کر دیا گیا ہے " صدیقی نے پوچھا ۔

" سنا تو ہے ، ایکسٹو ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے مفرور کو زندہ نہیں چھوڑ سکتا تھا " عمران نے جواب دیا ۔ اور کار میں خاموشی چھا گئی ۔

پندرہ منٹ بعد وہ اٹیمک لیبارٹری پہنچ گئے ۔ محافظوں کو خصوصی اجازت نامہ دکھایا گیا ۔ اور انہوں نے گیٹ کھول دیا ۔ دونوں کاریں اصل عمارت کی طرف بڑھتی چلی گئیں ۔ پارکنگ میں دونوں کاریں رک گئیں ۔

عمران نے سب کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کیا اور پھر کار سے نکل کر عمارت کے اندر داخل ہوتا چلا گیا ۔

پروفیسر رضوی سے ملنے میں اُسے قطعاً کوئی دیر نہ لگی ۔ سر سلطان نے انہیں سے ملاقات کرنے کی ہدایت کی تھی ۔

"پروفیسر رضوی صاحب! فائل کس طرح لے جائی جائے گی؟" عمران نے سنجیدگی سے دریافت کیا۔

"ہمارے پاس ایک بلٹ پروف منی ٹرک موجود ہے۔ میرا خیال ہے فائل اسی میں رکھ دی جائے اور آپ لوگ ٹرک کے پیچھے ہوں۔ اس طرح آسانی سے فائل لے جائی جاسکتی ہے" پروفیسر رضوی نے جواب دیا اور عمران سر ہلانے لگا۔

"پھر فوری طور پر آپ انتظام کریں۔ ہم لوگ انتظار کرتے ہیں" عمران نے جواب دیا اور پروفیسر کے سر ہلانے پر وہ واپس ہوا۔ صفدر وغیرہ کو اس نے چند ہدایات دیں۔ اور پھر اپنی کار میں بیٹھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد عمارت کے دائیں پہلو سے ایک منی ٹرک رینگتا ہوا ان کے قریب آکر رک گیا۔

"چلیے جناب! میں پروفیسر صاحب کا اسسٹنٹ ہوں" ٹرک کی اگلی سیٹ پر بیٹھے ایک آدمی نے کھڑکی میں سے منہ نکال کر کہا۔ اور ٹرک گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران نے اشارہ کیا اور دونوں کاریں آہستہ روی سے ٹرک کے پیچھے روانہ ہو گئیں۔ گیٹ پورا کھول دیا گیا تھا۔ وہ ٹرک کے پیچھے چلتے ہوئے سڑک پر آئے۔ ٹرک بدستور آگے تھا اور دونوں کاریں درمیانی رفتار سے اس کے پیچھے پیچھے چلی جا رہی تھیں۔ سڑک سیدھی جا کر آگے سے بائیں طرف مڑ جاتی تھی۔ ٹرک موڑ پر پہنچ کر قدرے آہستہ ہوا اور بائیں

طرف مڑ گیا۔ ٹرک کے پیچھے دس کے قریب مسلح محافظ بیٹھے ہوئے تھے۔ ٹرک کے پچھلے حصے میں دو کیبن نما خانے تھے۔ آخری خانے میں محافظ بیٹھے ہوئے تھے۔ جبکہ دوسرا خانہ مکمل طور پر بند تھا۔ اور یہ خانہ بلٹ پروف تھا۔ ٹرک کی رفتار میں نسبتاً تیزی آ گئی۔ عمران وغیرہ ٹرک سے دس قدم پیچھے تھے۔ ٹرک جب کافی آگے بڑھ گیا تو اچانک ٹھس کی سی آوازیں ابھریں۔ اور دوسرے ہی لمحے ٹرک ایک جھٹکے سے رک گیا۔

عین اسی وقت ٹرک ڈرائیور کے ساتھ بیٹھے پروفیسر کے اسسٹنٹ نے یکدم ڈرائیور کی گردن پکڑ لی۔

"خبردار! کوئی آواز نہ نکالنا"۔ اسسٹنٹ نے سرد لہجے میں کہا۔ اور اس سے پہلے کہ ڈرائیور جواباً کچھ کہتا۔ اچانک اسسٹنٹ نے اس کی گردن کو زوردار جھٹکا دیا۔ ڈرائیور کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔

دوسری طرف ٹرک رکتے دیکھ کر عمران نے یکدم اپنی کار کو بریک لگائی۔ اس کی آنکھوں میں تشویش کے آثار دکھائی دے رہے تھے۔ جیسے ہی ٹرک کے محافظوں نے ٹرک رکتا محسوس کیا۔ وہ سب پھرتی سے چھلانگیں لگا کر ٹرک سے اترے اور جیسے ہی ان کی نظریں ٹائروں پر پڑیں۔ وہ چونک اٹھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی حرکت کرتا۔ اچانک فضا میں ہزاروں گولیاں شور مچاتی چلی گئیں۔ اور دوسرے ہی لمحے فضا انسانی چیخوں کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھی۔ ٹرک سے اترنے والے محافظوں کے جسم بری طرح

تڑپے اور وہ زمین پر گرتے چلے گئے ۔

عمران اور اس کے ساتھی اس اچانک سچوئیشن کو وقتی طور پر تو سمجھنے سے قاصر رہے ۔ اور پھر دوسرے لمحے جب فائرنگ ہوئی تو عمران کو جیسے ہوش سا آگیا ۔ وہ سمجھ گیا کہ حملہ آوروں کی تعداد کافی ہے ۔ اس لیے فوری طور پر یہاں سے نکل جانا چاہیئے ۔

دوسرے ہی لمحے عمران نے گیئر بدلا ۔ اور پھر کار گولی کی طرح آگے بڑھی ٹرک کے قریب پہنچتے ہی عمران نے اسٹیرنگ تیزی سے دائیں طرف گھمایا ۔ اس کی کار یکدم ٹرک کی اوٹ سے نکلی اور پھر اسی لمحے عمران نے کار سیدھی کی اور ایکسیلیٹر پر دباؤ بڑھاتا چلا گیا ۔

ایک مرتبہ پھر فائرنگ ہوئی لیکن عمران کی بلٹ پروف کار پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا اس کی کار تیزی سے دور ہوتی چلی گئی ۔

دوسری طرف کیپٹن شکیل بھی اس سچوئیشن کو دیکھ کر فوری طور پر حرکت میں آیا ۔ اس وقت سب سے اہم مسئلہ فائرنگ کی زد سے بچنا تھا ۔ تاکہ فائل کی حفاظت کی جائے جان ہی نہ رہتی تو فائل کی حفاظت کیسے ہوتی ۔

فوری فیصلے کے تحت کیپٹن شکیل نے یکدم ریورس گیئر بدلا اور پھر انتہائی تیزی سے کار کو بیک کرتا چلا گیا ۔ فوراً ہی فائرنگ ہوئی ۔ گولیاں کار کی ونڈ اسکرین سے ٹکرائیں ۔ لیکن ونڈ اسکرین صحیح سلامت رہی ۔

چند ہی لمحوں بعد اس کی کار ٹرک سے بہت دور ہو گئی ۔ کافی دوری پر کار کھڑی کر کے کیپٹن شکیل نے ریوالور نکال کر پھرتی سے دروازہ کھولا ۔

اور پھر باہر جمپ لگا دی۔ وہ لڑھکتا ہوا کھیتوں میں گھستا چلا گیا۔

نعمانی، صدیقی اور چوہان نے بھی اپنی اپنی طرف کے دروازے کھول کر چھلانگیں لگا دیں۔ اور کھیتوں میں گھستے چلے گئے۔

سچوئیشن کچھ یوں تھی کہ شکیل اور نعمانی سڑک کے دائیں طرف اور صدیقی و چوہان بائیں طرف کھیتوں میں جا پڑے تھے۔

پھر فوراً ہی وہ اُٹھے۔ اور تیزی سے اٹیمک لیبارٹری کے ٹرک کی طرف دوڑتے چلے گئے۔ انہوں نے دور سے ٹرک کو کئی آدمیوں کے گھیرے میں دیکھا۔ وہ لمحہ بہ لمحہ کھیتوں اور درختوں کی آڑ میں ٹرک سے نزدیک ہوتے چلے جا رہے تھے۔

کیپٹن شکیل اور نعمانی سڑک سے کافی ہٹ کر جائے وقوع کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اچانک وہ ٹھٹھک کر رک گئے۔ انہوں نے درختوں کے قریب ایک جیپ کھڑی دیکھی۔ جیپ خالی تھی۔ وہ دونوں تیزی سے جیپ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ جیسے ہی وہ قریب پہنچے۔ اچانک ان کے ارد گرد تین چار مسلح افراد نکل کر ان کے گرد گھیرا ڈال کر کھڑے ہو گئے۔

صدیقی اور چوہان نے بھی اپنی سائیڈ میں ایک ٹرک اور جیپ کھڑی دیکھ لی تھی۔ وہ جیسے ہی ٹرک کی طرف بڑھے۔ تین اسٹین گن برداروں نے انہیں کور کر لیا۔ اور پھر اسٹین گنوں کی زد پر سڑک کی طرف لے آئے۔ یہاں سمیت تمام مسلح افراد کھڑے تھے۔ اور دو آدمی ٹرک کے اُس تالے کو کوشش کر رہے تھے۔ جو ٹرک کے بلٹ پروف خانے

پاس

لگا ہوا تھا۔

دائیں طرف سے شیکل اور منمانی بھی گرفتار کر کے یہیں لے آئے گئے۔

اسی کچھ ہی دیر بعد عمران، صفدر اور خاور بھی مسلح آدمیوں کے نرغے میں

تے دکھائی دیئے۔ اور وہ سب ایک طویل سانس لیکر رہ گئے۔

تالا کھل گیا۔ اور اندر سے نیلی جلد والی ضخیم فائل برآمد کر لی گئی۔

"جیپ یہیں لے آؤ" باس نے حکم دیا اور ایک آدمی جیپ اس کے

یب لے آیا۔

"مائیکل اور راک! تم دونوں میرے ساتھ بیٹھو" باس نے حکم دیا۔

وہ باس کے ساتھ بیٹھ گئے۔ اسٹیرنگ راک نے سنبھال لیا۔

"تم لوگ ٹرک اور ان آدمیوں کو سنبھال کر پیچھے آؤ۔ چلو" باس نے راک

ذاطب ہو کر کہا۔ اور راک نے جیپ جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ ابھی

تھوڑی ہی دور گئی تھی۔ کہ اچانک دو بھیانک چیخیں فضا کو لرزاتی چلی

گر گونج اٹھی۔

بہر سے ہی تھے۔ اسٹیئرنگ راک کی گرفت۔۔۔

ہارڈسٹون کے ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔ جبار احمد ایک طرف کرسی پر بندھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں اب بھی خوف کی پرچھائیاں رقص کر رہی تھیں۔

ہارڈسٹون تیزی سے پینتھر کے چہرے کو جبار احمد کی شکل دینے میں مصروف تھا۔ میز پر میک اپ کا کئی قسم کا سامان پڑا ہوا تھا۔ پینتھر حیرت سے اپنے باس کو میک اپ کرتے دیکھ رہا تھا۔ رفتہ رفتہ پینتھر کی شکل میں تبدیلی آتی جاتی تھی۔ اور ساتھ ساتھ جبار کی آنکھیں بھی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

پینتھر کی شکل کے خدوخال بالکل جبار جیسے تھے۔ جبار کو اتنے کامیاب میک اپ پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کمرے میں دو بالکل ایک جیسے آدمی موجود تھے۔ فرق صرف اتنا تھا دونوں کے کپڑے ایک جیسے نہیں تھے۔

"مسٹر! تمہارا اصل نام کیا ہے" ہارڈسٹون نے جبار کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مائیکل" اس نے سچ سچ اُگل دینا مناسب سمجھا۔

"تمہارا کیا نام ہے" ہارڈسٹون پینتھر کی طرف مڑا۔

"مائیکل باس" پینتھر بالکل مائیکل کے لہجے میں جواب دیا۔ اور مائیکل کی آنکھیں شدت حیرت سے مزید پھیل گئیں۔

"اب تم جاؤ" ہارڈسٹون نے پینتھر کو اشارہ کیا۔ اور پینتھر سر ہلا کر کمرے سے نکلتا چلا گیا۔

"تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو" مائیکل نے قدرے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہیں بتانے کی کوئی بات نہیں۔

ہوں"

ہارڈسٹون نے کہا اور پھر اس کے قریب پہنچ گیا۔ یکدم اس کا ہاتھ اُٹھا اور کھڑی ہتھیلی کی بھرپور ضرب مائیکل کی کھوپڑی پر پڑی۔ مائیکل کے منہ سے اذیت بھری کراہ نکلی۔ اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ وہ بیہوش ہو گیا تھا۔

ہارڈسٹون نے تالی بجائی۔ فوراً کمرے کا دروازہ کھولا۔ اور ایک آدمی تیزی سے کمرے داخل ہوا۔

"یس باس!" اس نے مؤدب لہجے میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

" اس کا خیال رکھنا۔ فی الحال تم سب اِسی جگہ رہو گے اوکے"؟
ہارڈسٹون نے ہدایت دی۔

" اوکے باس! آپ فکر نہ کریں" آنے والے نے ادب سے جواب دیا۔
اور ہارڈسٹون سر ہلا کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر پورچ میں اُس کی کار کھڑی تھی۔ وہ کار میں بیٹھ گیا۔ ایک آدمی نے کوٹھی کا گیٹ کھول دیا۔ اور ہارڈسٹون کار گیٹ میں سے گزار کر مین روڈ پر لے آیا۔

چند لمحوں بعد اُس کی کار تیز رفتاری سے ایک طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اُس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ اُس نے گھڑی کی طرف دیکھا۔ اور پھر کار کی رفتار مزید بڑھا دی۔ پانچ منٹ بعد اُس کی کار ایک فلیٹ کے سامنے رُک گئی۔ اس نے فلیٹ کی طرف دیکھا۔ اور کار دوبارہ آگے بڑھا دی۔ کارنر پر اُس نے کار کھڑی کی اور پھر لاک کر کے پیدل ہی اُس فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے دروازے کے دائیں طرف لگی کال بیل کا بٹن دبایا۔

چند لمحوں کے توقف کے بعد دروازہ کھل گیا۔ اور بلیک سٹون اندر داخل ہو گیا۔

" ہیلو! جانی" اُس نے کہا۔ اور جواب میں دروازہ کھولنے والے نے بھی ہیلو کہا۔ وہ دونوں صوفوں پر ساتھ ساتھ بیٹھ گئے۔

" کیا سوچا تم نے" ہارڈسٹون نے جانی کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔
" کس بارے میں"؟ جانی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
" ہمارے گینگ میں شامل ہونے کے بارے میں" ہارڈسٹون نے

یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ!" جانی کے منہ سے نکلا۔

"پہلے تو یہ بتاؤ مسٹر ہارڈ کہ تم نے یہ گینگ کب سے شروع کیا ہے۔ اور اس کے مقاصد کیا ہیں" جانی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہمارے گینگ میں اس وقت بارہ آدمی ہیں۔ اور مقاصد کا جہاں تک تعلق ہے۔ ان کے بارے میں اُس وقت بتایا جائے گا۔ جب تم گینگ میں شامل ہونے کی رضامندی کا اظہار کرو گے" ہارڈ سٹون سپاٹ لہجہ میں کہتا چلا گیا۔

"اوکے! مجھے منظور ہے" جانی نے ہاتھ اُٹھاتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے تمہیں سب سے پہلے جو کام کرنا ہے۔ وہ سن لو" بلیک سٹون نے جواب دیا۔ "اپنے ساتھ ساتھ مزید آدمیوں کو بھی گینگ میں شامل کرنے کی کوشش کرو۔ تاکہ ہماری افرادی قوت میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو سکے۔ میرا جو مشن ہے وہ اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں۔ میں ڈبل رسک لے رہا ہوں۔ ایک رسک تو سیکرٹ سروس سے ہے اور دوسرا یہ کر..." بلیک سٹون کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ اور پھر جلدی سے دوبارہ بولا۔

"خیر چھوڑو۔ تم اپنا کام آج سے ہی شروع کر دو"

"مسٹر ہارڈ! ایک بات کی وضاحت میں ضروری چاہتا ہوں" جانی نے قدرے الجھن آمیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ہاں ضرور"

"آپ کی باتوں سے تو یہ اندازہ ہوتا ہے۔ کہ آپ نے اس گینگ کو چند

دن پیشتر ہی شروع کیا ہے۔ کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آپ کے ذرائع آمدنی کیا ہوں گے۔ کیا آپ تمام آدمیوں کو معقول معاوضہ دینے کی استطاعت رکھتے ہیں ؟ جانی نے پوچھا۔

” اس کی فکر تم نہ کرو۔ پیسہ مہیا کرنا میرا کام ہے ۔ اوکے ۔ اب میں چلتا ہوں ؟ ہارڈسٹون نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

” اوکے مسٹر ہارڈ ؟ آج سے آپ میرے باس ہیں ؟ جانی نے گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

” گڈ ۔ “

ہارڈسٹون نے مسکرا کر جواب دیا اور پھر فلیٹ سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کار ریورس کی ، اور پھر سڑک پر ایک طرف بھاگتا چلا گیا۔ اس نے گھڑی دیکھی اور مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ اچانک زوں زوں کی آوازیں سُن کر وہ چونک اٹھا۔ اُس نے اپنی جیکٹ کی جیب میں سے ٹرانسمیٹر نکال کر آن کیا۔

” ہارڈسٹون سپیکنگ اوور ؟ اُس نے یہ ٹرانسمیٹر منہ کے قریب کرتے ہوئے کہا۔

” پینتھر سپیکنگ باس اوور “ دوسری طرف سے پینتھر کی آواز آئی۔

” کہو اوور “

” باس ! میں اطمینان سے اس کوٹھی میں پہنچ گیا تھا۔ مائیکل کے کمرے میں پہنچا ہی تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر کال آگئی ۔ یہ کال ہینڈرز کے باس کی طرف سے تھی ۔ اُس نے فوری طور پر مجھے حسن آباد پہنچنے کے لیے کہا۔ میں وہاں جا

رہا ہوں۔ وہ لوگ آج ہی آدھ گھنٹے بعد فائل اڑانا چاہتے ہیں۔ فائل کی حفاظت سیکرٹ سروس کر رہی ہے۔ اوور "۔ پینتھر نے تفصیل بتائی اور ہارڈسٹون کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

"ویری گڈ! جیسے ہی وہ لوگ فائل حاصل کریں۔ تم کسی طرح فائل اڑا لینا۔ اوکے"

"اوکے باس! آپ فکر نہ کریں اوور"

"اوکے اوور اینڈ آل" ان الفاظ کے ساتھ ہی ہارڈسٹون نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ جیب میں رکھا اور پھر کار کا رخ اٹیمک لیبارٹری کی طرف موڑ دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اٹیمک لیبارٹری کے پاس پہنچ گیا۔ وہ کار آہستہ روی سے چلاتا ہوا اٹیمک لیبارٹری کے گیٹ کے سامنے سے گزر گیا۔ اچانک اُس نے کار کی رفتار تیز کر دی۔ سامنے سے دو کاریں اسی طرف بڑھتی چلی آ رہی تھیں۔ جیسے ہی ایک کار اُس کے قریب سے گزری۔ اُس نے گردن گھما کر کار کے اندر دیکھا اور چونک اٹھا۔ وہ سیکرٹ سروس کے ممبران کو دیکھ کر چونکا تھا۔ دونوں کاریں اٹیمک لیبارٹری کے مین گیٹ سے اندر داخل ہو کر اُس کی نظروں سے غائب ہو گئیں۔ اور ایک طویل سانس اُس کے حلق سے خارج ہوا۔ اُس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی پھیل گئی تھی۔ اُس نے کار بائیں طرف موڑی اور کافی دور تک لے جا کر کھیتوں میں ڈال دی۔ کھیتوں میں کچھ دور درختوں کا طویل اور گھنا سلسلہ دکھائی دے رہا تھا۔ اُس نے کار ان درختوں کے درمیان اس طرح کھڑی کی کہ ارد گرد سے دیکھنے پر کسی کی نظروں میں نہیں آ سکتی تھی۔

کار لاک کر کے وہ کھیتوں میں چلتا ہوا دوبارہ سڑک کی طرف بڑھنے لگا۔

سڑک کے کنارے کنارے بھی خاصے درخت لگے ہوئے تھے سڑک کے کنارے لگے ایک درخت کے پاس پہنچ کر وہ رُک گیا۔ اُس نے اپنی جیکٹ کی جیب تھپتھپا کر ریوالور کی موجودگی کا اعتراف کیا۔ ایک اور ریوالور اُس کی کمر میں پینٹ کے اندر بھی اُڑسا ہوا تھا۔ اُس نے جیب میں سے ایک چھوٹی لیکن جدید ساخت اور لانگ رینج کی دوربین نکالی، اور سڑک کے دونوں طرف دیکھنے لگا۔

اچانک اُس نے سڑک کے بائیں رُخ سے ایک ٹرک اِس طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ وہ پھرتی سے کھیت میں دُبک گیا اور سر کو تھوڑا سا اٹھا کر دوربین کی مدد سے اُس ٹرک کی طرف دیکھنے لگا، جو آہستہ روی سے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔

چند ہی لمحوں بعد ٹرک اُس کے سامنے سے گزر کر دائیں طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہارڈسٹون بدستور ٹرک کی طرف نگاہ جمائے ہوئے تھا۔ پھر اُس نے ٹرک کو کھیت میں گھس کر درختوں کی اوٹ میں کھڑا ہوتا دیکھا۔ اور ٹرک میں سے چند افراد نکل کر کھیتوں میں دُبک گئے۔

ہارڈسٹون سمجھ گیا کہ یہ بینڈرز کے افراد ہیں۔ جو ریڈ کرنے کے لیے پوزیشن لے رہے تھے۔ وہ وہیں دُبکا ان کی نقل و حرکت دیکھتا رہا۔ تقریباً پانچ منٹ بعد دو جیپیں اُسی طرف سے نمودار ہوئیں۔ ہارڈسٹون کی نظر میں اب جیپوں میں جی ہوئی تھیں۔ دونوں جیپیں، اُس کے سامنے سے گزرتی ہوئی اُسی جگہ رکیں، جہاں پہلے آدمی چھپے ہوئے تھے۔ جیپوں کے رُکتے ہی اُس [illegible]

بھی آدمی اتر آئے تھے۔ اور تب اُس کی نگاہ پینتھر پر پڑی جو ماٹیکل کے روپ میں اطمینان سے کھڑا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپوں سمیت سڑک کے دائیں بائیں درختوں اور کھیتوں میں چھپ گئے۔ اور پھر چند لمحوں بعد اُسے دور سڑک کے سرے سے اٹیمک لیبارٹری والا ٹرک دکھائی دیا۔ جس کے پیچھے سیکرٹ سروس والوں کی دونوں کاریں چلی آ رہی تھیں۔ اُس کے ہونٹوں پر پُراسرار سی مسکراہٹ دکھائی دینے لگی۔

اور پھر جیسے ہی ٹرک سڑک کے اُس حصے تک پہنچا۔ یہاں تمام آدمی چھپے ہوئے تھے۔ اُسے کھٹ کی آوازوں کے ساتھ ٹرک ایک جھٹکے سے رکتا دکھائی دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ ان لوگوں نے سڑک پر جو چیز پھینکی تھی۔ اُس کی وجہ سے ٹائر پنکچر ہو گئے ہیں۔

جیسے ہی ٹرک میں سے مسلح افراد نکلے اُسی لمحے فضا میں فائرنگ کی بھیانک آوازیں گونج اُٹھیں۔ مسلح افراد نے ٹرک سے اترنے والوں پر حملہ کر دیا۔ تھا۔ وقفے وقفے سے مزید تین مرتبہ فائرنگ کی آوازیں گونجیں۔ اور دوسرے ہی لمحے اُسے ایک کار ٹرک کے پیچھے سے نکل کر اپنی طرف بڑھتی دکھائی دی۔ جیسے ہی وہ کار ہارڈ سٹون کے سامنے آئی۔ فوراً ہی اُس نے سائیلنسر لگے ریوالور سے اُس کار کے ایک ٹائر کو برسٹ کر دیا۔ کار لہراتی ہوئی رُکی۔ اور فوراً ہی چند مسلح افراد کھیت سے نکل کر اس کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اور پھر اسٹین گنوں کی زد پر [illegible] طرف لے گئے۔

ہارڈسٹون نے دوربین جیب میں رکھی۔ اور پھر کھیت کے درمیان سے گزرتا ہوا سڑک کے کنارے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کی نظریں غور سے ٹرک کا جائزہ لے رہی تھیں۔ ایک مرتبہ پھر اس نے دوربین نکال کر ٹرک کی طرف دیکھا۔ اور دوسرے ہی لمحے وہ چونک اٹھا۔ اس نے پینتھر کو دو آدمیوں کے ہمراہ بغیر چھت والی ایک جیپ میں بیٹھے دیکھا اور ساتھ ہی اس نے ایک آدمی کے ہاتھ میں نیلے رنگ کی فائل بھی دیکھ لی۔ وہ چوکنا ہو گیا۔ اس کا ارادہ تھا کہ جو کرنا ہے، کسی خطرے کی پرواہ کیے بغیر یہیں کر لینا چاہیئے۔ جیپ اسٹارٹ ہو کر جھٹکے سے آگے بڑھی۔ اور رفتہ رفتہ اس کے قریب تر آتی چلی گئی۔ جیسے ہی جیپ اس کے قریب آئی، اس نے یکدم ریوالور والا ہاتھ بلند کیا اور اپنی طرف والے آدمی پر فائر کر دیا۔ اس آدمی کے منہ سے زوردار چیخ نکلی۔

اسی لمحے ہارڈسٹون اپنی جگہ سے حرکت میں آیا۔ اور تیزی سے جیپ کی طرف دوڑا۔ قریب پہنچتے ہی اس نے چھلانگ لگائی۔ اور دوسرے ہی لمحے وہ جیپ میں بیٹھے آدمی پر جا پڑا۔ یہ وہی آدمی ہے۔ جس کے سینے میں گولی لگی تھی۔ اور یہ شخص ہینڈرز کا باس تھا۔

راک کو فوری طور پر سچویشن سمجھنے میں دشواری ہوئی اور جب تک وہ سمجھتا اس وقت تک اس کے پیچھے سے پینتھر نے اس کی گردن دبوچ لی تھی۔

ہارڈسٹون نے باس کے مردہ ہاتھوں سے وہ فائل چھین لی اور پھر اس کے جسم کو لہراتی ہوئی جیپ سے نیچے دھکا دے دیا۔ جیپ لہراتی ہوئی تیزی سے دوڑ رہی تھیں۔ اچانک فضا فائرنگ سے گونجی اور گولیاں ان کے

اوپر سے گزر گئیں۔

پینتھر کے مضبوط ہاتھوں میں راک کا جسم یکبارگی کانپا اور پھر وہ ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے ہارڈسٹون نے جیپ کا اسٹیرنگ پکڑ لیا۔ اور جیپ سیدھی سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔

ہارڈسٹون نے راک کے جسم کو دھکا دیا اور اُس کا جسم چلتی ہوئی جیپ سے نیچے پکی سڑک پر گر کر کئی قلابازیاں کھاتا چلا گیا۔ اور ہارڈسٹون نے فائل نیچے رکھ کر اسٹیرنگ سیٹ پر قبضہ جما لیا۔ پینتھر بھی چھلانگ مار کر ہارڈسٹون کے ساتھ والی سیٹ پر آگیا۔ اور اُس نے فائل اٹھالی۔

"باس آپ نے بھی اس جگہ آنے کا فیصلہ کیا تھا؟" پینتھر نے پوچھا۔

"ہاں! میں تمہیں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا تھا۔" ہارڈسٹون نے جواب دیا۔

"باس! ہمارا تعاقب ہو رہا ہے۔" پینتھر نے یکدم چونکتے ہوئے پیچھے دیکھ کر کہا۔ ہارڈسٹون نے جیپ کی رفتار مزید بڑھا دی۔

"اوہ! یہ تو سیکرٹ سروس کی کار ہے۔" پینتھر کے منہ سے نکلا۔

"اوہ! یہ تو بہت بُرا ہوا۔" ہارڈسٹون نے تشویش زدہ لہجے میں کہا سڑک آگے سے دائیں طرف مڑ رہی تھی۔ اور ارد گرد کھیتوں کا سلسلہ ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔

"پینتھر! تم اسٹیرنگ پر آجاؤ۔" ہارڈسٹون نے تیز لہجے میں کہا۔ پینتھر نے اسٹیرنگ پکڑ لیا۔ اور ہارڈسٹون اُس کی جگہ پر آگیا۔

"موڑ مڑتے ہی میں کھیتوں میں چھلانگ لگا دوں گا۔ تم جیپ کو سیدھا

سے جانا اور مناسب موقع پر چھوڑ دینا اڈ کے " ہارڈسٹون نے کہا اور سینیھر نے سر ہلا دیا۔

موڑ رفتہ رفتہ قریب آتا جا رہا تھا اور سیکرٹ سروس والوں کی کار بھی لمحہ بہ لمحہ جیپ سے نزدیک ہوتی چلی جا رہی تھی، اور پھر جونہی موڑ قریب آیا۔ اور جیپ تیزی سے موڑ مڑی اُسی لمحے سینیھر کو پوری قوت سے بریک لگانے پڑے سامنے ہینڈرز کا وہی ٹرک سڑک پر ترچھا کھڑا ہوا تھا۔ اور ٹرک کے دونوں طرف کئی مسلح افراد اسٹین گنیں ان کی طرف تانے کھڑے تھے۔ لیکن بریکیں بھی جیپ کو ٹرک سے ٹکرانے سے نہیں روک سکتی تھیں۔ اس سے پہلے کہ جیپ ٹرک سے ٹکراتی۔

ہارڈسٹون اور سینیھر نے بیک وقت دائیں بائیں جیپ میں سے چھلانگیں لگائیں، اُدھر ان کے جسم کھیتوں میں گرے۔ اُدھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جیپ پوری قوت سے ٹرک سے ٹکرا گئی تھی۔

ہارڈسٹون کھیت میں گرتے ہی اس کے اندر اندر سڑک سے دور رینگنے لگا۔ فائل جیپ میں ہی رہ گئی تھی، اور اس وقت فائل کی بجائے اس نے اپنے آپ کو بچانا تھا۔

سڑک سے کچھ دور کھیت میں درختوں کے جھنڈ دکھائی دے رہے تھے۔ ہارڈسٹون ایک درخت کے نیچے آکر کھڑا ہو گیا۔ اور جیب میں سے دوربین نکال کر ٹرک کی طرف دیکھنے لگا۔ دوسرے ہی لمحے وہ چونک اٹھا۔ اُس نے جیپ میں سے ایک لڑکی کو فائل نکالتے دیکھ لیا تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے اُس نے ماچس نکالی اور جیپ

کے ٹائروں میں آگ بھڑکا دی۔

چند لمحوں بعد ٹرک مڑا اور پھر تمام آدمیوں کے بیٹھتے ہی انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر بھاگتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ہارڈ سٹون نے ایک طویل سانس لی۔ اور پھر شکستہ قدموں سے کھیتوں کے اندر ہی اندر اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ پانچ منٹ بعد وہ اُس جگہ پہنچ گیا۔ کار موجود تھی۔ سڑک پر سوائے چند لاشوں کے اور کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

ہارڈ سٹون نے کار اسٹارٹ کی، اور پھر سڑک پر آکر تیزی سے واپس دوڑانے لگا۔ اُس کے چہرے پر غور و فکر کے تاثرات چھائے ہوئے تھے۔

---

جیسے ہی عمران نے دیکھا کہ وہ آدمی جیپ پر فائرنگ کرنے کیلئے اُس طرف متوجہ ہیں، وہ تیزی سے ٹرک کے پہلو کی طرف آیا۔ اور پھر ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھول کر ٹرک میں بیٹھ گیا۔ لیکن پھر سوچ کر تیزی سے نیچے اترا اور کھیت میں گھستا چلا گیا۔ دوسرے ہی لمحے اُس نے کسی کی چیختی آواز سنی۔

"سب ٹرک میں بیٹھ جاؤ۔ ہم شارٹ کٹ کرکے سڑک کو آگے سے لاک کریں گے۔" ان الفاظ کے ساتھ ہی تمام آدمی ٹرک کے پچھلے حصے میں سوار ہونے لگے۔

عمران تیزی سے کھیت سے نکل کر ٹرک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ بڑھتے

کے دوران اس نے اپنی جیب میں سے نقلی مونچھیں نکال کر لگا لیں۔ وہ لاشوں کے قریب آیا تو سیکرٹ سروس کے باقی ممبران موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فرار ہو گئے تھے۔

عمران نے تیزی سے جھک کر ایک آدمی کی اسٹین گن اٹھائی اور ٹرک میں بیٹھتے ہوئے آدمیوں کے ساتھ ہی ٹرک میں چڑھ گیا۔ دوسرے ہی لمحے ٹرک کا انجن گھر گھرایا اور پھر ایک جھٹکے سے دائیں طرف کھیت میں گھستا چلا گیا۔

ٹرک کھیت کو روندتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے بھاگا چلا جا رہا تھا۔ پھر یکدم ٹرک بائیں طرف مڑا۔ اور بڑھتا چلا گیا۔

چند ہی لمحوں بعد وہ سڑک پر پہنچ گیا۔ ٹرک سڑک پر ترچھا کھڑا کر دیا گیا۔ اور تمام مسلح افراد ٹرک کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔ انہیں میں عمران بھی شامل تھا۔ مونچھیں لگانے کی وجہ سے کوئی آدمی اُسے پہچان نہیں سکا تھا۔ اچانک سامنے موڑ سے جیپ مڑتی دکھائی دی۔ اور پھر فضا میں بریکوں کی چرچراہٹ گونجی۔ دوسرے ہی لمحے جیپ ایک دھماکے سے ٹرک کے اگلے حصے سے ٹکرائی۔ تمام آدمی اچھل اچھل کر جیپ کی زد سے بچے۔ جیپ بری طرح چرمرا کر رہ گئی تھی۔ اس کا اگلا حصّہ یوں پچک گیا تھا کہ اب وہ جیپ ہرگز نہیں دکھائی دے رہی تھی۔ دونوں آدمی تو کھیتوں میں چھلانگیں لگا کر غائب ہو چکے تھے۔ اس لیے ذراً ہی دو تین آدمی جیپ کی طرف بڑھے۔ عمران بھی جیپ کی طرف گیا۔ جیپ میں فائل موجود تھی۔ ایک اسٹین گن بردار نے

وہ فائل اٹھالی، جو شاید باقی آدمیوں کا انچارج تھا۔

اسی دوران ٹرک کا منہ دوسری طرف کر دیا گیا تھا۔ انچارج کے اشارے پر تمام آدمی ٹرک کے پچھلے حصے میں بیٹھنے لگے۔ انچارج کے اشارے پر ایک آدمی نے جیپ کے ٹائروں کو آگ لگا دی۔ رفتہ رفتہ آگ جیپ کی باڈی کو بھی اپنی لپیٹ میں لیتی جا رہی تھی۔

چند لمحوں بعد ٹرک ایک جھٹکے سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران دیگر آدمیوں کے ساتھ ٹرک کے پچھلے حصّے میں تھا۔ اچانک اُس کی نظر ٹرک کے پیچھے آتی سیکرٹ سروس کی مخصوص کار پر پڑی۔ اور اُسی لمحے باقی آدمیوں کی نظر بھی اس پر پڑ گئی۔

دوسرے ہی لمحے ایک آدمی نے اسٹین گن سیدھی کی۔ اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں چیخیں خارج کرتی ہوئیں کار کی طرف لپکیں اور پھر دو زور دار دھماکے ہوئے کار کے دونوں ٹائر برسٹ ہو گئے تھے۔ اور کار جھٹکا لے کر رُک گئی تھی۔

ادھر عمران سوچ رہا تھا کہ فائل کیسے حاصل کی جائے۔ اگر وہ تین چار آدمیوں سے لڑتا بھی تو دوسرے آدمی اُسے گولیوں سے بھون ڈالتے۔ اس لیے عمران نے یہی فیصلہ کیا کہ یا تو ان آدمیوں کی تعداد میں کمی کا انتظار کیا جائے۔ یا پھر ان آدمیوں کے ٹھکانے تک جایا جائے۔ اور پھر وہاں یا تو وہ انفرادی کوشش کر کے فائل حاصل کرے یا اجتماعی۔

ٹرک تیزی سے شہر سے قریب ہوتا چلا جا رہا تھا۔ یکدم سرسراہٹ

کی آواز اُبھری۔ اور پھر ٹرک کا پچھلا حصّہ بند ہوتا چلا گیا۔ اس حصّے میں اب اندھیرا چھا گیا تھا۔ چھت بھی تھی۔ اس لیئے گھُپ اندھیرے کی وجہ سے ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔ نجانے کتنی دیر بعد ٹرک کسی جگہ پر رُک گیا۔

عقبی دروازہ کھُلا اور تمام آدمی نیچے اُتر آئے۔ اب عمران نے دیکھا۔ ٹرک ایک بڑے سے احاطے میں کھڑا تھا۔ اور چند قدم کے فاصلے پر کوٹھی کی وسیع وعریض عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ ٹرک کے اگلے حصّے سے وہی انچارج ان سب کے پاس آیا۔

" اوکے!

اب تم لوگ اپنے اپنے کوارٹروں میں جاؤ "۔ اُس نے کہا۔ اور مسلح افراد احاطے کی دیوار کے ساتھ ساتھ بنی کوٹھریوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ظاہر ہے۔

عمران اب کسی کوٹھری میں نہیں جا سکتا تھا۔ اس طرح اُس کے پہچان لیے جانے کا خطرہ تھا۔ جب سب آدمی اپنی اپنی کوٹھریوں کی طرف بڑھ گئے تو عمران سوچنے لگا کہ اب کیا کرنا چاہیئے۔ عمران برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سامنے دروازہ کھلا ہوا تھا۔ وہ دائیں بائیں دیکھ کر پھرتی سے دروازہ کراس کر گیا۔ یہ ایک راہداری تھی جو آگے جا کر دائیں بائیں دو شاخوں میں بٹ گئی تھی۔ عمران راہداری میں دائیں طرف مُڑ کر ایک دروازے کے سامنے رُک گیا۔ دروازے کی، کی ہول سے اُس نے کمرے کے اندر

ہال کا۔ اندر انچارج دو آدمیوں کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا۔

"فائل یہیں رہے گی" ایک آدمی نے پوچھا۔

"ہاں۔ فی الحال فائل یہیں رہے گی" انچارج نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ دوسری پارٹی نجانے کون تھی۔ اب ہمیں دہرے خطرے کا سامنا کرنا پڑے گا" دوسرے آدمی نے کہا۔

"وہ میری سمجھ میں بھی نہیں آرہی۔ اب ہمیں اس پارٹی سے اور سیکرٹ سروس دونوں سے زبردست خطرہ رہے گا" انچارج بولا۔

"ہمیں انتہائی احتیاط سے ہر قدم اٹھانا پڑے گا" عمران دروازے سے ہٹ کر واپس ہوا اور راہداری سے ہوتا ہوا باہر صحن میں آگیا۔ گیٹ بند تھا لیکن وہ گیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے گیٹ کا اندرونی دروازہ کھولا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ کالونی نئی نئی تعمیر ہو رہی تھی۔ اس لیے یہ علاقہ سنسان سا تھا۔ عمران نے مین روڈ پر آکر ٹیکسی روکی اور پھر دانش منزل کا پتہ بتا کر اطمینان سے ٹیک لگا لی۔ دس منٹ بعد وہ دانش منزل سے کچھ دوری پر اتر گیا اور ٹیکسی فارغ کر کے دانش منزل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

بلیک زیرو نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

"عمران صاحب! فائل کا کیا بنا؟" بلیک زیرو نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بھرتہ" عمران نے ٹانگیں صوفے پر رکھتے ہوئے اطمینان سے جواب دیا۔

"کیا مطلب" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اُس کی آنکھوں میں تشویش کے آثار دکھائی دینے لگے تھے۔

"مطلب یہ کہ جاسوسوں نے فائل اڑا لی" عمران نے اُسی اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"کیا۔۔۔" بلیک زیرو اچھل پڑا "آپ سب کی موجودگی میں بھی؟" بلیک زیرو نے الجھن آمیز لہجے میں کہا۔

"میں کوئی خدا نہیں ہوں، کہ فائل چوری ہی نہ ہو" عمران نے جواب دیا۔

بلیک زیرو نے سر جھکا لیا۔ عمران نے اُسے ساری تفصیل بتا دی۔

"ممبر ابھی تک پہنچے یا نہیں" عمران نے آخر میں پوچھا۔

"سب اپنے فلیٹ میں ہوں گے" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"سب کو کال کر کے دانش منزل طلب کرو۔ میں اُس کوٹھی پر ریڈ کرنا چاہتا ہوں"

"او کے!" بلیک زیرو نے کہا۔ اور پھر جولیا کو مطلوبہ ہدایات دے کر ریسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد سب افراد پہنچ گئے۔ ایکسٹو نے انہیں عمران کی ہدایات پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ اور سب باہر نکل آئے۔ دانش منزل کے احاطے میں دو کاریں کھڑی تھیں۔ ممبران دونوں کاروں میں بیٹھ گئے۔ اسٹین گنیں اور ریوالور کے علاوہ انہوں نے دستی بم بھی ساتھ لے لیے تھے۔

چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیزی سے اُسی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔

جس کے متعلق عمران نے بتایا تھا۔ دس منٹ سے بھی کم وقفے میں وہ اُسی کالونی میں داخل ہو گئے۔ سڑک کے کنارے دونوں کاریں کھڑی کر لی گئیں۔

صدیقی اور خاور! تم دونوں اسی جگہ موجود رہو گے۔" عمران نے ہدایت کی اور پھر باقی ممبران کو اشارہ کرتا ہوا ایک طرف بڑھنے لگا۔ دو تین موڑ مڑنے کے بعد وہ کوٹھی کی پشت پر پہنچ گئے۔ رات لمحہ بہ لمحہ گہری ہوتی جا رہی تھی۔ کوٹھی میں اکّا دُکّا روشنیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ ارد گرد ہر طرف ہو کا عالم طاری تھا۔

عقبی حصے میں ایک کھڑکی موجود تھی۔ جس تک ایک پائپ چلا گیا تھا۔ عمران پائپ کے ذریعے کھڑکی کی طرف سرکنے لگا۔ کھڑکی بند تھی۔ اس میں صرف شیشے لگے ہوئے تھے۔ کھڑکی مکمل تاریک تھی۔ عمران نے کھڑکی پر دباؤ ڈالا۔ حسبِ توقع کھڑکی اندر سے بند تھی۔ عمران نے ریوالور نکال کر اس کا دستہ شیشے پر مارا۔ ایک چھناکے کی آواز کے ساتھ شیشہ کرچی کرچی ہو کر دوسری طرف گرتا چلا گیا۔ عمران چند لمحے آہٹ لینے کی کوشش کرتا رہا۔ اور پھر اُس نے ٹوٹے ہوئے شیشے میں سے ہاتھ اندر ڈال کر چٹخنی کھولی۔ اور پھر کھڑکی کے پٹ دھکیل دیئے۔ کھڑکی کھلتی چلی گئی۔ عمران نے اپنا جسم کھڑکی میں سے گزارا۔ اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ اُس کے پیچھے ہی صفدر، نعمانی، تنویر اور چوہان بھی کمرے میں آگئے۔ کمرہ مکمل طور پر تاریک تھا۔ عمران اندازے سے سامنے کی طرف بڑھا اور ہاتھ بڑھا کر دروازے کی موجودگی کا اطمینان کیا۔ دروازہ موجود تھا۔ اس نے ہینڈل گھمایا اور اپنی طرف کھینچا۔ دروازہ کا پٹ بغیر کسی آواز کے کھلتا

چلا گیا، اور عمران دروازے سے نکل کر راہداری میں آ گیا۔

راہداری میں ہلکی ہلکی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ راہداری کے دونوں سروں پر زیرو پاور کے بلب روشن تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی راہداری میں دائیں طرف مڑے۔ اور پھر عمران کے اشارے پر رک گئے۔ یہی وہ کمرہ تھا جہاں عمران نے انچارج وغیرہ کی گفتگو سنی تھی۔ سب نے اسٹین گنیں لباس میں سے نکال لی تھیں۔

عمران آہستگی سے قدم بڑھاتا ہوا دروازے کے پاس پہنچا کی ہول میں سے ہلکی ہلکی روشنی چھن چھن کر باہر آ رہی تھی۔ اس کا واضح مطلب یہ تھا کہ کمرے میں کوئی نہ کوئی آدمی ضرور موجود ہے۔

"صفدر! تم میرے ساتھ آؤ۔ باقی اسی راہداری میں الرٹ رہیں گے۔" عمران نے ان کے قریب آ کر سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔ اور پھر صفدر کے ہمراہ دوبارہ دروازے کے پاس آیا۔

اُس نے ہینڈل پکڑا اور دروازے کو مخالف سمت میں دھکیلا۔ دروازے میں ہلکی سی حرکت پیدا ہوئی۔ جو اس بات کا ثبوت تھی کہ دروازہ اندر سے کھلا ہوا تھا۔ عمران نے یکدم دروازے پر لات ماری۔ اور دروازہ کھل گیا۔ اور وہ سیدھی سی گن کرتا ہوا اچھل کر کمرے میں داخل ہو گیا۔ سامنے میز کے پیچھے ایک آدمی اطمینان سے رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا۔ دھماکے کی وجہ سے وہ چونک کر اٹھا اور دوسرے ہی لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"خبردار! اگر آواز نکالی تو۔۔۔" عمران نے اسٹین گن لہراتے ہوئے

سرد لہجے میں اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"گگ ۔۔۔ کون ہو تم؟" اس آدمی نے ہکلاتے ہوئے لیکن سخت لہجے میں سا پوچھا۔ رفتہ رفتہ اس کی آنکھوں میں خوف پھیلتا چلا جا رہا تھا۔

"ہم جو بھی ہیں تمہیں اس سے غرض نہیں ہونی چاہیئے۔" عمران نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے قریب جا کر عمران رک گیا۔

"فائل کہاں ہے؟" عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ اور فائل کا سنتے ہی اس آدمی کے چہرے پر رنگ سا لہرا کر گزرتا چلا گیا۔

"گگ ۔۔۔ کیسی فائل؟" وہ ہکلایا۔

"میں کسی فائل کے متعلق نہیں جانتا۔"

"اوکے! جسے گھر کے حالات کا بھی علم نہ ہو، اسے زندہ بھی نہیں رہنا چاہیئے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور پھر اسٹین گن اس کے سینے کی طرف کر کے ٹریگر دبانے لگا۔ اس آدمی کے جسم پر ہلکی سی کپکپی سی طاری ہوتی چلی گئی۔ ہونٹ خشک ہوتے چلے گئے۔

"ا ۔۔۔ اچھا ۔۔۔ اچھا ۔۔۔ بب ۔۔۔ بتاتا ہوں۔" وہ تیزی سے بول اُٹھا۔ موت سامنے دیکھ کر اس کی زبان خود بخود چل پڑی تھی۔

"جلدی کرو۔" عمران نے اسٹین گن کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔ اور اس آدمی نے اپنے پیچھے رکھے سیف کی طرف اشارہ کر دیا۔ عمران نے صفدر کو الرٹ رہنے کا اشارہ کیا۔ اور پھر گھوم کر سیف کی طرف آ گیا۔

"چابی؟" اس نے اس آدمی کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

" دراز . . . دراز میں " وہ آدمی ہکلایا ۔ اور پھر اُس نے تیزی سے دراز کھول کر ایک چابی نکالی اور عمران کی طرف بڑھادی ۔

عمران نے چابی لیکر سیف کھولا ۔ اور اندر سے فائل نکال لی ۔ اُسی لمحے راہداری گولیوں کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھی ۔ اور پھر لمحہ بہ لمحہ فائرنگ میں شدت پیدا ہوتی چلی گئی ۔

عمران نے یکدم اسٹین گن کا دستہ اس آدمی کے سر پر مارا اُس کے منہ سے اذیت بھری کراہ نکلی ۔ اور وہ فرش پر گرتا چلا گیا ۔

عمران اور صفدر تیزی سے باہر آئے تمام ممبر موڑ پر کھڑے بائیں طرف فائرنگ کر رہے تھے ۔ اچانک فائرنگ رک گئی ۔

" آجایئے عمران صاحب " نعمانی کی آواز سنائی دی ۔ اور اُسی لمحے راہداری یکدم تاریک ہو گئی ۔ ہر طرف بھیانک اندھیرا پھیلتا چلا گیا ۔ دوسرے ہی لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا ۔ جیسے فائل اُس کے ہاتھوں سے نکلتی جا رہی ہو ۔ اُس نے گرفت مضبوط کرنے کی کوشش کی ۔ لیکن اس دوران فائل اس کے ہاتھوں سے نکل چکی تھی ۔ عمران نے تیز لہجے میں چیخ کر کہا ۔

" راہداری گھیر لو ۔ یہاں کوئی موجود ہے " لیکن تھوڑی ہی دیر بعد انہیں معلوم ہو گیا کہ راہداری میں کوئی بھی غیر متعلق آدمی موجود نہیں ہے ۔ اور دائیں طرف کھلا ہوا دروازہ انہیں منہ چڑا رہا تھا ۔ وہ تیزی سے دروازے میں سے اندر داخل ہوئے کمرہ بالکل خالی تھا ۔ فائل پُراسرار طور پر غائب ہو چکی تھی ۔

# ۱۶

ہارڈسٹون ہوٹل کے اُسی کمرے میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔ اُس کے چہرے کے کھنچاؤ سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر بہت پریشان ہے۔ اور اس کی پریشانی بالکل بجا تھی۔ فائل اُن کے ہاتھوں میں سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل کر کہیں غائب ہو چکی تھی۔

پینتھر بھی ایک طرف بیٹھا اپنے باس کی پریشانی محسوس کر رہا تھا۔

"آخر اب کریں کیا؟" ہارڈسٹون نے سوچ میں غرق لہجے میں بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔

"باس! میری سمجھ میں تو خود کچھ نہیں آ رہا۔" پینتھر نے جواب دیا۔

"کاش وہ فائل مجھے مل جائے تو میرا مشن، اصل مشن شروع ہو سکتا ہے۔" ہارڈسٹون نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"اصل مشن؟" پینتھر نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا۔

"ہاں! اصل مشن، میں فائل ٹریپ استعمال کرنا چاہتا ہوں۔"

"فائل ٹریپ۔۔۔؟" پینتھر نے ایک مرتبہ پھر حیرانی سے کہا۔
"چھوڑو۔ بعد میں بتاؤں گا۔ تم مجھے اس کوٹھی کا پتہ بتاؤ جو حسن آباد میں ہے۔
اور جہاں تم ہینڈرز کے باس سے ملے تھے" ہارڈسٹون نے پوچھا۔
اس کی آنکھوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ اُس نے کوئی پلان سوچ رکھا ہے۔

پینتھر نے اُسے مکمل پتہ بتا دیا۔
"او کے! میں وہاں جا رہا ہوں" ہارڈسٹون نے کہا۔ اور پھر اس
نے الماری میں سے اپنا سیاہ ریوالور نکال کر جیکٹ کی جیب میں رکھا۔
اور کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا۔
چند لمحوں بعد اُس کی کار انتہائی تیزی سے حسن آباد کی طرف دوڑی
چلی جا رہی تھی۔ رات دھیرے دھیرے اپنے پروں کو پھیلا کر دن کو سمیٹتی
چلی جا رہی تھی۔
ہارڈسٹون کا ذہن بدستور کچھ سوچنے میں مصروف تھا۔ اُس کے
ذہن میں یہ بات اچانک ہی آئی تھی کہ اگر ہینڈرز کے افراد فائل لے گئے
ہیں تو وہ یقیناً باس والی کوٹھی پہنچے ہوں گے۔ کیونکہ باس ہی مرکز ہوتا ہے۔
اس لیے اُس نے سوچا تھا کہ فائل کے لیے فوری طور پر باس کی کوٹھی میں
جانا چاہیئے۔ وہیں سے فائل اُس کے قبضے میں آسکتی ہے۔ تھوڑی دیر بعد
اس کی کار حسن آباد میں داخل ہو گئی۔ اُس نے ایک اندھیرے گوشے میں کار کھڑی کی
اور پیدل ہی کوٹھی کی طرف بڑھنے لگا۔
کوٹھی کے عقب میں اس نے دیوار کا جائزہ لیا۔ دیوار یہاں پر کچھ زیادہ

اونچی نہیں تھی ۔ اُس نے اُچھل کر دیوار پکڑ لی اور جھٹکے سے اوپر چڑھ گیا ۔ پھر دوسرے ہی لمحے اُس کا جسم بغیر آواز پیدا کئے گھاس پر گرا ۔ وہ فوراً اٹھا اور اندھیرے کی آڑ میں برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ برآمدے کا دروازہ کھول کر وہ راہداری میں داخل ہو گیا ۔

وہ راہداری میں بائیں طرف مڑا ۔ اُسی لمحے سامنے سے دو آدمیوں کے قدموں کی چاپیں اس طرف بڑھتی سنائی دیں ۔ ہارڈسٹون نے پھرتی سے دائیں طرف دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا ۔ دروازہ بند کر کے اُس نے ہول میں سے راہداری میں دیکھا ۔ دونوں آدمی عین دروازے کے سامنے کھڑے باتوں میں مصروف تھے ۔

ہارڈسٹون کا دل رفتہ رفتہ دھڑکنے لگا ۔ اور پھر اچانک وہی ہوا جس کا ڈر تھا ۔ وہ دونوں آدمی دروازے کی طرف بڑھے ۔ ہارڈسٹون پھرتی سے دروازے کے ایک طرف کھڑا ہو گیا ۔ دروازہ کھلا اور دونوں آدمی اندر داخل ہوئے ۔ اُسی لمحے ہارڈسٹون نے ایک کی پشت پر بھرپور انداز میں لات جمائی ۔ وہ آدمی ڈکراتا ہوا سامنے کی دیوار سے جا ٹکرایا ۔ دوسرا تیزی سے مڑا ۔ اور ساتھ ہی اُس نے ہاتھ گھمایا ۔

ہارڈسٹون نے تیزی سے پیچھے ہو کر یہ وار خالی دیا ۔ اور پھر ایک بھرپور مکہ اُس کے پیٹ میں دے مارا ۔ وہ جھکا اُسی لمحے ہارڈسٹون نے پھلانگ کر پیچھے ہٹ کر اُس کے پیٹ میں لات رسید کی ۔ وہ آدمی بکرے کی [illegible]

ہارڈسٹون نے ریوالور کا دستہ اس کے سر پر رسید کیا۔ اور وہ آدمی لہراتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ دوسرا آدمی دیوار سے ٹکرانے کی وجہ سے ہوش و حواس کھو چکا تھا۔

ہارڈسٹون دروازے کی طرف بڑھا اس نے دروازہ کھولا۔ اور باہر جھانکا پھر فوراً ہی وہ چونک اٹھا۔ بائیں طرف اسے سیکرٹ سروس کے افراد کھڑے نظر آئے تھے۔ انہیں وہ بخوبی پہچان سکتا تھا۔ دوسرے ہی لمحے اس نے دروازہ بند کیا۔ اور کمرے میں موجود ایک اور دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ دروازہ اسی طرف کھلتا تھا جدھر سیکرٹ سروس کے افراد موجود تھے۔ وہ دروازہ کھول کر ایک اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ وہ کمرے کے اس دروازے کے سامنے رک گیا۔ جو راہداری کی طرف تھا۔ اس نے کی ہول سے باہر جھانکا سیکرٹ سروس والے قدرے دائیں طرف کھڑے نظر آ رہے تھے۔

اچانک فائرنگ کی آوازوں سے راہداری گونجتی چلی گئی۔ پھر تھوڑی ہی دیر بعد فائرنگ رک گئی۔

"آ جائیے عمران صاحب!" راہداری میں سے ایک آواز ابھری۔ صاف اندازہ ہو رہا تھا۔ کہ فائل سیکرٹ سروس نے حاصل کر لی ہے۔ خوش قسمتی سے اسے سامنے عمران بھی دکھائی دے گیا۔ جس نے فائل پکڑ رکھی تھی۔ اسی لمحے راہداری میں تاریکی چھاتی چلی گئی۔

ہارڈسٹون کے لیے یہ ایک سنہری موقع تھا۔ وہ دروازہ کھول کر بے آواز قدموں سے عمران کے پاس پہنچا۔ اور پھر اس نے فائل پر ہاتھ ڈال کر جھٹکے

سے کھینچ لیا۔

دوسرے ہی لمحے فائل اُس کے ہاتھ میں تھی۔ وہ تیزی سے مڑا اور کمرے میں داخل ہو کر تیزی سے ساتھ والے کمرے میں آیا۔ اور پھر راہداری سے ہوتا ہوا صحن میں آگیا۔

چند لمحوں بعد وہ دیوار پر چڑھ رہا تھا۔ دیوار پر پہنچتے ہی اس نے دوسری طرف چھلانگ لگائی۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اُس نے پھرتی سے دروازہ کھولا۔ اور پھر کار اسٹارٹ کر کے موڑی چند لمحوں بعد کار انتہائی تیزی سے دوڑی چلی جا رہی تھی۔ فائل اس کی قمیض کے اندر تھی۔ چند لمحوں بعد وہ اپنے کمرے میں پہنچ گیا۔

"باس! فائل کا کیا بنا؟" اُسے دیکھتے ہی پینتھر نے پوچھا۔ اُس کے لہجے میں تجسس کی جھلک نمایاں تھی۔

"لے آیا ہوں" ہارڈ سٹون نے سرسری لہجے میں کہتے ہوئے فائل نکال لی۔

"باس! اب تم بتا دو کہ اس فائل سے تم کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہو" پینتھر نے اُلجھے ہوئے لہجے میں دریافت کیا۔

"میں اس فائل کو ٹریپ کے طور پر استعمال کرنا چاہتا ہوں" ہارڈ سٹون کا جواب سن کر پینتھر چونک کر رہ گیا۔

"فائل ٹریپ!" اُس نے حیرت سے کہا۔

"لیکن کیوں اور کس کے خلاف"

"سیکرٹ سروس کے خلاف" ہارڈ سٹون نے بتایا اور پینتھر اس مرتبہ اچھل

کر رہ گیا۔ اُس کی آنکھیں حیرانی سے پھیل گئیں۔

"لیکن باس! اس طرح تو سیکرٹ سروس ہمیں کور کرے گی۔"

"اس کی تم فکر نہ کرو۔ میں سیکرٹ سروس اور ہینڈرز سنڈیکیٹ کے ساتھ بلی چوہے کا کھیل کھیلوں گا۔ وہ دونوں آپس میں ٹکرائیں گے ایکسپوز ہو کھلا جائے گا۔ اور پھر ہنگاموں پر ہنگامے ہوتے چلے جائیں گے اور یہی میں چاہتا ہوں۔"

"اور اس کے لیے آپ فائل ٹریپ کیسے استعمال کریں گے؟"

"میں اس فائل کی ڈمی تیار کر کے یہ ڈمی سیکرٹ سروس اور ہینڈرز کے درمیان اس طرح لاؤں گا کہ وہ اس کے حصول کے لیے آپس میں ٹکرائیں گے۔ دونوں کا بھاری نقصان ہو گا۔ اور اس دوران ہم اپنا اصل مقصد حاصل کر لیں گے۔" ہارڈسٹون نے جواب دیا۔

"یوں محسوس ہوتا ہے کہ سیکرٹ سروس نے اس سے قبل آپ کا کوئی مشن ناکام بنا دیا تھا؟" پینتھر نے کہا۔

"مشن" ہارڈسٹون نے طنزیہ انداز میں کہا

"یہی سمجھ لو، اور اب میں اُسی کا بدلہ اتارنا چاہتا ہوں۔"

"اب کیا ارادہ ہے؟" پینتھر نے پوچھا۔

"فائل کی ڈمی کیسے تیار کریں۔ کوئی آدمی ہے ایسا تمہاری نظر میں؟" ہارڈسٹون نے پوچھا۔

"یہ میں خود کروں گا، آپ فکر نہ کریں" پینتھر نے جواب دیا۔

"اوکے! دو دنوں کے اندر یہ کام ہو جانا چاہیئے" ہارڈ سٹون نے کہا۔

"اوکے باس! جانی کا کیا بنا؟" پینتھر نے پوچھا۔

"اس نے ہاں کر دی ہے۔ وہ میرے منصوبے کا اہم حصہ ہے"
ہارڈ سٹون نے جواب دیا۔ اور پینتھر سر ہلانے لگا۔

---

کیپٹن شکیل نے موٹر سائیکل ایک ہوٹل کے سامنے روکی، اس کے ساتھ صدیقی موجود تھا۔ ایکسٹو نے انہیں دارالحکومت چیک کرنے کا حکم دیا تھا۔ دونوں ہال میں داخل ہو گئے۔ ہال کافی بھرا ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی چند ایک میزیں خالی رہ گئیں تھیں۔

وہ کونے کی ایک میز کی طرف بڑھے اور پھر آمنے سامنے بیٹھ کر بیرے کو کولڈ ڈرنک لانے کا حکم دیا۔ کیپٹن شکیل حسب عادت طائرانہ نظروں سے ہال میں بیٹھے لوگوں کا جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔ اور تب اُس کی نگاہ دائیں طرف بیٹھے دو آدمیوں پر پڑی۔ ان میں سے ایک کی جیب قدرے ابھری ہوئی تھی۔ جو اس بات کی غمازی کر رہی تھی کہ جیب میں یقیناً ریوالور موجود ہے۔

کیپٹن شکیل نے اشارے سے صدیقی کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ دونوں بغور ان آدمیوں کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسی دوران بیرا مطلوبہ ڈرنک سرو کر گیا۔

"سنو بہرے ..." شکیل نے بہرے کو آواز دی۔ بہرا تیزی سے ان کے قریب آگیا۔

"بتا سکتے ہو! یہ دونوں آدمی کون ہیں؟" کیپٹن شکیل نے پانچ کا نوٹ اُس کی طرف بڑھاتے ہوئے آدمیوں کی طرف اشارہ کیا۔ بہرے نے گردن گھما کر دونوں آدمیوں کی طرف دیکھا اور پھر جواب دیا۔

"ان میں سے ایک تو جیکسن ہے اور دوسرا اُس کا ساتھی، دونوں اسی ہوٹل میں قیام پذیر ہیں۔"

"اوکے! اب اس بات کو بھول جاؤ۔" کیپٹن شکیل نے کہا۔ اور بہرا سر ہلا کر تیزی سے واپس چلا گیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"یہ دونوں مشکوک لگ رہے ہیں۔" کیپٹن شکیل نے آہستگی سے کہا۔ دونوں اس وقت میک اپ میں تھے۔ اور ایسا ایکس ٹو کے ایما پر ہر ممبر نے کیا تھا۔

"واقعی! یوں کھلے عام ریوالور لیے پھرنا عام آدمی کے لیے ناممکن ہے۔" صدیقی نے بھی ہولے سے جواب دیا۔ اور پھر اچانک وہ چپ ہو کر دونوں آدمیوں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ جواب نہایت رازداری سے گفتگو کا آغاز کر رہے تھے۔ بیشک دونوں آہستہ لہجے میں بات چیت کر رہے تھے۔ لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران کو حسِ سماعت کی مخصوص تربیت دی گئی تھی۔ چنانچہ بات چیت سن لینا کچھ بات نہیں تھی۔

"فائل تم نے کہاں رکھی ہوئی ہے۔" جیکسن نامی آدمی آہستگی سے اپنے

ساتھی سے کہہ رہا تھا۔

" لاکر میں محفوظ ہے باس! اس کی فکر مت کرو۔" ساتھی نے جواب دیا۔

" تمہارا کام کب مکمل ہو جائے گا؟" جیکسن نے پوچھا۔

" آج! بس فائنل ٹچ رہ گیا ہے۔" ساتھی نے جواب دیا۔ اور جیکسن سر ہلانے لگا۔ ادھر فائل کا ذکر سن کر کیپٹن شکیل کے اعصاب تن گئے تھے۔

" ہینڈرز سنڈیکیٹ کے بارے میں کوئی تازہ خبر؟" جیکسن نے چند لمحوں کے توقف کے بعد پوچھا۔

" وہ لوگ شکاری کتوں کی طرح فائل کی بو سونگھتے پھر رہے ہیں۔ آج رات اٹیمک لیبارٹری کے ڈائریکٹر پر ہاتھ ڈالنے والے ہیں۔ خاصے ہنگامے کی توقع ہے۔" ساتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے ہمارا منصوبہ خود بخود عمل پذیر ہو گیا ہے۔" جیکسن نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر ڈائریکٹر سے فائل کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا تو وہ لوگ اٹیمک لیبارٹری پر براہ راست حملے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"

" اوہ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔" جیکسن نے پہلو بدلتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسری ہی دوبارہ کہا۔

" بہرحال! اٹیمک لیبارٹری کی تباہی کو میں تو روک نہیں سکتا۔ ویسے ہنگامہ ہوگا۔"

" یقینی بات ہے۔" ساتھی بولا۔ اور پھر وہ دونوں اٹھ کر سیڑھیوں کی

طرف بڑھے۔ کیپٹن شکیل نے صدیقی کو اشارہ کیا۔ اور پھر دونوں ان کے پیچھے لپکے۔ دونوں آدمی سیڑھیاں طے کر کے ایک راہداری میں داخل ہو گئے۔ ایک موڑ مڑنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔

جیکی نامی آدمی نے چابی نکال کر دروازہ کھولا۔ اور پھر وہ دونوں دروازہ دھکیلتے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے چلے گئے۔ دروازہ اندر سے بند ہو گیا۔

"کمرہ نمبر ۲۰۳" کیپٹن شکیل دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے بڑبڑایا اور پھر صدیقی کو واپس چلنے کے لیے کہا۔ دونوں کاؤنٹر پر بل ادا کر کے ہوٹل سے نکل آئے اور موٹر سائیکل کی طرف بڑھے۔

"سب سے پہلے ایکسٹو سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔ اٹیمک لیبارٹری پر متوقع حملے سے آگاہ کرنا ضروری ہو گیا ہے" کیپٹن شکیل نے موٹر سائیکل اسٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ ان کے پاس واچ ٹرانسمیٹر موجود تھے۔ لیکن شکیل فون کے ذریعے بات کرنا چاہتا تھا۔ ایک فون بوتھ کے سامنے پہنچ کر اس نے موٹر سائیکل روکی۔ اور صدیقی کو وہیں ٹھہرنے کا اشارہ کرتا ہوا فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ مطلوبہ سکے خانے میں ڈال کر اس نے مخصوص نمبر گھمایا۔

"اٹ از کیپٹن شکیل" اس نے ماؤتھ پیس میں کہا۔

"ہیلو! جولیا۔ کیا بات ہے شکیل" دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"فائل کے متعلق ایک کلیو ملا ہے" شکیل نے بتایا اور پھر مشکوک

آدمیوں کی گفتگو کے متعلق بتاتا چلا گیا۔

"اوکے! تم نے فائل حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی؟" جولیا نے پوچھا

"مس جولیا! وہ لوگ اتنے احمق نہیں ہو سکتے کہ ہوٹلوں میں فائلیں رکھتے پھریں۔ اسی لیے میں نے کوئی ایکشن نہیں لیا۔"

"تو پھر ان پر ہاتھ ہی ڈال دیا ہوتا۔" جولیا نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ اس سلسلے میں فکر نہ کریں۔ میں نے ان کے متعلق تمام معلومات حاصل کر لی ہیں۔ ان آدمیوں پر ہاتھ ڈالنے سے اٹیمک لیبارٹری کی حفاظت زیادہ ضروری تھی۔" کیپٹن شکیل سپاٹ لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"رائٹ! میں ایکسٹو کو کال کرتی ہوں۔" جولیا نے کہا۔

"خدا حافظ۔" کیپٹن شکیل نے کہا اور ریسیور ہک پر لٹکاتا ہوا واپس آ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ تیزی سے اٹیمک لیبارٹری کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ دن دھیرے دھیرے ڈھلتا چلا گیا تھا۔ اور رات کی سیاہی پھیلنے لگی تھی۔

تھوڑی دیر بعد دونوں اٹیمک لیبارٹری کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ ... سناٹا تھا۔ مسلح محافظ مستعدی سے پہرہ دینے میں مصروف تھے۔ ... شکیل نے سیکرٹ سروس سے متعلق کارڈ نکال کر گشتی دستے کو دکھا دیا تھا۔

... اسی وقت ٹرانسمیٹر پر سگنل موصول ہوا۔ کیپٹن نے چونک کر [illegible]

کھینچا ۔ اور پھر بولا ۔

" یس ! کیپٹن شکیل سپیکنگ اوور "

" ایکس ٹو " ! دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص بھرائی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" تم لوگ کہاں ہو اوور "

" ہم دونوں لیبارٹری پہنچ گئے ہیں سر اوور " کیپٹن شکیل نے مؤدب لہجے میں کہا ۔

" عمران کی قیادت میں ممبران تمہارے پاس پہنچنے والے ہوں گے ، کوئی گڑبڑ تو محسوس نہیں ہوئی ۔ اوور " ایکسٹو نے پوچھا ۔

" نو سر ! اوور "

" اوکے ! اوور اینڈ آل " ایکسٹو کی آواز آئی اور کیپٹن شکیل نے واچ ٹرانسمیٹر کو آف کر دیا ۔

چند لمحوں بعد دو کاریں بھی ممبران کو لیے پہنچ گئیں ۔ سب کے سب اسلحے سے لیس تھے ۔

" ہیلو ! کوئی خاص بات " ! عمران نے پوچھا ۔ اور کیپٹن شکیل نے سر نفی میں ہلا دیا ۔ عین اسی لمحے ہیلی کاپٹر کی گونج سنائی دی ۔ سب لوگوں نے چونک کر آواز کی سمت دیکھا ۔ دور سے ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے اس طرف بڑھا چلا آ رہا تھا ۔ اچانک ایک اور سمت سے بھی ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی ۔ اور پھر ایک دوسرے ہیلی کاپٹر کی جھلک بھی دکھائی دے گئی ۔

عمران کو خطرے کا احساس ہونے لگا تھا ۔ اس نے چیخ کر ممبران کو مختلف

سمتوں میں پھیل جانے کے لیے کہا۔

اس وقت سب لیبارٹری کی چار دیواری کے اندر تھے۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے قریب آتے چلے جا رہے تھے۔ مسلح محافظوں میں بھی افراتفری سی پھیل گئی تھی۔ سب لوگ اِدھر سے اُدھر دوڑتے پھر رہے تھے۔ اور پھر اچانک فضا فائرنگ کی بھیانک آوازوں سے گونجتی چلی گئی تھی۔ دوسرے ہی لمحے دھماکوں سے زمین دہل گئی۔ دو کی بجائے پانچ چھ ہیلی کاپٹروں نے اٹیمک لیبارٹری پر حملہ کر دیا تھا۔

بار بار دھماکے ہو رہے تھے۔ اور اٹیمک لیبارٹری کی عمارت ملبے کا ڈھیر بنتی جا رہی تھی۔ اچانک فضا میں بیک وقت دو خوفناک دھماکے ہوئے۔ اور پھر سیاہ آسمان پر دو ہیلی کاپٹروں کے پرخچے دور تک بکھرتے چلے گئے۔

اچانک عمران کی نظر عمارت کے کونے پر پڑی۔ اور وہ بُری طرح چونک اُٹھا۔ دوسرے ہی لمحے انتہائی تیز رفتاری سے اُس سمت دوڑتا چلا گیا۔ اس طرف ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ عمران جانتا تھا کہ حملہ کرنے والوں میں یہ ہیلی کاپٹر بھی شامل ہے۔ فاصلہ کافی زیادہ تھا۔ ابھی ہیلی کاپٹر سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔ کہ اچانک دو آدمی تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔

دوسرے ہی لمحے ہیلی کاپٹر کے پنکھے گھومے اور ہیلی کاپٹر تیزی سے اوپر اُٹھا۔

اُسی لمحے عمران ہیلی کاپٹر کے نیچے پہنچا۔ دوسرے ہی لمحے اُس نے چھلانگ لگائی اور اس کے ہاتھوں نے ہیلی کاپٹر کے پائیدان پکڑ لیے

اور عمران فضا میں لٹکتا ہوا ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ اِدھر دھماکے بدستور ہوتے جا رہے تھے۔

عمران نے ہیلی کاپٹر کا پائیدان مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔ رات کے اندھیرے میں ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے ایک طرف بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ کتنا وقت گذر گیا عمران کو وقت کے بارے میں کچھ اندازہ نہیں تھا۔

بالآخر ہیلی کاپٹر ایک بلند و بالا عمارت کی چھت پر اُتر گیا۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر چھت پر اُترنے کے لیے نیچے ہوا۔ اسی لمحے عمران نے پائیدان چھوڑ دیا۔ اُس کے پاؤں ہلکے سے دھماکے کے ساتھ زمین پر لگے۔ اور پھر تیزی سے ایک اندھیرے گوشے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ہیلی کاپٹر چھت پر لینڈ کر چکا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں سے تین افراد اُترے۔ فوراً ایک اور آدمی بھی ہیلی کاپٹر سے برآمد ہوا۔ اور اس بار عمران نے اُس آدمی کی وضع قطع دیکھ کر محسوس کر لیا تھا کہ یہ اٹیمک لیبارٹری کے ڈائریکٹر ہیں۔ باقی دو میں سے دو کے ہاتھوں میں ریوالور کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

تینوں آدمی چھت پر بنے ایک چھوٹے سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ ایک نے قریب پہنچ کر دروازہ کھولا۔ اور عمران نے چاروں آدمیوں کو دروازے میں غائب ہوتے دیکھا۔

عمران پھرتی سے اُسی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ قریب پہنچ کر عمران نے احتیاط سے اندر جھانکا۔ کمرے میں ہلکی پاور کا بلب روشن تھا۔ اس روشنی میں کوئی بھی آدمی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ البتہ سامنے ایک

اور دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ اور دائیں طرف سیڑھیاں نیچے چلی گئی تھیں۔ عمران تیزی سے دروازہ کے قریب آیا اور تب اُسے معلوم ہوا کہ یہ دراصل لفٹ کا دروازہ تھا۔

وہ پھرتی سے سیڑھیاں اُترنے لگا۔ سیڑھیاں گھومتی ہوئی نیچے ہی نیچے چلی جا رہی تھیں۔ عمران کو اچانک وہی آدمی دکھائی دے گئے۔ وہ چاروں سیڑھیاں اترتے چلے جا رہے تھے۔ عمران احتیاط سے ان کے پیچھے چلتا رہا۔ کافی دیر بعد وہ دائیں طرف بنی ایک راہداری میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دُور جا کر وہ ایک دروازے کے سامنے رُک گئے۔ اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہو گئے۔

عمران نے جب محسوس کیا کہ دروازہ بند کیا گیا ہے۔ تو خود بھی راہداری میں داخل ہو گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر وہ رکا اور ہول سے اندر جھانکا چاروں اس وقت دروازے کی طرف پشت کئے کھڑے تھے۔ اور ان سے بائیں طرف اٹیمک لیبارٹری کے ڈائریکٹر ایک کرسی پر بیٹھے پڑے تھے۔

"بتاؤ فائل کہاں ہے؟" ایک آدمی سرد لہجے میں پوچھ رہا تھا اور عمران کو اس کی بیوقوفی پر حیرت ہو رہی تھی۔ فائل تو نامعلوم لوگ لے گئے تھے۔ ظاہر ہے فائل اٹیمک لیبارٹری والوں کے پاس کب رہی تھی۔

"چھوڑو! اسے کچھ معلوم نہیں" ایک دوسرے آدمی نے کہا۔
"ہم صرف اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں"
"تو پھر اب کیا کیا جائے" پہلے نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"اسے فی الحال یہیں چھوڑدو۔ باقی بعد میں دیکھا جائے گا" دوسرے نے کہا۔

عمران یہ سنتے ہی سیدھا ہوا اور ساتھ والے خالی کمرے میں گھستا چلا گیا۔ دروازے کی جھری میں سے اُس نے راہداری میں دیکھا تینوں آدمی اُس کے سامنے سے گزرتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

تب عمران پھرتی سے باہر نکلا اور اُسی کمرے کے سامنے رُک گیا دروازے کو باہر سے کنڈی لگائی گئی تھی۔ اُس نے کنڈی کھولی اور دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔ ڈائریکٹر اُسے دیکھ کر بُری طرح چونک اٹھا

"آواز مت نکالیے گا" عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور پھر پھرتی سے اُس کی رسیاں کھول دیں۔

"ہمیں ہر ممکن تیزی سے نکل جانا چاہیئے" عمران نے کہا۔ اور پھر وہ دونوں راہداری میں سے ایک طرف بڑھنے لگے۔ جلدی ہی انہیں سیڑھیاں دکھائی دے گئیں۔ عمران نے نیچے جانا مناسب سمجھا۔ چنانچہ وہ دونوں سیڑھیاں اترتے چلے گئے۔ اور دروازہ کھول کر باہر نکل آئے۔ یہ سنسان سا علاقہ تھا۔ عمران نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔ عمارت تقریباً دس منزلہ محسوس ہو رہی تھی اسی لیے سیڑھیاں اترنے میں کافی وقت لگا تھا اور ڈائریکٹر تھک چکا تھا۔ اور دو حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تیزی سے ایک طرف بڑھنے لگے۔

کیپٹن شکیل اور صدیقی اٹیمک لیبارٹری پر حملے کے بعد واپس اسی ہوٹل میں آ گئے تھے جسکا نام "کمبائینڈ" تھا۔ دونوں کو بیٹھے ہوئے ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ جیکسن نامی آدمی ان کے سامنے سے ہو کر خارجی دروازہ کراس کر گیا۔ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اس کا ساتھی کمرے میں اکیلا ہی ہوگا۔ کیا خیال ہے" شکیل نے صدیقی کی طرف دیکھا، اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دونوں اٹھے اور پھر فرسٹ فلور کو جانیوالی سیڑھیوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ سیڑھیاں طے کر کے وہ راہداری میں داخل ہوئے اور مطلوبہ کمرے کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔

شکیل نے آہستگی سے دروازہ دھکیلا۔ حسب توقع دروازہ اندر سے بند تھا۔ تب اس نے دروازے پر سرسری انداز میں دستک دی۔

"کون" اندر سے آواز آئی۔

"ویٹر سر! آپ کے لیے ایک پیغام ہے" تنکیل نے آواز بدل کر کہا اور پھرتی سے مثلی ہو کر سٹر سے ریوالور نکال کر دروازے کی طرف کر لیا۔

اندر سے قدموں کی چاپ دروازے کی طرف بڑھتی سنائی دی۔

چند لمحوں بعد دروازہ آہستگی سے کھلا اور اسی لمحے کیپٹن تنکیل نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اچھل کر نمودار ہونے والے کے پیٹ میں ٹھوکر رسید کی۔ وہ آدمی ڈکراتا ہوا پیچھے کی طرف لڑکھڑاتا چلا گیا۔

کیپٹن تنکیل نے صدیقی کو اشارہ کیا کہ دروازہ بند کر دے اور پھر آدمی کی طرف مڑا۔

"کیا نام ہے تمہارا؟" تنکیل نے ریوالور لہراتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا۔

"تم لوگ کون ہو! اور اس طرح اندر داخل ہونے کی جرأت کیسے ہوئی"

اس آدمی نے خوفزدہ ہوئے بغیر کہا۔

"بکواس بند کرو۔ فائل کہاں ہے؟" کیپٹن شکیل نے غراتے ہوئے کہا اور وہ آدمی فائل کا سن کر بری طرح چونک اٹھا۔

"ک... کیسی فائل؟" وہ ہکلایا۔

"انجان بننے کی ضرورت نہیں۔ صحیح صحیح بتاؤ" کیپٹن تنکیل اس کے قریب ہو گیا اور اسی لمحے اس آدمی کی لات تنکیل کے ریوالور والے ہاتھ پر پڑی۔ ریوالور اچھل کر ایک کونے میں جا پڑا۔ اور اس سے پہلے کہ کیپٹن تنکیل یا صدیقی میں سے کوئی جوابی کاروائی کرتا۔ اس آدمی کی دوسری ٹھوکر کیپٹن تنکیل کے پیٹ پر پڑی۔

کیپٹن شکیل درد کی شدت سے دہرا ہوتا چلا گیا۔

صدیقی نے فوراً ہی اُس آدمی پر چھلانگ لگائی۔ لیکن وہ کمال پھرتی سے پیچھے بیٹھ گیا اور صدیقی دھڑام سے فرش پر گرا۔ فوراً ہی اُس آدمی نے جیب میں سے چھوٹا سا سفید رنگ کا گولہ نکالا اور دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اسے کیپٹن صدیقی کے درمیان پھینک دیا۔ ہلکا سا دھماکہ ہوا۔ اُسی وقت وہ کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور دروازہ باہر سے بند کر کے انتہائی تیزی سے سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔ ہوٹل سے باہر آکر اُس نے ایک ٹیکسی روکی اور فائیو سٹار کا پتہ بتا کر اطمینان سے ٹیک لگا لی۔ چند منٹ بعد ٹیکسی فائیو سٹار کے سامنے رکی۔ اور وہ کرایہ ادا کر کے ہوٹل میں داخل ہو گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک کمرے میں بیٹھا ٹرانسمیٹر پر کسی کی فریکوئنسی سیٹ کر رہا تھا۔ رابطہ جلدی ہی قائم ہو گیا۔

"پینتھر سپیکنگ اوور" اس نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس! ہارڈسٹون سپیکنگ اوور" دوسری طرف سے سپاٹ آواز سنائی دی۔

"باس! میں اس وقت فائیو سٹار میں ہوں۔ سیکرٹ سروس والوں نے مجھے چیک کر لیا تھا۔ اوور" اُس نے بتایا۔ اور پھر ساری روئیداد سنا دی۔

"اوکے! فی الحال تم یہیں ...

آواز سنائی دی۔

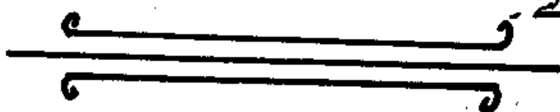
"او کے باس! میں انتظار کر رہا ہوں۔ اور ہاں! فائل لیتے آنا اوور۔"

سپنیتھر نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ہارڈ سٹون نے کہا اور سپنیتھر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے دراز سے میں رکھ دیا۔ فائل کی ڈمی اُس نے تیار کر لی تھی۔ اور اب اُسے ہارڈسٹون کا انتظار تھا۔ کہ وہ فائل کس طرح ٹریپ کے طور پر استعمال کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ہینڈرز سنڈیکیٹ کی طرف سے فی الحال کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی تھی۔

اچانک دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی وہ چونکا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اُسے ہارڈسٹون کے اسقدر جلدی آنے کی توقع نہیں تھی۔

بہر حال! اُس نے دروازہ کھولا۔ اور اسی لمحے وہ حیرت کے مارے اُچھل پڑا۔ سامنے ایک بالکل اجنبی شخص کھڑا تھا۔ اُس نے پھرتی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالنا چاہا۔ دوسرے ہی لمحے اُس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ اور وہ دھڑام سے فرش پر گرا۔ حواس اُس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے



عمران دانش منزل پہنچا۔ تو بلیک زیرو کیپٹن شکیل کی کال سن رہا تھا۔

"کسی کی کال تھی؟" عمران نے رابطہ منقطع کرنے پر بلیک زیرو سے پوچھا۔

"کیپٹن شکیل کی۔ انہوں نے دو مشکوک آدمیوں کو چیک کیا ہے، جو کمپا ئنڈ میں قیام پذیر ہیں۔ کمرہ نمبر ۲۰ میں وہ کسی قاتل کا ذکر کر رہے تھے۔ اس وقت وہ ہوٹل کے ہال میں، نگرانی کر رہے تھے۔" بلیک زیرو بتاتا چلا گیا۔

"گڈ! یہ بتاؤ۔ اٹیمک لیبارٹری کا کیا بنا؟"

"اصل میں لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے۔ اوپر کا منزل صرف دکھاوے کے لیے ہے۔ کچھ زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ ڈائریکٹر جنرل کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اور حملہ آور ہیلی کاپٹروں سمیت مارے جا چکے ہیں" بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"ڈائریکٹر جنرل تو واپس پہنچ آیا ہوں۔ اب مسئلہ قاتل کا ہے۔ اب تک کوئی بنیادی کلیو ہاتھ نہیں آیا۔"

"میرا خیال ہے کیا تیں ڈمجھے خود جانا چاہیئے" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

عمران دانش منزل سے نکل کر ہوٹل کمبائینڈ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اس وقت وہ موٹر سائیکل پر تھا۔ جو حال ہی میں اس کے تصرف میں آئی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد وہ کمبائینڈ ہوٹل پہنچ گیا۔ موٹر سائیکل پارکنگ میں کھڑی کر کے وہ ہال میں داخل ہو گیا۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ لیکن کیپٹن شکیل اور صدیقی میں سے کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔ تب وہ سامنے موجود فرسٹ فلور کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں طے کر کے وہ راہداری میں داخل ہو گیا۔ اسی راہداری میں کمرہ نمبر ۲۰ واقع تھا۔ قبل اس کے کہ وہ مزید آگے بڑھتا۔ فوراً ہی بیس نمبر کمرے کا دروازہ کھلا۔ اور ایک آدمی تیزی سے باہر نکل کر دروازے کو باہر سے کنڈی لگانے لگا۔ اور پھر وہ تیزی سے اس کے قریب سے گزرتا ہوا نکلتا چلا گیا۔

عمران تیزی سے دروازے کے قریب پہنچا۔ اور پھر اس نے دروازہ کھول کر کیپٹن شکیل وغیرہ کی جھلک دیکھ لی۔ اس نے فوری طور پر کچھ سوچا اور پھر دروازہ کھلا چھوڑ کر واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں اتر کر جیسے ہی وہ ہوٹل سے باہر آیا۔ اسے وہی آدمی ایک ٹیکسی میں بیٹھتا دکھائی دیا۔ اس نے بھی تیزی سے ایک ٹیکسی روکی اور ڈرائیور کو سمجھا کر اطمینان سے نشست پر بیٹھ گیا۔

چند لمحوں بعد دونوں ٹیکسیاں آگے پیچھے دوڑتی ہوئی فائیو سٹار ہوٹل پہنچ گئیں۔ عمران نے کرایہ ادا کیا۔ اور ہوٹل کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس اثناء میں اس کا مطلوبہ آدمی اسے کراس کرتا ہوا ہوٹل میں داخل ہو گیا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ فرسٹ فلور پر آیا۔ عمران نے اسے ایک کمرے میں داخل ہوتے

دیکھا۔ چند لمحوں کے توقف کے بعد عمران بھی دروازے کے قریب پہنچ گیا۔ راہداری اس وقت بالکل خالی پڑی تھی۔ عمران نے دروازے کی ہول پر آنکھ جما دی۔ وہ آدمی ٹرانسمیٹر پر کسی سے باتوں میں مصروف تھا۔ جیسے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا۔ عمران نے دروازے پر دستک دے ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا۔

اندر سے قدموں کی چاپ دروازے کی طرف بڑھتی سنائی دی۔ عمران تیار ہو گیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا۔ اُس نے لات مار کر کواڑ کھولے اور اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔ اندر موجود آدمی بُری طرح اچھل پڑا۔ فوراً ہی اُس کا ہاتھ جیب میں موجود ریوالور کی طرف بڑھا۔ لیکن عمران نے موقع نہ دیا۔ ریوالور کی ضرب اُس کے سر پر پڑی۔ اور لہراتا ہوا فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

عمران نے عقب سے دروازہ بند کیا۔ اور پھر گھٹنوں کے بل جھک کر اُسے ہوش میں لانے لگا۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد اُس نے کسمسا کر آنکھیں کھول دیں۔ عمران پر نگاہ پڑتے ہی اُس کی آنکھیں پھیل گئیں۔ عمران نے اُس کا ریوالور قبضے میں کیا اور پھر بولا۔

"کیا نام ہے تمہارا" عمران کا لہجہ بے حد خوفناک تھا۔ وہ لہجہ جسے سن کر بڑے بڑے مجرم لرز جایا کرتے تھے۔

"پینتھر! پینتھر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"اوکے! فائل کہاں ہے؟" عمران نے سپاٹ لیکن سرد لہجے میں پوچھا۔

"کک .... کیسی فائل" پینتھر

"انجان بننے کی ایکٹنگ مت کرو۔" عمران نے اس کا گریبان پکڑ کر جھنجھوڑ دیا۔
اور پینتھر کراہ کر رہ گیا۔ "میرے آگے آگے چلو۔ اور خبردار! کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش مت کرنا۔ ریوالور میری جیب میں موجود رہے گا۔" عمران نے کہا اور ریوالور جیب میں رکھ کر پینتھر کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا۔ پینتھر نے خاموشی سے دروازہ کھولا۔ اور عمران کے اشارے پر اس کے آگے آگے چلنے لگا۔

دونوں اسی حالت میں ہوٹل سے باہر آ گئے۔

عمران نے ایک ٹیکسی روکی۔ اور پینتھر کو اگلی نشست پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ پینتھر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھ گیا۔ اور عمران پچھلی سیٹ پر۔
عمران نے دانش منزل چلنے کا حکم دیا۔ ٹیکسی ایک جھٹکے سے دوڑتی چلی گئی۔
دس منٹ سے بھی کم وقفے میں ٹیکسی دانش منزل پہنچ گئی۔

عمران نے دانش منزل سے دور ہی ٹیکسی رکوائی اور بل ادا کر کے پینتھر کو اپنے آگے چلنے کا اشارہ کیا۔

پینتھر کی آنکھوں میں الجھن نمودار ہو گئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر یہ شخص کیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

عمران نے دانش منزل کے گیٹ پر مخصوص بٹن دبایا۔ تھوڑی دیر بعد گیٹ کھل گیا۔ اور عمران قیدی کو لیکر دانش منزل کے ایک کمرے میں آیا۔

بلیک زیرو بھی اپنے اصل روپ میں عمران کے پاس پہنچ گیا۔

عمران نے پینتھر کو کرسی کے ساتھ جکڑ دیا۔

"مسٹر پینتھر! اب بتاؤ کہ فائل کہاں ہے۔" عمران نے نسبتاً نرم لہجے میں کہا

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کسی فائل کے متعلق معلوم نہیں ہے" پینتھر نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"صفر سے!" عمران نے بلیک زیرو کو مخاطب کیا۔ "تشدد کرنا پڑے گا"

"او کے! یہ ابھی سب کچھ اگل دے گا" یہ کہہ کر بلیک زیرو پینتھر کے پاس آیا۔ اور پھر گھوم کر اس کی پشت پر پہنچ گیا۔

"مسٹر سب سے پہلے تو یہ سن لو اس وقت تم سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں ہو" بلیک زیرو نفسیاتی حربہ استعمال کیا۔ اور حسب توقع پینتھر بری طرح چونک اٹھا تھا۔

"کیا کہا۔ سیکرٹ سروس" وہ ہکلایا۔ اس کی آنکھیں حیرانگی سے پھیل گئی تھیں۔

"ہاں! اور اب تم فائل کے متعلق اگل بھی دو تو اچھا ہے"

"نہیں میں کسی فائل کے متعلق نہیں جانتا" پینتھر نے سر دائیں بائیں کرتے ہوئے جواب دیا۔ اب بلیک زیرو نے اس کا سر دونوں ہاتھوں کے شکنجے میں لیکر ایک زوردار جھٹکا دیا۔ پینتھر کی دلخراش چیخ کمرے میں گونجتی چلی گئی۔ دوسری مرتبہ بلیک زیرو نے جھٹکا دینے کی بجائے پینتھر کا سر پوری قوت سے دبایا۔ ایک مرتبہ پھر پینتھر بے آب مچھلی کی طرح تڑپ اٹھا۔

"اوہ! بس ... بتاتا ... بتاتا ہوں ... رحم ... رحم کرو" وہ چیخ کر بولا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ بلیک زیرو نے زیر لب مسکراتے ہوئے اس کا سر چھوڑ دیا۔

"ہاں! بتاؤ" عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔ پینتھر نے فائل کے بارے میں بتا دیا

ہمارے ساتھ چلو گے۔ اور اگر تم نے کوئی چالاکی دکھانے کی کوشش

۔۔۔ تو عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک کار میں ایک طرف اڑتے چلے جا رہے تھے۔

یہ دانش منزل کی کاروں میں سے ایک تھی۔ عمران اور پینتھر اگلی سیٹوں پر تھے۔

جبکہ بلیک زیرو پیچھے۔ پینتھر بے بسی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے فائل

کی دو ڈمی تیار کر رکھی تھیں۔ اس طرح کہ اصل اور نقل میں قطعاً کوئی فرق نہیں تھا۔

پچھلی دفعہ اس نے جب ڈمی تیار کر لی تھیں۔ تو فوری طور پر ہارڈ سٹون نے

ضروریات کے لیے بلا بھیجا تھا۔ اور وہ جلدی میں تینوں فائل ایک الماری

کے مختلف خانوں میں رکھ آیا تھا۔ اب اسے یاد نہیں تھا کہ کن خانوں میں

ڈمی فائلیں ہیں۔ اور کس میں اصل فائل۔ بہرحال اسے اپنے اوپر اعتماد تھا کہ وہ

نقل اور اصل کی شناخت کر لے گا۔ سیکرٹ سروس کے شکنجے سے نکلنا۔ بظاہر

اب ناممکن تھا۔

کار نیو ٹاؤن کی ایک کوٹھی کے سامنے رک گئی۔ وہ تینوں کار سے اتر کر

گیٹ کی طرف بڑھے۔ پینتھر نے گیٹ کا نمبروں والا لاک کھولا اور گیٹ کھول کر

اندر داخل ہو گیا۔ عمران اور بلیک زیرو نے ریوالور نکال لیے۔ پینتھر انہیں ایک

کمرے میں لایا۔ اور پھر ایک فولادی سیف کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ نمبروں والا لاک

کھول کر اس نے کواڑ کھولے۔

عمران اور بلیک زیرو اس سے چند قدم دور کھڑے تھے۔

اچانک پینتھر انتہائی پھرتی سے پلٹا اور اس کی بھرپور ٹھوکر بلیک زیرو

ہاتھ پر پڑی۔ ہاتھ میں موجود ریوالور اڑتا ہوا دور جا گرا۔
بلیک زیرو کے منہ سے بے اختیار ایک ہلکی سی کراہ نکلی تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے ایک قدم آگے بڑھا۔ اور پھر اُس کی ٹانگ اُٹھی۔ ٹھوکر پوری قوت سے پینتھر کے پیٹ پر پڑی۔ پینتھر بُری طرح ڈکرایا اور پھر دونوں ہاتھ پیٹ پر رکھے جھکتا چلا گیا۔ فوراً ہی عمران نے دوبارہ لات اٹھائی اور اس مرتبہ ٹھوکر پینتھر کی کنپٹی پر پڑی۔ پینتھر کے منہ سے اذیت بھری کراہ نکلی۔ اور دوسرے ہی لمحے وہ دھڑام سے فرش پر گر پڑا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔
عمران نے تیزی سے فولادی سیف کے کواڑ کھولے۔ سامنے ایک خانہ دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے تیزی سے خانہ کھولا اور اندر ہاتھ ڈالا۔ دوسرے ہی لمحے فائل اُس کے ہاتھ میں تھی۔
"یہی ہے" عمران نے بلیک زیرو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"اس کا کیا کریں" بلیک زیرو نے بے ہوش پینتھر کی طرف اشارہ کیا۔
"اُسے پڑا رہنے دو۔ اور فوراً نکل چلو" عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں اُنتہائی پھرتی سے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

ہارڈ سٹون انتہائی تیز رفتاری سے ایک طرف چلا جا رہا تھا۔ اس کی کار شفاف سڑک کو روند رہی تھی۔
چند لمحوں بعد اس نے کار جانی کے فلیٹ کے سامنے روک دی۔ اور اتر کر دروازے تک پہنچا۔ دستک کے جواب میں تھوڑی ہی دیر بعد دروازہ کھل گیا۔ جانی نے گرم جوشی سے اس کا خیر مقدم کیا۔
"یہ بتاؤ کہ میں نے جو کام تمہارے سپرد کیا تھا۔ وہ کہاں تک پہنچا؟" ہارڈ سٹون نے نشست پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔
"میں نے ہینڈرز سنڈیکیٹ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا ہے۔" جانی نے کہا۔
"ویری فائن!" ہارڈ سٹون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ان کا ہیڈ کوارٹر ایک کمرشل بلڈنگ ہے۔ جو دس منزلہ ہے۔ یہ عمارت عیسائیوں کی ملکیت ہے۔ جو اب بھی زیر استعمال ہے۔ عیسائی

دینی رسوم باقاعدگی سے پوری کرتے ہیں۔ ہینڈرز سنڈیکیٹ کے افراد بھی اپنی علاقوں میں شامل ہیں۔ لیکن عیسائی ہینڈرز سنڈیکیٹ کی اصل سرگرمیوں سے واقف نہیں ہیں۔ ہینڈرز سنڈیکیٹ کا باس ڈریل مین کہلاتا ہے۔ جو کسی نے نہیں دیکھا۔ ہمیشہ نقاب میں رکھتا ہے۔ ایٹمک لیبارٹری پر ان کا حملہ ہو چکا ہے۔ ڈائریکٹر جنرل اغوا ہو چکا ہے۔ لیکن فائل کے متعلق انہیں کچھ پتہ نہیں چل سکا۔" جانی نے تفصیل سے بتایا۔

"ہوں۔"

تمہیں یہ سب معلومات کیسے حاصل ہوئیں؟" ہارڈسٹون نے پوچھا۔

"میں ہینڈرز سنڈیکیٹ میں شامل ہو گیا ہوں۔" جانی نے بتایا۔

"اوکے! سیکرٹ سروس والوں کے متعلق کوئی خبر؟" ہارڈسٹون نے دوبارہ پوچھا۔

"ان کے بارے میں کچھ علم نہیں ہو سکا۔ فائل کے لیے وہ شکاری کتوں کی طرح گھومتے پھر رہے ہیں۔"

"اوکے! ان پر کڑی نگاہ رکھنا۔ اور ہینڈرز والوں کے متعلق جیسے ہی کوئی بات معلوم ہو۔ آگاہ کر دینا۔" ہارڈسٹون نے کہا۔

"باس! ایک بات بتاؤ۔ فائل تمہارے پاس ہے؟" جانی نے سرسری لہجے میں پوچھا۔

"ہاں! اس منصوبے پر عمل کرنے کے لیے ہی میں تمہیں استعمال کر رہا ہوں۔" ہارڈسٹون نے بتایا اور اٹھ کر کھڑا ہوا۔

جیسے ہی وہ اپنی کار میں بیٹھا۔ اسی لمحے زوں زوں کی آواز ابھری۔ ہارڈسٹون

نے چونک کر جیب میں سے ٹرانسمیٹر نکالا۔ اور بٹن آن کیا۔

"یس! ہارڈسٹون سپیکنگ اوور"۔ ہارڈسٹون نے کہا۔

دوسری طرف سینتھر تھا۔ جو سیکرٹ سروس کے حملے کے متعلق بتا رہا تھا۔ ہارڈسٹون نے اُسے وہیں ٹھہرنے کے لیے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ لیا تقریباً دس منٹ بعد وہ اُسی ہوٹل میں پہنچ گیا سیڑھیاں طے کر کے وہ فرسٹ فلور پر آیا اور سینتھر والے کمرے کے سامنے رُک گیا۔ دروازہ بند تھا۔ اُس نے دستک دینے کے لیے ہاتھ اٹھایا۔ تب اُسے پتہ چلا کہ دروازہ لاک نہیں ہے۔ اُس نے پھرتی سے دروازہ کھولا اور تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔ کمرہ خالی تھا۔ اُس نے اِدھر اُدھر نظر دوڑائی۔ کہ شاید سینتھر اُس کے لیے کوئی پیغام چھوڑ گیا ہو۔ لیکن یہ اُس کی خام خالی ثابت ہوئی۔ اُس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی۔ کہ سینتھر ضرور کسی حادثے کا شکار ہو گیا ہے۔

دوسرے ہی لمحے وہ دوڑتا ہوا کمرے سے نکلا۔ اور اسی طرح اپنی کار کی طرف آیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار پوری تیز رفتاری سے نیوٹاؤن کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ اُسے معلوم تھا۔ کہ سینتھر نیوٹاؤن کی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہے۔ اُس کی کار نیوٹاؤن کے علاقے میں داخل ہوئی۔ اور سینتھر کی کوٹھی کے سامنے رُک گئی۔ ہارڈسٹون پھرتی سے گیٹ کے پاس آیا۔ گیٹ کھلا ہوا تھا۔ وہ دوڑتا داخل ہوا۔ اور جیسے ہی وہ راہداری میں سے ایک کمرے کے سامنے سے اُسے کمرے میں سینتھر بے ہوش پڑا دکھائی دیا۔ وہ تیزی سے سینتھر کے پہنچا۔ سینتھر ... کر اُس نے ایک ہلکا سا تھپڑ اُس کے منہ پر مارا۔

چند لمحوں بعد پینتھر ہوش میں آگیا۔ اس نے چونک کر ہارڈ سٹون کی طرف دیکھا۔
"کیا ہوا تھا؟" ہارڈ سٹون نے گھبرائے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ اور پینتھر نے ساری روداد سنا دی۔

"اوہ! اب کیا ہوگا؟" ہارڈ سٹون نے ہاتھ ملتے ہوئے پوچھا۔ اس کے چہرے پر کشمکش کے تاثرات تھے۔

"ہو سکتا ہے۔ وہ فائل کی ڈمی لے گئے ہوں" پینتھر نے سیف کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے ہارڈ سٹون بھی لپکا۔ سیف کا سامنے والا خانہ کھلا ہوا تھا۔ اور فائل اندر سے غائب تھی۔ پینتھر نے تیزی سے بقیہ خانے کھولے اور باقی دو فائلیں نکال کر میز پر رکھ دیں۔ میز کی دراز کھول کر اس نے محدب عدسہ نکالا۔ اور فائلوں کا بغور جائزہ لینے لگا۔ دونوں فائلیں مجلد اور ایک ہی رنگ کی تھیں۔ بال برابر بھی فرق دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پینتھر نے ایک طویل سانس لیکر محدب عدسہ میز کی سطح پر رکھا اور مایوس نظروں سے ہارڈ سٹون کی طرف دیکھا

"کیا ہوا۔ اصل فائل موجود ہے یا نہیں؟" ہارڈ سٹون نے بے تابی سے پوچھا

"باس! سیکرٹ سروس والے اصل فائل لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں" پینتھر نے پریشانی سے بھرپور لہجے میں بتایا۔ اور ہارڈ سٹون اچھل کر رہ گیا۔ شدت جذبات سے اس نے مٹھیاں بند کر لیں اس کے ذہن میں شرارے سے ناچنے لگے "اوہ! یہ انتہائی برا ہوا۔ اب میں سیکرٹ سروس کو بتاؤں گا ہارڈ سٹون شکست کھانے والا نہیں۔ میں سیکرٹ سروس کے منہ سے فائل چھین لاؤں گا" ہارڈ سٹون کی آواز غصے کی شدت سے کانپ رہی تھی۔

عمران اور بلیک زیرو دانش منزل میں موجود تھے۔ ان کے سامنے میز پر اٹیمک لیبارٹری کی فائل پڑی ہوئی تھی۔

"اب کیا کرنے کا ارادہ ہے"۔ بلیک زیرو نے فائل سے نظریں ہٹا کر عمران کی طرف دیکھا۔ "فائل تو حاصل ہو ہی گئی ہے لیکن مسئلہ ابھی ختم نہیں ہو سکا" عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟" بلیک زیرو چونک اٹھا۔

"فائل کے حصول کے لیے دو پُراسرار تنظیمیں مصروف ہیں۔ جن میں سے کوئی بھی واضح طور پر سامنے نہیں آئی۔ جب تک اِن تنظیموں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ اُس وقت تک ہم چین سے نہیں بیٹھیں گے" عمران نے وضاحت اور بلیک زیرو سر ہلانے لگا۔

"ممبروں کو ہدایات جاری کر دینی چاہییں"

"ہوں! تو کرو پھر سب کو کال" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ٹیلی فون اپنی طرف سرکا کر جولیا سے رابطہ قائم کرنا شروع کر دیا۔

تھوڑی دیر بعد ممبران میٹنگ روم میں جمع ہونے لگے۔ جولیا۔ صفدر، صدیقی چوہان، کیپٹن شکیل اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔ خاور ابھی تک نہیں آیا تھا۔

"ایک مشکوک آدمی کا تعاقب کر رہا تھا۔ وہ ایک ہوٹل میں ایک دوسرے شخص سے ملا۔ اور ان کی بات چیت سے پتا چلا کہ سیکرٹ سروس نے ہینتھر نامی آدمی [illegible] فائل حاصل کی ہے۔ وہ ڈمی فائل ہے۔ اور ایسا جان بوجھ کر کیا گیا کر دی تھی۔ فائل دوبارہ [illegible] اور میں سمجھتا ہوں کہ جب تک مجرموں پر ہاتھ نہ ڈالا گیا۔ اُس وقت تک فائل مکمل طور پر محفوظ نہیں سمجھی جاسکتی۔ آپ سب لوگ دارالحکومت میں پھیل جائیں۔ اور ہر مشکوک آدمی کو چیک کریں۔ ہوٹلوں کو کھنگالیں۔ کسی بھی طرح مجرموں کے متعلق کوئی کلیو حاصل کر کے ایکشن میں آجائیں۔

اوکے" ایکسٹو کی آواز آنی بند ہوگئی۔

"اوکے سر! نجانے کیوں آج تنویر کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی ہے"

صفدر نے جذباتی لہجے میں کہا۔ اُس کی ہر ممبر سے بےحد محبت تھی اور اس کے اظہار میں وہ کوئی عار محسوس نہیں کرتا تھا۔

"ہاں صفدر! لیکن اُس کی اپنی غلطی موت کا باعث بنی" ایکسٹو کی آواز آئی۔

"حکم عدولی برداشت نہیں کی جاسکتی۔ میں بذاتِ خود تنویر کی بے پناہ صلاحیتوں کا معترف ہوں۔ لیکن صلاحیتیں اگر ملک کے کام آنے سے انکار کر دیں تو انہیں ختم ہو جانا چاہیئے" ایکسٹو سپاٹ لہجے میں کہتا چلا گیا۔ کمرے میں ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اور اس سے پہلے کہ کوئی فرد کچھ کہنے کی کوشش کرتا۔ اچانک کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی سی آواز تسلسل سے ابھرنے لگی۔ جولیا نے چونک کر سامنے میز پر رکھا ہیڈ ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھسکایا۔ اور پھر اُسے قریب کر کے ایک بٹن دبا دیا۔

"۔۔۔۔۔۔ پ براہ راست ایکسٹو

سے بات کرا سکتی ہیں اوور"

"ہم سب دانش منزل میں موجود ہیں" چیف تمہاری آواز سن رہے ہیں اوور"

جولیا نے ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔ خاور کی آواز اب سب باآسانی سن سکتے تھے۔

"سر! خاور ایکسٹو سے مخاطب تھا" ایک اہم اطلاع ہے اوور"

"کہو خاور! میں سن رہا ہوں اوور" ایکسٹو کی آواز کمرے میں گونجی۔ ادھر عمران پوری طرح خاور کی اطلاع سننے کے لیے متوجہ تھا۔ اس کی چھٹی حس بتا رہی تھی کہ کوئی نہ کوئی اہم کلیو ملنے والا ہے۔

"سر! عمران وغیرہ نے کوئی فائل حاصل کی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے۔ اوور"؟ خاور نے پوچھا۔

"ہاں! وہ فائل جو اٹیک لیبارٹری سے متعلق ہے۔ ہم مجرموں سے حاصل کر چکے ہیں۔ اوور" ایکسٹو کی قدرے حیرت زدہ آواز سنائی دی۔

"سر! ہم دھوکہ کھا گئے ہیں۔ وہ نقلی فائل ہے۔ اوور" خاور کی آواز سنائی دی۔ اور یہ سنتے ہی عمران سمیت دیگر ممبران بھی بُری طرح چونک اُٹھے۔ عمران کو ہرگز اس بات کی توقع نہیں تھی۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو خاور"؟ ایکسٹو نے حیرت زدہ انداز میں پوچھا۔

"تم یہ بات کس بنا پر کہہ رہے ہو۔ اوور"

" ایک مشکوک آدمی کا تعاقب کر رہا تھا۔ وہ ایک ہوٹل میں ایک دوسرے شخص سے ملا۔ اور ان کی بات چیت سے پتا چلا کہ سیکرٹ سروس نے پنیتھر نامی آدمی کے ذریعے جو فائل حاصل کی ہے۔ وہ ڈمی فائل ہے۔ اور ایسا جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔ اوور " خاور نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

" اب وہ دونوں کہاں ہیں۔ اوور " ایکس ٹو نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" وہ دونوں ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ بقیہ تفصیلات میں دانش منزل آکر بیان کرتا ہوں۔ ایک آدمی کوٹھی سے نکل کر جا رہا ہے اوور " خاور کی تیز آواز سنائی دی۔

" اوکے! فوراً پہنچو۔ اوور اینڈ آل " ایکسٹو نے کہا اور جولیا نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ادھر عمران کا ذہن سنسنانے لگا تھا۔ اُس نے فائل اچھی طرح اُلٹ پلٹ کر دیکھا۔ فائل میں کوڈ ورڈز میں عبارات لکھی ہوئی تھی۔ کوئی ایسی بات محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ کہ جس سے فائل کے نقلی ہونے کے بارے میں کوئی شبہ کیا جا سکتا

" مجرموں نے فائل ٹریپ استعمال کیا ہے۔ تاکہ یہ فائل حاصل کرنے کے بعد ہم مجرموں کی طرف سے مطمئن ہو جائیں " ایکسٹو کی آواز سب کی سماعت سے ٹکراتی چلی گئی۔

" عمران تم نے فائل کے بارے میں اطمینان نہیں کیا تھا؟"

" جناب میرے گمان میں بھی نہیں تھا کہ مجرم یہ حربہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ایسی خوش فہمی میں ہم لوگ مار کھا گئے ہیں " عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔ اُسے اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ بار بار وہ دھوکہ کھا رہا ہے۔

"سب لوگ کوئی مناسب تجویز سوچیں۔ جس پر عمل کر کے مجرموں پر ہاتھ ڈالنے میں آسانی ہو۔" ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"جب تک خاور نہیں آجاتا۔ کوئی واضح پروگرام ترتیب نہیں دیا جا سکتا۔" عمران نے کہا۔ اس کی بات کے جواب میں سب نے سر ہلا دیا۔ چند لمحوں تک خاموشی چھائی رہی۔ اچانک کمرے میں لگا سبز بلب جلنے بجھنے لگا۔ اور ساتھ ہی ایک ہلکا سا الارم بجنے لگا۔ جولیا نے ایک بٹن دبایا۔ فوراً سامنے دیوار پر لگی اسکرین روشن ہو گئی۔ اور اس پر دانش منزل کا بیرونی منظر دکھائی دینے لگا۔ گیٹ پر خاور کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔

چند لمحوں بعد خودکار گیٹ کھلا اور خاور تیزی سے اندر داخل ہوتا دکھائی دیا۔ ایک منٹ بعد خاور میٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔

"آؤ خاور! اب تمہارا وہ لوگ وہیں ہیں رہا ــ ۔ ۔" ایکسٹو کی آواز کمرے میں گونجی۔

"یس سر! یہ فائل یقیناً نقلی ہے۔ اُن کی بات چیت سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اصل فائل اب تک ان لوگوں کے قبضے میں ہے۔" خاور نے جواب دیا۔

"پھر تمہارے خیال میں ہمارا موجودہ ایکشن کیا ہونا چاہیئے۔" ایکسٹو نے پوچھا۔

"ان مشکوک آدمیوں کی گفتگو سے پتہ چلا ہے کہ ان لوگوں کا ایک اور ہیڈ کوارٹر مشرقی پہاڑیوں میں سمندر کے قریب موجود ہے۔ یہ ایک کمرشل بلڈنگ ہے۔ جو علیا ٹیڈ کے تصرف میں ہے۔ میں اور صفدر یہ نقلی فائل لیکر مجرموں کی کوٹھی روانہ ہوتے ہیں۔ جب کہ باقی افراد اس کمرشل بلڈنگ کو چیک کریں۔ انہی دو جگہوں پر اصل فائل کی موجودگی ممکن ہو سکتی ہے۔" خاور کہتا چلا گیا۔ سب ممبران نے اُس کی تجویز سے

اتفاق کیا۔

"او کے! عمران تم ممبران کو لیکر فوراً اس کمرشل بلڈنگ کی طرف روانہ ہو جاؤ۔ صفدر اور خاور یہ فائل لیکر جائیں گے ہری اپ" ایکسٹو کی آواز آئی اور سب لوگ دانش منزل سے نکل آئے۔

صفدر اور خاور ایک ٹیکسی کے ذریعے روانہ ہوئے۔ فائل خاور کے ہاتھ میں تھی ٹیکسی تیزی سے خاور کے بتائے پتے پر دوڑتی چلی جارہی تھی۔ بالآخر ٹیکسی حسن آباد کی ایک کوٹھی کے سامنے رک گئی۔ خاور نے کرایہ ادا کیا۔ اور پھر دونوں ٹیکسی سے نکل آئے۔ جب ٹیکسی ان کی نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ تب خاور نے صفدر کو مخاطب کیا۔

"عقب کی طرف سے جاتا ہوں۔ جب مخصوص اشارہ سنو تو تم بھی سامنے کی طرف سے داخل ہو جانا او کے" صفدر نے سر ہلا دیا۔ اور خاور انتہائی تیزی سے چکر کاٹ کر صفدر کی نظروں سے اوجھل ہوگیا۔

جیسے ہی خاور کوٹھی کی پشت پر پہنچا۔ اس نے تیزی سے دائیں بائیں دیکھا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا مین روڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مین روڈ پر پہنچتے ہی اس نے ایک ٹیکسی روکی اور پھرتی سے پچھلا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"نیو ٹاؤن" خاور کا لہجہ یکدم بدل گیا۔ ڈرائیور نے سر ہلا کر ٹیکسی جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ پندرہ منٹ سے بھی کم وقفے میں ٹیکسی نیو ٹاؤن میں داخل ہوگئی۔ خاور نے ٹیکسی کو وہیں رکوایا اور اسے فارغ کر کے ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک کوٹھی کے سامنے رکا۔ گیٹ کے ایک طرف لگا کال بیل

کا بٹن دبایا۔ فوراً ہی گیٹ کھلا اور وہ تیزی سے گیٹ کراس کر کے اندر داخل ہو گیا۔
"پینتھر موجود ہے"۔ اُس نے گیٹ کھولنے والے سے پوچھا اور اُس آدمی نے اثبات میں جواب دے دیا۔ خاور سر ہلا کر کمروں کی طرف بڑھ گیا۔ برآمدہ کراس کر کے وہ جونہی ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اُسے پینتھر دکھائی دے گیا۔

پینتھر نے چونک کر خاور کی طرف دیکھا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ! باس تم آگئے"۔ اُس کے منہ سے جوش بھرے لہجے میں یہ الفاظ ادا ہوئے۔ جواب میں خاور کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"ہاں! اور فائل بھی لے آیا ہوں"۔ خاور نے ہارڈ سٹون کی آواز میں کہا۔ کیونکہ وہ واقعی ہارڈ سٹون تھا۔ اور پھر اُس نے قمیض کے اندر سے فائل نکال کر پینتھر کے سامنے رکھ دی۔

"باس! تم واقعی حیرت انگیز ہو"۔ پینتھر نے خوش لہجے سے بھرپور لہجے میں فائل کو اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے کہا۔ "یقیناً یہی اصل فائل ہے"۔

"اب ذرا زیادہ احتیاط سے کام لینا پڑے گا"۔ ہارڈ سٹون نے خاور کا میک اپ کرتے ہوتے کہا۔ پینتھر نے فائل سیف میں رکھ دی۔

"باس! آخر یہ کس طرح ممکن ہوا۔ فائل اتنی آسانی سے حاصل ہو گئی"۔ پینتھر نے یکایک چونک کر ہارڈ سٹون کی طرف دیکھا۔

"نہایت آسانی سے"۔ ہارڈ سٹون نے کہا۔

"سیکرٹ سروس کا ممبر خاور میری نظروں میں تھا۔ چنانچہ اُسے میں نے قابو کیا۔ اور پھر نہایت آسانی سے اُس کا میک اپ کر کے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل

ہوگیا۔ اس سے پہلے میں نے خاور کی چال ڈھال اُس کا لہجہ اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے منہ سے فائل کھینچ لایا۔" ہارڈسٹون فخریہ انداز میں یہ سب کچھ کہتا چلا گیا۔

پینتھر تحسین آمیز نظروں سے ہارڈسٹون کی طرف دیکھ رہا تھا۔ قبل اس کے دونوں میں سے مزید کوئی بات کرتا۔ اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ ہارڈسٹون اور پینتھر نے بیک وقت چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اور پھر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ دروازے میں ایک سیڈول اور پھرتیلے جسم کا مالک نوجوان ہاتھ میں ٹامی گن لیے کھڑا تھا۔ اور ٹامی گن کا رُخ انہیں کی طرف دیکھا۔

"کون ہو تم؟" ہارڈسٹون کے منہ سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں یہ الفاظ ادا ہوئے۔

"معلوم نہیں؟" آدمی نے طنزیہ انداز میں کہا۔ "فائل میرے حوالے کر دو۔" اُس نے ٹامی گن کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"کیسی فائل؟ یہ تم کیا بکواس کر رہے ہو؟" ہارڈسٹون نے اپنے اوپر قابو پاتے ہوئے کہا۔

"وہی فائل جو تم سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے لاتے ہو۔" اُس کا لہجہ ...دم سخت ہوتا چلا گیا۔ "جلدی کرو۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔"

"فائل ہمارے پاس نہیں۔" پینتھر نے صاف انکار کرتے ہوئے جواب دیا۔ اور ...ی لمحے اُس آدمی کی گن سے ایک فائر ہوا۔ گولی سنسناتی ہوئی پینتھر کے بائیں

بازو پر پڑی ۔ اُس کے منہ سے ایک اذیت بھری چیخ نکلی ۔ اور دوسرے ہی لمحے وہ فرش پر پڑا ۔ اور اُس کا جسم ساکت ہوتا چلا گیا ۔ ہارڈسٹون نے تیزی سے پہنچ کر سنبھالنے کی کوشش کی تھی ۔ لیکن کامیابی نہیں ہوئی ۔

"مجھے معلوم ہے فائل سیف میں موجود ہے" ۔ اُس نے ٹامی گن لہراتے ہوئے کہا ۔ "تمہاری خیر اسی میں ہے کہ چپ چاپ فائل نکال کر میرے حوالے کر دو"

ہارڈسٹون نے مایوس انداز میں سر ہلا دیا ۔ اور سیف کی طرف بڑھا ۔ جیسے ہی اُس نے سیف میں سے فائل نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ۔ اُسی لمحے اُس کے سر کے عقبی حصے میں قیامت ٹوٹ پڑی ۔ اُسے یوں لگا جیسے سر دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ۔ دوسرے ہی لمحے وہ دھڑام سے فرش پر پڑا ۔ اور ہوش و حواس اُس کا ساتھ چھوڑتے چلے گئے ۔

کمرے میں اس وقت وہ نقاب پوش اکیلا تھا۔ کرسی پر بیٹھا ہوا وہ کسی گہری سوچ میں غرق تھا۔ یکایک اس نے سر جھٹکا۔ اور پھر میز کی دراز میں سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر پر مطلوبہ فریکوئنسی سیٹ کی۔ اور ایک بٹن آن کر دیا۔

"ڈریل مین سپیکنگ اوور" اس نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"اٹ از جانی سپیکنگ اوور" دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جانی! ہارڈسٹون کیا کرتا پھر رہا ہے۔ اوور" ڈریل مین نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"باس! میں اس کے پیچھے ہوں۔ جیسے ہی فائل کے متعلق کچھ علم ہوا۔ میں فوراً آپ کو مطلع کروں گا۔ اوور" جانی نے جواب دیا۔

"او کے! فائل جلد از جلد مہیا کرو۔ کیا تم ذہنی طور پر ہماری تنظیم میں شامل ہو ۔۔۔۔ اوور" ڈریل مین نے اپنا فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"نو باس! ہارڈسٹون کی طرف سے ملنے والا معاوضہ بہت کم تھا، جب کہ آپ کی طرف سے مجھے کام سے زیادہ معاوضہ حاصل ہوتا ہے۔ میں جس طرف فائدہ پاتا ہوں، اُس پر جان بھی قربان کرنے سے دریغ نہیں کرتا اوور" جانی تیز لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"اوکے! میں مطمئن ہوں اوور اینڈ آل" ڈربل مین نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر ایک کتاب اٹھا کر اس کے مطالعے میں غرق ہو گیا۔ کافی دیر بعد اچانک کمرہ سیٹی کی آواز سے گونج اُٹھا۔ ڈربل مین نے چونک کر کتاب ایک طرف کی اور ٹرانسمیٹر آن کیا۔

"یس! ڈربل مین اوور" اُس نے مخصوص غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

"جانی سپیکنگ باس اوور" دوسری طرف سے جانی کی جوش بھری آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے جانی اوور" ڈربل مین نے تیز اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"باس! میں نے فائل حاصل کر لی ہے۔ اوور" جانی کی جوشیلی آواز ابھری۔

"ویری گڈ جانی، ویری فائن" ڈربل مین نے تیز لہجے میں کہا۔ خوشی سے اُس کی آواز میں قدرے کپکپاہٹ شامل ہو گئی تھی۔

"اس وقت تم کہاں ہو اوور؟"

"میں اپنے اپارٹمنٹ سے بول رہا ہوں باس اوور!" جانی کی آواز سنائی دی۔

"اوکے! فوراً میرے پاس پہنچو۔ تم نے ہیڈ سنڈیکیٹ کے لیے اہم ترین کارنامہ انجام دیا ہے۔ اور اب ۔ ۔ ۔ اب تم ہماری سنڈیکیٹ کے مستقل رکن بن جاؤ گے" ڈربل مین خوشی سے بھرپور لہجے میں کہتا چلا گیا۔

"او کے! میں آرہا ہوں۔ اوور" جانی نے کہا۔

"اور ہاں! آج ہی ایک ہیلی کاپٹر بھی پاکیشیا پہنچ رہا تھا، فائل فوری طور پر پاکیشیا سے روانہ کر دی جاتی گی اوور"

"رائٹ باس! میں آرہا ہوں اوور" جانی نے کہا اور ڈربل مین نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس وقت وہ ہینڈرز سنڈیکیٹ کے ہیڈ کوارٹر میں تھا۔ جو دس منزلوں پر مشتمل ایک کمرشل بلڈنگ تھی۔ عمارت کی پشت پر سمندر تھا۔ سمندر کا یہ حصہ بالکل عمل کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ سامنے کی طرف مشرقی پہاڑوں کا سلسلہ تھا۔ رات ہونے والی تھی۔ ڈربل مین بے چینی سے کمرے میں ٹہلتا ہوا جانی کا انتظار کر رہا تھا۔ اچانک ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔ اور ڈربل مین نے ایک بٹن دبا دیا۔ فوراً سلائیڈنگ ڈور ایک طرف دیوار میں دھنستا چلا گیا۔ اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔

"باس! ہیلی کاپٹر آچکا ہے" آنے والے نے بتایا۔ اور ڈربل مین نے سر ہلا دیا۔

"انہیں یہاں لے آؤ" ڈربل مین نے حکم دیا۔ وہ آدمی سر ہلا کر تیزی سے کمرے سے نکلتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دو غیر ملکیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"ہیلو مسٹر ڈربل مین" دونوں نوواردوں نے کہا۔ اور ڈربل مین نے گرمجوشی سے مصافحہ کیا۔

"مجھے امید نہیں تھی۔ کہ تم لوگ اتنی جلدی آجاؤ گے" ڈربل مین نے انہیں کرسیوں

پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیسرے آدمی کو کولڈ ڈرنکس لانے کا آرڈر دیا۔

چند لمحوں بعد کولڈ ڈرنکس پیش کر دیئے گئے۔ آنیوالوں میں سے ایک نے جواب دیا۔

"ہاں! ہمیں جلدی روانہ ہونے کا حکم ملا ہے۔"

"پیٹر صحیح کہہ رہا ہے۔" دوسرے نے کہا۔ "فائل آپ حاصل کر چکے ہوں گے۔"

"میرا آدمی ابھی لے کر آتا ہی ہوگا۔" ڈریل مین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہم زیادہ انتظار نہیں کر سکتے۔ وقت بہت کم ہے۔ ہم چھت پر جا رہے ہیں۔ جیسے ہی فائل پہنچے۔ اوپر پہنچا دیجئے گا۔" پیٹر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ڈریل مین نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ دونوں آدمی تیزی سے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

انہیں گئے ہوئے بمشکل دو منٹ ہوتے ہوں گے۔ کہ دروازے پر دستک سنائی دی۔ ڈریل مین نے دروازہ کھول دیا۔ فوراً ایک نیا آدمی کمرے میں داخل ہوا۔ اُس کے پیچھے تین اسٹین گن بردار بھی تھے۔

"فائل لے آئے ہو؟" ڈریل مین نے تیزی سے پوچھا۔

"یس باس! آنے والے نے جواب دیا۔ اور کپڑوں کے اندر سے فائل نکال کر ڈریل مین کی طرف بڑھا دی۔

"آؤ میرے ساتھ۔" ڈریل مین نے فائل لیکر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ باقی افراد بھی اُس کے پیچھے لپکے۔ راہداری میں بائیں طرف مڑ کر وہ سامنے موجود دروازے کے سامنے رُکے۔ ڈریل مین نے دروازے کی سائیڈ میں لگا بٹن دبا دیا۔ دروازہ دیوار میں ایک طرف دھنستا چلا گیا۔

ڈریل مین نے ایک بٹن دبایا۔ ان کے جسموں کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ اور لفٹ اوپر اٹھتی چلی گئی۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد لفٹ رکی اور خودکار دروازہ کھل گیا۔ سامنے ھیلی پیڈ کی وسیع چھت دکھائی دے رہی تھی۔ وہ سب لفٹ سے اترے اور سامنے کچھ فاصلے پر کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ پیٹر اور اس کا ساتھی کاک پٹ سے نکل کر تیزی سے قریب آگئے۔

" فائل مل گئی ؟" پیٹر نے پوچھا۔

ڈریل مین نے سر ہلاتے ہوئے فائل پیٹر کی طرف بڑھا دی۔ عین اسی لمحے ایک کرخت آواز ابھری۔

" ہالٹ " اور اس کے ساتھ ہی فضا میں فائر کی آواز گونجی۔ ایک چیخ بلند ہوئی۔ گولی ڈریل مین کے ہاتھ پر پڑی تھی۔ اور ہاتھ میں موجود فائل نیچے گر پڑی تھی۔ سب نے چونک کر اس سمت دیکھا۔ جدھر سے فائر ہوا تھا۔

دوسرے ہی لمحے سب بری طرح چونک اٹھے۔

ہارڈسٹون کو چند ہی لمحوں بعد ہوش آ گیا۔ پھر فوراً ہی وہ جھٹکے
سے اٹھ کھڑا ہوا۔ پنیتھر ابھی تک بے ہوش پڑا تھا۔ ہارڈسٹون پھرتی سے سیف
کی طرف بڑھا۔ اسے کھلے سیف کے اندرونی خانوں میں نظر دوڑائی۔ فائلیں
موجود تھیں۔

ہارڈسٹون نے جھٹکے سے ایک فائل اٹھائی۔ اور قمیص کا گریبان کھول کر
اندر رکھ لی۔ دوسرے ہی لمحے وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا کوٹھی سے باہر آیا۔
یہاں اس کی کار موجود تھی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر
دوڑی چلی جا رہی تھی۔ سیف [illegible] فائلیں موجود تھیں جس کا مطلب یہ تھا کہ کوئی
فائل وہ آدمی لے جانے میں کامیاب نہیں ہوا۔ لیکن ہارڈسٹون کی چھٹی حس بتا رہی تھی
کہ وہ آدمی جو یقیناً جانی تھا، اصل فائل لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور انہیں تینو
اس کی جگہ وہ نقلی فائل رکھ گیا ہے۔

تھا تھا کہ ہارڈسٹون کا یہ اندازہ غلط ثابت ہوتا۔ اور انہیں تینوں
فا [illegible] سل فائل موجود ہو۔ لیکن پہلی نظر میں ہارڈسٹون کو میں، فائلوں میں

کوئی فرق نظر نہیں آیا تھا۔ اور اِدھر اُس کا دماغ کہہ رہا تھا کہ کہیں واقعی اصل فائل نہ غائب کر لی گئی ہو۔ اس نے اصل فائل سیف میں جس خانے کے اندر رکھی تھی۔ اُسی خانے میں یہ فائل موجود تھی۔ جو اس وقت اُس کی قمیض کے اندر تھی۔ اُس نے احتیاطاً یہ فائل رکھ لی تھی۔ کہ اگر وہ گمشدہ فائل جو شاید نقلی ہو حاصل نہ کر سکا۔ تو یہ اصل فائل تو موجود رہے گی۔ فائل کے متعلق اُسے یقین تھا۔ کہ ہیڈرز والوں نے یہ کام دکھایا ہے۔ چنانچہ اُس کی کار پوری تیز رفتاری سے ہیڈرز سنڈیکیٹ کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اُڑی چلی جا رہی تھی۔ اِس وقت اُس کے ذہن سے یہ بات مکمل طور پر نکل چکی تھی۔ کہ سیکرٹ سروس اُس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کی غرض سے جا چکی تھی۔ اُسے تو صرف فائل حاصل کرنے کی دھن تھی۔ اور اُسی دھن میں مگن وہ تیزی سے مضافات میں چلا جا رہا تھا۔

آخر کار اُسے مطلوبہ پہاڑیاں دکھائی دے گئیں۔ پکی سڑک سیدھی سمندر کے ساتھ چلتی کمرشل بلڈنگ کے پہلو میں جا نکلتی تھی۔ اُس نے دور ہی گھنی جھاڑیوں میں کار کھڑی کی۔ اور پچھلی سیٹ سے اسٹین گن اُٹھا کر پیدل ہی عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ اندھیرا آہستہ آہستہ پھیلتا جا رہا تھا۔ سمندر کے کنارے وہ جھاڑیوں کی اُوٹ لیتا عمارت کے ایک پہلو کے قریب پہنچ گیا۔ اور عین اُسی لمحے کسی نے اُس پر چھلانگ لگا دی۔ اس وقت وہ ایک ٹیلے پر کھڑا تھا۔ کسی کا بھاری جسم اُس سے ٹکرایا۔ اور دونوں ٹیلے سے ہوتے ہوئے سمندر میں جا گرے۔ حملہ آور نے پانی میں گرتے ہی اپنے جسم کو سنبھالا۔ اور ہارڈ سٹون کا گریبان پکڑ کر جھٹکے سے اُوپر کیا۔ دوسرے ہی لمحے حملہ آور کا بھرپور مکہ ہارڈ سٹون کے جبڑوں پر

پڑا۔ ہارڈسٹون کے منہ سے زبردست کراہ نکلی اور وہ پانی کے نیچے جھکتا چلا گیا۔ اُس کے دماغ پر اندھیرا سا چھانے لگا تھا۔ اِدھر پانی کے اندر ہونے کی وجہ سے اُسے سانس لینے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔

دوسرے ہی لمحے اُس نے زور سے سر جھٹکا۔ دماغ پر چھاتا اندھیرا فوراً دور ہو گیا۔ ہارڈسٹون نے پانی کے اندر ہی کروٹ بدلی اور پھر تیزی سے اُٹھا حملہ آور جو اس پر اپنا دباؤ ڈال رہا تھا۔ کروٹ بدلنے کی وجہ سے منہ کے بل پانی کے اندر جا گرا۔ فوراً ہی ہارڈسٹون نے کھڑی ہتھیلی کا وار اس کی گردن پر کیا۔ حملہ آور کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور وہ ساکت پڑتا چلا گیا۔

ہارڈسٹون ایک طویل سانس لیکر پانی سے باہر آیا۔ اُس نے سینے کے ساتھ لگی فائل چیک کی۔ فائل معمولی سی گیلی ہوئی تھی۔ کیونکہ اوپر سے اُس نے چمڑے کی سیاہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔ اسٹین گن ریت سے اٹھا کر وہ عمارت کی دیوار کے ساتھ ساتھ داخلی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے پر کوئی نہیں تھا۔ اُس نے دروازہ دھکیلا تو وہ آسانی سے کھلتا چلا گیا۔ وہ تیزی سے دروازے سے اندر داخل ہوا۔ یہ ایک چھوٹا سا ہال تھا۔ سامنے ایک اور کھلا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ دروازہ کراس کر کے ایک راہداری میں داخل ہوا۔ اُسی لمحے سامنے سے ایک آدمی اُس کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ ہارڈسٹون نے اسٹین گن لہراتے ہوئے اُسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"تمہارے باس کا کمرہ کونسی منزل پر ہے؟" اُس نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"چھٹی منزل پر۔" اُس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"لفٹ کا انتظام کس طرف ہے؟" ہارڈسٹون نے پوچھا۔ اُس آدمی نے ہاتھ سے اپنے پیچھے اشارہ کیا۔

"چلو میرے ساتھ" ہارڈسٹون نے اسٹین گن لہراتے ہوئے کہا۔ اور وہ آدمی مڑ کر سامنے بڑھتا چلا گیا۔ سامنے دروازہ کھول کر اُس نے بتایا کہ یہی لفٹ ہے۔ ہارڈسٹون اُس پر نگاہ رکھتے ہی لفٹ میں داخل ہو گیا۔ اور لفٹ جھٹکے سے اُوپر اُٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کے جسموں کو ہلکا سا جھٹکا لگا۔ خودکار دروازہ کھلا اور وہ لفٹ میں سے نکل کر راہداری میں آ گئے۔ راہداری میں دائیں طرف مڑ کر اُس آدمی نے ہارڈسٹون کو پاس کے کمرے کے متعلق بتا دیا۔

دوسرے لمحے ہارڈسٹون نے اسٹین گن کا بٹ اُس کے سر پر رسید کیا۔ اور وہ لہراتا ہوا اُس کے بازوؤں میں جھول گیا۔ ہارڈسٹون نے قریبی کمرے کا دروازہ کھول کر اُسے کمرے میں گھسیٹا اور دروازہ بند کر دیا۔ اُسی وقت اُوپر سے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ اُس نے صاف طور پر محسوس کیا کہ چھت پر کوئی ہیلی کاپٹر اُترا ہے۔ اچانک پاس کے کمرے سے ایک آدمی تیزی سے نکل کر اس طرف بڑھتا چلا آیا۔ ہارڈسٹون نے اُسے اسٹین گن کی زد پر لے لیا۔

"فائل تمہارے باس کے پاس موجود ہے یا نہیں؟" اُس نے سرد لہجے میں پوچھا
"نہیں! لیکن ابھی فائل اُن کے پاس پہنچ جائے گی۔ اور ہیلی کاپٹر والے فائل لے جائیں گے" وہ آدمی خوفزدہ لہجے میں کہتا چلا گیا۔

ہارڈسٹون نے اُسے بھی بیہوش کر کے اُسی کمرے میں بند کر دیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ مڑا اور دوڑتا ہوا دوبارہ لفٹ میں سوار ہو گیا۔ اُس نے آخری منزل

کا بٹن دبایا۔ لفٹ جھٹکے سے اوپر اٹھتی چلی گئی۔ ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ اب بھی سنائی دے رہی تھی۔ شاید وہ پیلاٹنگ کے لیے کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہا تھا۔ لفٹ ایک جھٹکے سے رُک گئی۔ اور دروازہ کھل گیا۔ ہارڈسٹون نے دیکھا وہ چھت پر پہنچ چکا تھا۔ وہاں ایک ہیلی کاپٹر کھڑا تھا جس کے پنکھے آہستہ آہستہ گردش کرنے سے رُک رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر کے پنکھے رُکتے ہی ایک آدمی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ فوراً ہی ہیلی کاپٹر میں سے دو افراد کے ساتھ باہر نکلتے دکھائی دیے۔ پہلا آدمی ہیلی کاپٹر والوں سے بات چیت کرنے لگا۔ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

ہارڈسٹون موقع سے فائدہ اٹھاتا ہوا، ایک اندھیرے گوشے میں چلا گیا۔ اُسی وقت تینوں آدمی لفٹ کی طرف بڑھتے چلے آتے تھے۔ چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لیکر نیچے چلی گئی۔ انتہائی سرد ہوا چل رہی تھی۔ اور سردی کی وجہ سے اُس پر کپکپی سی طاری ہو گئی تھی۔ وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اچانک اُس کا چہرہ روشنی میں نہا گیا۔ وہ بُری طرح چونک اُٹھا۔

"ہالٹ" ہیلی کاپٹر کے عقب سے کسی کی آواز سنائی دی۔ اور یہ آواز سنتے ہی ہارڈسٹون بُری طرح اپنی جگہ سے اُچھل پڑا۔ اُس کی آنکھیں حیرانگی سے پھیلتی چلی گئیں۔

"حرکت کرنے کی کوشش نہ کرنا۔" ہیلی کاپٹر کے عقب سے آواز سنائی دی۔

" ہارڈسٹون نے اندازہ لگایا کہ آواز ہیلی کاپٹر سے کافی دُور سے آرہی ہے۔ چنانچہ وہ پھرتی سے ہیلی کاپٹر میں داخل ہو گیا۔

"ہیلی کاپٹر سے نکل آؤ مسٹر" آواز سنائی دی۔ "تم میرے نشانے کی زد پر ہو"
ہارڈسٹون نے اُس کے لہجے سے اندازہ لگا لیا کہ وہ آدمی واقعی سچ کہہ رہا ہے۔ چنانچہ وہ ہیلی کاپٹر میں اسٹین گن رکھ کر باہر نکلا۔ فوراً سامنے سے کوئی ریوالور لیے اُس کی طرف بڑھتا چلا آیا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے وہ اُسے پہچاننے سے قاصر رہا۔ جیسے ہی ریوالور بردار اُس کے قریب آیا۔ ہارڈسٹون انتہائی تیزی سے اپنی جگہ سے اُچھلا۔ اور اُس کی فلائنگ کِک کے انداز میں دونوں ٹانگیں ریوالور بردار کے سینے پر پڑیں۔ ریوالور بردار اپنی جھونک میں آگے آرہا تھا۔ چنانچہ اُس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور وہ کراہتا ہوا پشت کے بل نیچے گرا۔

دوسرے ہی لمحے ہارڈسٹون نے اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور اُس کا جسم سیدھا گرے ہوئے آدمی پر آیا۔ نیچے گرا شخص فوراً کروٹ بدل گیا۔ ہارڈسٹون دھڑام سے نیچے گرا۔ اور اُس کے منہ سے ہلکی سی ایک چیخ نکل گئی۔ دوسرا آدمی پھرتی سے اُس پر چڑھ بیٹھا۔ اور اُس کا گریبان پکڑ کر زور سے ایک جھٹکا دیا۔ قمیض کے بٹن کھلتے چلے گئے۔ اور فائل اندر سے جھانکنے لگی۔ اُس آدمی نے پھرتی سے فائل جھپٹ لی۔ فائل جاتے دیکھ کر ہارڈسٹون پاگل ہو گیا۔ اُس نے پھرتی سے اپنے جسم کو جھٹکا دیا۔ اور اُچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اُسی لمحے وہ دوبارہ اپنی جگہ سے اچھلا۔ اور اُسی وقت دوسرا آدمی بھی اُچھلا۔ دونوں فضا میں اُڑتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف آئے۔ ان کی ٹانگیں ٹکرائیں۔ اور دونوں کراہیں خارج کرتے دوبارہ نیچے گرے۔ دوسرا آدمی ہارڈسٹون کے نیچے آگیا۔ اور تب ہارڈسٹون کے فولادی ہاتھ اُس آدمی کی گردن پر جم گئے۔ فوراً ہی اُس آدمی نے کروٹ کھائی۔

اور اُسی مرتبہ ہارڈسٹون اُس کے نیچے آگیا۔ اُس آدمی کے ایک ہاتھ میں فائل تھی اور ایک ہاتھ خالی تھا۔ یہ ہاتھ ہارڈسٹون کی گردن پر دباؤ ڈالنے لگا۔ ہارڈسٹون نے جسم کو جھٹکا دیا۔ گردن پر حملہ آور کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔ اور ساتھ ہی ہارڈسٹون کروٹ لے گیا۔ جیسے ہی وہ آدمی ہارڈسٹون کے نیچے آیا۔ وہ آدمی بھی کروٹ بدل گیا۔ اور پھر اسی طرح لڑھکنیاں کھاتے وہ چھت کے عین کنارے پر پہنچ گئے۔ اور تب ہارڈسٹون حملہ آور کے بھاری جسم تلے آگیا۔ حملہ آور کی گرفت اتنی سخت تھی۔ اور وہ ہارڈسٹون کے سینے پر چڑھ بیٹھا تھا۔ ہارڈسٹون نے ادھر اُدھر نکلنے کی کوشش کی۔ لیکن حملہ آور کا جسم ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا۔ تب حملہ آور نے ایک ہاتھ سے جیب سے کوئی چیز نکالی۔ دوسرے ہی لمحے پنسل ٹارچ کی روشنی ہارڈسٹون کے چہرے پر پڑی۔

"اوہ۔۔۔ تت۔۔۔ تتو۔۔۔ تم" حملہ آور کے منہ سے انتہائی حیرت زدہ لہجے میں یہ الفاظ ادا ہوئے۔ اُدھر ہارڈسٹون اس کا لہجہ سن کر بُری طرح چونک اُٹھا۔ لیکن جلدی ہی اُس نے اپنی اضطراری کیفیت پر قابو پایا۔ اور ساتھ ہی اُس نے اپنے پیٹ کو اوپر جھٹک دیا۔ اس جھٹکے میں اُس کی تمام توانائی سمو گئی تھی۔

دوسرے ہی لمحے اُس کے جسم پر چڑھا ہوا آدمی جھٹکے کی وجہ سے چھت سے ہوتا فضا میں گیا۔ اُس کی ہلکی سی چیخ ہارڈسٹون کی سماعت سے ٹکرائی ہارڈسٹون کو معلوم تھا کہ دس منزلہ عمارت کی چھت سے گرنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ وہ پھرتی سے اُٹھا اس کا سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔ اور فائل اُس کے ہاتھ سے نکل چکی تھی۔ جانے یہ فائل نقلی تھی یا اصلی۔ ہارڈسٹون پھرتی سے ہیلی کاپٹر

کے پاس آیا۔ اور پھر ہیلی کاپٹر کے پچھلے حصّے میں داخل ہو کر چھپنے کے لیے جگہ ڈھونڈنے لگا۔ جلد ہی اُسے عقب میں ترپالوں کا ڈھیر دکھائی دیا۔ اور وہ پھرتی سے ترپالوں کے نیچے چھپ گیا۔

چند لمحوں بعد قدموں کی چاپیں اس طرف بڑھتی سنائی دیں۔ اور رک گئیں۔ اچانک ایک فائر کی آواز گونجی۔ فوراً ہی دو مزید فائر ہوئے۔ اور ایک چیخ گونجتی چلی گئی۔

"ہم فائل لیکر فوراً روانہ ہو جاتے ہیں آ گئے" ان الفاظ کے ساتھ دو افراد اندر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اسٹارٹ ہو کر اوپر اٹھتا چلا گیا۔

---

عمران اور اُس کے ساتھی کار میں بیٹھے تیزی سے اُس کمرشل بلڈنگ کی طرف چلے جا رہے تھے۔ جس کا پتہ خاور نے بتایا تھا۔

"مجھے یقین ہے۔ فائل اسی کمرشل بلڈنگ میں کہیں ہو گی" عمران نے کہا۔

"اس یقین کی وجہ" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یقین کی وجہ" عمران نے سوچنے کے انداز میں کہا "کوئی نہیں" بالآخر اُس نے کہا۔

"اس طرح تو میں بھی کہہ سکتا ہوں۔ کہ فائل ہینڈرز کے سربراہ کے پاس ہو گی" شکیل مسکرایا۔

"تو کہہ دو" عمران نے لاپروائی کے انداز میں کہا۔

"کہہ تو دیا"

"یہ تو ضمنی طور پر کہا۔ باقاعدگی سے کہو"

"چلیے! میں نہیں کہتا" شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہ کہو" عمران بولا۔ "نہ کہنے میں کہہ گئے ہو"

"آپ سے بحث میں بھلا کون جیت سکتا ہے" شکیل نے ہار مانتے ہوئے کہا۔

"جو لیا" عمران مسکرایا اور صدیقی وغیرہ کی ہنسی نکل گئی۔

"وہ تو خود آپ سے کنی کتراتی ہے"

"یار کیوں جھوٹ بولتے ہو۔ میں تو کوئی چیز نہیں کترتا" عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"خیر چھوڑیے" شکیل نے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

"میں نے تمہاری دم تو نہیں پکڑی جو چھوڑ دوں" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اپنی تو دبائے بیٹھے ہیں نا" شکیل بھی مقابلے پر اتر آیا۔

"لے یہ کیا کہہ رہے ہو ویسے کسی کو بتانا نہیں۔ تمہیں میری قسم" عمران نے شرماتے ہوئے کہا۔ اور کار میں قہقہوں کا طوفان آگیا۔ کار مضافات سے گزرتی ہوئی بالآخر ایک درخت کے جھنڈ میں رک گئی۔ وہ سب پیدل ہی عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمارت سے کچھ فاصلے پر پہنچ کر وہ رک گئے۔

"صدیقی اور کیپٹن شکیل اس عمارت کے گرد کڑی نگاہ رکھیں گے۔ تم دونوں عمارت کے دائیں بائیں پہلو پر رہو گے۔ چوہان عمارت کے سامنے رہے گا۔

اور میں عمارت میں جاؤں گا" عمران نے کہا اور سب سر ہلا کر اپنی اپنی سمتوں کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران سامنے دکھائی دینے والے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھول کر وہ ایک ہال میں داخل ہوا۔ ریوالور نکال کر اُس نے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔ سامنے ایک اور دروازہ کراس کر کے وہ ایک راہداری میں داخل ہوا۔ جیسے ہی وہ ایک موڑ مڑا اُس نے سامنے سے ایک اسٹین گن بردار اس طرف بڑھتا نظر آیا۔ عمران نے یکدم اوٹ سے نکل کر اُس کی گردن پکڑ لی۔

"بتاؤ! تمہارا باس کدھر ہے" عمران نے ریوالور کی نالی اس کی گردن پر پریس کرتے ہوئے کہا۔

"چھٹی منزل پر کمرہ نمبر ۲" اس آدمی نے خوفزدہ لہجے میں جواب دیا۔ عمران نے ریوالور کا دستہ اُس کے سر پہ مار کر بے ہوش کر دیا۔ اور سامنے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جس پر لفٹ کے الفاظ دکھائی دے رہے تھے۔

چند لمحوں بعد لفٹ نے اُسے چھٹی منزل پر پہنچا دیا۔ عمران کمرہ نمبر دو کے سامنے رُک گیا۔ اتفاق سے دروازے میں ایک چھوٹی سی کی ہول دکھائی دے گئی۔ عمران نے اُس پر آنکھ جما دی۔ اندر ایک نقاب پوش قاتل کے مطالعے میں مصروف تھا۔

اچانک نقاب پوش نے ٹرانسمیٹر پر کسی سے گفتگو شروع کر دی۔ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر پر کسی کی کال آئی۔ اور ساری بات چیت عمران نے سن لی۔ پہیلی کا پتہ کا سن کر اُسکی آنکھیں چمکنے لگی تھیں۔

وہ دوبارہ لفٹ کے ذریعے چھت پر پہنچا اور ایک اندھیرے گوشے میں چھپ گیا۔ اُس نے ٹرانسمیٹر پر چوہان سے رابطہ قائم کیا۔ اور اُسے بھی لفٹ کے ذریعے عمارت کی چھت پر پہنچنے کا حکم دیا۔

تھوڑی دیر گزری تھی کہ اچانک ایک ہیلی کاپٹر کی گڑگڑاہٹ سنائی دی۔ اور چند لمحوں بعد ایک ہیلی کاپٹر چھت پر اُتر گیا۔ فوراً ایک آدمی ہیلی کاپٹر کے پاس آیا۔ ہیلی کاپٹر میں سے دو افراد باہر نکلے۔ اور پھر تینوں لفٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ان کے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی ایک آدمی ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا۔ عمران نے فوراً پنسل ٹارچ کی روشنی اُس پر پھینکی۔

"ہالٹ"۔ اُس نے سائلنسر کو نشانے پر لیتے ہوئے کہا۔ وہ آدمی پھرتی سے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گیا۔ عمران نے اُسے باہر نکلنے کا حکم دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ آدمی ہیلی کاپٹر سے نکل آیا۔ جیسے ہی عمران اُس کے قریب پہنچا۔ وہ آدمی بجلی کی طرح اُچھلا اور اُس کی بھرپور فلائنگ کک عمران کے سینے پر پڑی۔ ریوالور عمران کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گرا۔ فوراً ہی وہ آدمی عمران پر آیا۔ اور عمران پھرتی سے کروٹ بدل گیا۔ دوسرے ہی لمحے وہ اُس آدمی پر چڑھ بیٹھا۔ لیکن نیچے والا بھی کروٹ بدل گیا۔ اور وہ لڑھکنیاں کھاتے چھت کے کنارے پہنچ گئے۔ تب عمران اُس آدمی کو نیچے دبا لینے میں کامیاب ہو گیا۔ اُسے قمیض کے اندر فائل دکھائی دی جو اُس نے اپنے قبضے میں کر لی تھی۔ عمران نے ایک ہاتھ اُس آدمی کی گردن پر جما دیا۔ اور جیب میں سے پنسل ٹارچ نکالی۔ اور اُس کی روشنی اُس آدمی کے منہ پر پھینکی۔ ساتھ ہی اُسے حیرت کا زوردار جھٹکا لگا۔ اُس کے

نیچے تنویر پڑا ہوا تھا۔ شاید گیلا ہونے کی وجہ سے اُس کے چہرے پر سے میک اپ اتر گیا تھا۔

" تنویر ۔۔۔ تم ۔۔۔ " حیرت سے عمران کے منہ سے نکلا تھا۔ اور یہی حیرت اُس کے لیے موت کا پیغام ثابت ہوئی۔

تنویر نے اُس کے جسم کو زور دار جھٹکا دیکر اُوپر اُچھالا۔ اور عمران کا جسم آنکھوں میں ہزاروں حیرتیں لیے دس منزلہ عمارت کی چھت سے نیچے گرتا چلا گیا۔ نیچے گرتے ہوئے اُس کے ذہن میں صرف یہ خیال تھا کہ تنویر کیسے زندہ ہو گیا۔ فائل اب بھی عمران کے ہاتھ میں تھی۔ اور خود وہ تیزی سے موت کے بھیانک شکنجے میں چلا جا رہا تھا۔

نیچے اور نیچے ۔۔۔ اور اتھاہ گہرائیوں میں موت منہ پھاڑے اُس کا استقبال کرنے کو تھی۔ موت عمران کا مقدر ہو چکی تھی۔